# خبر نامہ اکادمی

جلد:19 | شمارہ نمبر:1 تا 3 | اکادمی ادبیاتِ پاکستان | جنوری تا مارچ 2025ء

## افتتاح ''پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر''

## پارلیمانی سیکرٹری محترمہ فرح ناز اکبر کو اکادمی سے متعلق بریفنگ

## بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا کا دورۂ اکادمی

## کرغستان کے سفیر محترم آواز بیک اتاخانوف کا دورۂ اکادمی

## پرتگالی ادیبہ اور کلچرل صحافی محترمہ ٹریسا نکولا کے اعزاز میں نشست

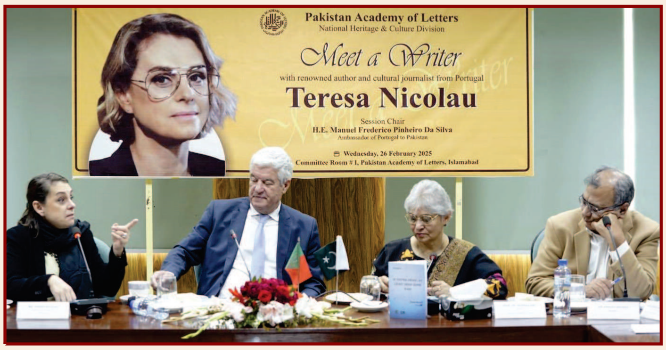


## نوجوان اہلِ قلم کے لیے دس روزہ بین الصوبائی اقامتی منصوبہ

# پاکستان میں بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا کا اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ، صدر نشین اکادمی سے ملاقات

اسلام آباد(28مارچ 2025): پاکستان میں متعین بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا نے 28 مارچ 2025 کو اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ کیا اور صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی، ملاقات میں پاکستان اور بلغاریہ کے مابین ادبی و ثقافتی تعلقات اور روابط پر گفتگو ہوئی۔ اکادمی ادبیات پاکستان اور یونین آف بلغارین رائٹرز کے مابین ادب کے شعبے میں باہمی تعاون کا معاہدہ بھی ہو چکا ہے۔ بلغاریہ کی سفیر نے بلغاریہ میں اردو زبان و ادب کی ترویج و فروغ کی صورت حال پر گفتگو کی اور اسے حوصلہ افزا قرار دیا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے رواں اور مستقبل کے ادبی منصوبوں سے بلغاریہ کی سفیر کو آگاہ کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی اور بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا نے دونوں ممالک کے درمیان باہمی ادب کے تراجم اور ادبی روابط کو مؤثر انداز میں آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔ ملاقات کے بعد محترمہ ارینا گانچوا نے اکادمی کے ایوان اعزاز اور پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کا بھی دورہ کیا اور ان میں گہری دلچسپی لی۔ آخر میں صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے معزز مہمان، بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا کو اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کیا۔

پاکستان میں متعین بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا اکادمی ادبیات پاکستان کے دورے کے موقع پر صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کر رہی ہیں

پاکستان میں متعین بلغاریہ کی سفیر محترمہ ارینا گانچوا، صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کے ہمراہ ایوان اعزاز اور پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کا دورہ کر رہی ہیں

# پاکستان میں کرغستان کے سفیر محترم آواز بیک اتاخانوف کا دورۂ اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات

اسلام آباد(13مارچ 2025): پاکستان میں متعین کرغستان کے سفیر محترم آواز بیک اتاخانوف نے اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ کیا اور صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ ملاقات میں پاکستان اور کرغستان کے ادبی، ثقافتی اور تاریخی تعلقات اور روابط پر روشنی ڈالی گئی، اور ان تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کا اعادہ کیا گیا۔ ملاقات میں دونوں دوست ممالک کے باہمی ادب کے تراجم کے حوالے سے بھی گفتگو ہوئی اور یہ قرار پایا کہ دونوں ممالک کے باہمی تراجم سے دونوں ممالک کے عوام ایک دوسرے کے ادب و ثقافت کو بہتر طریقے سے جان سکیں گے۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور معزز سفیر نے دونوں ممالک کے درمیان ادبی روابط کو مزید مستحکم کرنے کے لیے باہمی تعاون پر اتفاق کیا۔ کرغستان کے سفیر آواز بیک اتاخانوف نے اکادمی کے ایوان اعزاز اور پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کا بھی دورہ کیا اور ان میں گہری دلچسپی لی۔ محترم سفیر آواز بیک اتاخانوف نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر بے حد اہمیت کا حامل منصوبہ ہے جس کے تحت اکادمی نے پاکستان کی ثقافت کو محفوظ کیا ہے۔ یہ شاندار میوزیم دیکھ کر ہماری بھی خواہش جاگ گئی ہے کہ ہم بھی کرغستان میں اسی طرح اپنی زبانوں کا میوزیم بنائیں۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کرغستان کے سفیر محترم آواز بیک اتاخانوف کو اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کیا۔

پاکستان میں متعین کرغستان کے سفیر محترم آواز بیک اتاخانوف اکادمی ادبیات پاکستان کے دورے کے موقع پر چیئرپرسن اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کر رہے ہیں

پاکستان میں متعین کرغستان کے سفیر محترم آواز بیک اتاخانوف صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کے ہمراہ ایوان اعزاز کا دورہ کر رہے ہیں، دوسری طرف صدر نشین کتابوں کا تحفہ پیش کر رہی ہیں

# صدرنشین اکادمی کی پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت وقومی ورثہ محترمہ فرح ناز اکبر کو اکادمی کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ

## پارلیمانی سیکرٹری نے اکادمی ادبیات کے منصوبوں اور سرگرمیوں میں گہری دلچسپی ظاہر کی اور پاکستانی ادب کی ترویج کے لیے اکادمی کی خدمات کو سراہا

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت وقومی ورثہ محترمہ فرح ناز اکبر کو صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف اکادمی کی منتخب مطبوعات پیش کر رہی ہیں

اسلام آباد(7 جنوری2025): پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت وقومی ورثہ محترمہ فرح ناز اکبر کو صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظمِ اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے اکادمی کے افسران سمیت 7 جنوری 2025ء کو بریفنگ دی جس میں اکادمی کی تاریخ وتعارف اور رواں سرگرمیوں/منصوبوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا۔ اِس موقع پر قومی ورثہ وثقافت ڈویژن سے جناب سبینو سکندر جلال (سینئر جوائنٹ سیکرٹری)، جناب یاسر عرفات بھون (ڈپٹی سیکرٹری) اور محترمہ ردا فاطمہ (سیکشن آفیسر) بھی شامل تھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری نے اکادمی ادبیات کے منصوبوں اور سرگرمیوں میں گہری دلچسپی ظاہر کی اور پاکستانی ادب کی ترویج کے لیے اکادمی کی خدمات کو سراہا۔ وسائل اور افرادی قوت کی کمی کے باعث اکادمی کو درپیش مسائل بھی زیرِ بحث آئے۔ آخر میں صدرنشین اکادمی ادبیات نے پارلیمانی سیکرٹری کو اکادمی کی منتخب مطبوعات پیش کیں۔

# ”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت پرتگال کی معروف ادیبہ اور کلچرل صحافی محترمہ ٹریسا نکولا کے اعزاز میں خصوصی نشست

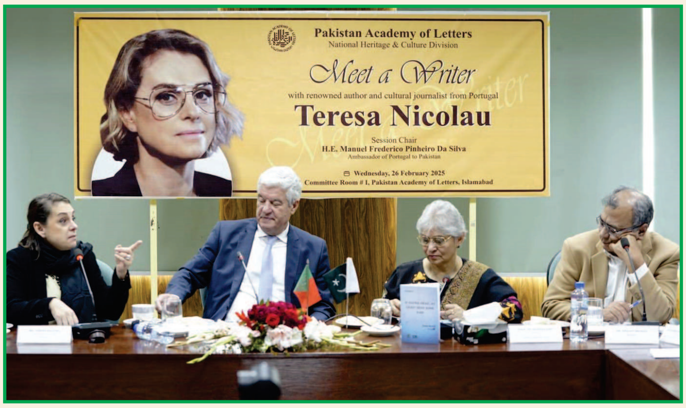


”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت محترمہ ٹریسا نکولا کے اعزاز میں خصوصی نشست کے موقع پر پرتگال کے سفیر جناب مینوئیل فریڈیریکو پن ہیرو دا سلوا، ڈاکٹر نجیبہ عارف اور جناب ارشد وحید سٹیج پر موجود ہیں

اسلام آباد(26 فروری2025) اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت مورخہ 26 فروری 2025 کو پرتگال کی معروف ادیبہ اور کلچرل صحافی محترمہ ٹریسا نکولا کے اعزاز میں خصوصی نشست منعقد ہوئی۔ پاکستان میں پرتگال کے سفیر جناب مینوئیل فریڈیریکو پن ہیرو دا سلوا نے تقریب کی صدارت کی۔ نظامت کے فرائض جناب ارشد وحید نے انجام دیے۔ صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اظہارِ تشکر کے کلمات ادا کیے۔ راولپنڈی اسلام آباد کے اہل قلم نے تقریب میں شرکت کی۔ پرتگال کی ادیبہ محترمہ ٹریسا نکولا نے بتایا کہ ان کی پیدائش 1973 کو پرتگال میں ہوئی۔ کلچر اور آرٹس پر مبنی ان کے متعدد مضامین پرتگال کے اہم رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ وہ ٹیلی وژن اور ریڈیو پر کلچر اور آرٹس کے موضوعات پر مبنی پروگراموں کی میزبانی کر چکی ہیں۔ ان کو پرتگیزی آتھر ایوارڈ (Author Award) اور کلچرل جرنلز ایوارڈ بھی ملے ہیں۔ انھوں نے صحافت اور سوسائٹی کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور کمیونیکیشن سائنسز میں بھی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے نیو یارک فلم کی ہدایت کاری کا تربیتی کورس بھی کیا ہے۔ اہل قلم کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ انھیں پاکستانی عوام سے مل کر بہت اچھا لگا۔ وہ لاہور میں لاہور لٹریچر فیسٹیول میں بھی شریک تھیں جہاں انھیں پاکستانی اہل قلم اور دانشوروں سے ملنے کا موقع ملا۔ انھوں نے مزید کہا کہ واسکوڈے گاما ایک مہم جو تھا، جو اپنے بحری بیڑے کے ساتھ برصغیر پہنچا تھا، لیکن نوآبادیاتی نظام ایک سیاسی کھیل ہے جو سیاست دان کھیلتے ہیں اور ہم اسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ صدر مجلس پرتگالی سفیر نے کہا کہ یہ چوتھا موقع ہے کہ وہ اکادمی آئے ہیں، اور یہاں آ کر انھیں بہت خوشی ہوئی۔ انھوں نے دونوں ممالک کے درمیان ادب کے شعبے میں تعاون بڑھانے پر زور دیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان نے بتایا کہ اس سے پیشتر بھی ایک پرتگالی ناول نگار حوزے لوئیس پوشیٹو یہاں تشریف لائے تھے اور اکادمی نے ان کے ایک ناول کا اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ باہمی ترجمے کی اس سرگرمی کو وہ مستقبل میں بھی جاری رکھنے کی خواہاں ہیں کیوں کہ ادب کے ترجمے کے ذریعے دونوں ملکوں کے درمیان ہم آہنگی اور تعاون میں اضافہ ہوگا اور برادرانہ تعلقات کو تقویت ملے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ آج کی یہ تقریب بے حد اہمیت کی حامل ہے اور انھیں خوشی ہے کہ وہ اس میں شریک ہیں اور انھیں پرتگالی ادیبہ کی گفتگو سے مستفید ہونے کا موقع ملا ہے۔ انھوں نے پرتگال کے معزز سفیر اور محترمہ ٹریسا نکولا سمیت تمام شرکا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے غیر ملکی مہمانوں کو اکادمی مطبوعات کے تحائف بھی پیش کیے۔

پرتگال کے سفیر جناب مینوئیل فریڈیریکو پن ہیرو دا سلوا، محترمہ ٹریسا نکولا اور دیگر مہمان صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کے ہمراہ ایوانِ اعزاز کا دورہ کر رہے ہیں

# اکادمی میں اُردو زبان کے روسی طلبا وطالبات کے اعزاز میں خصوصی نشست بعنوان ’’روس میں اردو زبان و ادب‘‘

اکادمی میں اُردو زبان کے روسی طلبا وطالبات کے اعزاز میں منعقدہ خصوصی نشست بعنوان ’’روس میں اردو زبان و ادب‘‘ کے سٹیج کا منظر

اسلام آباد(6فروری2025): پاکستان کے دَورے پر آئے ہوئے اُردو زبان کے روسی طلبا و طالبات کی آمد پر اکادمی ادبیات پاکستان نے ان کے اعزاز میں خصوصی نشست بعنوان ’’روس میں اردو زبان و ادب‘‘ منعقد کی۔ صدارت پروفیسر فتح محمد ملک نے کی۔ پاکستان میں روسی سفارت خانے کی کلچرل اتاشی محترمہ الینا نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ دیگر مقررین میں محترمہ لڈمیلا واسیفا، ڈاکٹر نتالیہ میلیخینا، جناب راجہ عبدالقیوم، جناب الماس حیدر نقوی، اور جناب ارشد وحید شامل تھے۔ نظامت کے فرائض اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ نے انجام دیے۔ نشست میں موجود روس سے آئے اُردو کے طلبہ نے اپنا تعارف پیش کیا۔ جناب محمد عاصم بٹ نے اکادمی کے قیام، اغراض و مقاصد، پاکستانی زبانوں کے ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود، ادبی تقریبات مختلف ممالک کے ساتھ باہمی زبانوں میں ادبی تراجم، اور اکادمی کے رواں منصوبوں کے حوالے سے بریفنگ دی۔ پروفیسر فتح محمد ملک نے کہا کہ برصغیر میں علامہ اقبال واحد مسلم شخصیت تھے جنھوں نے روس میں اشتراکی انقلاب کا خیر مقدم کیا۔ انھوں نے کہا کہ اقبال نے اشتراکی انقلاب کا باریک بینی سے مطالعہ کر کے ان میں سے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ سینٹ پیٹرز برگ میں درس و تدریس کے دوران انھیں روسیوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تو انھوں نے محسوس کیا کہ روسی عوام کے دل روحانیت سے بھرے ہوئے ہیں۔ انھوں نے پاکستان اور روس کے مابین ادبی روابط کو مزید مستحکم کرنے پر زور دیا۔ پاکستان میں روسی سفارت خانے کی کلچرل اتاشی محترمہ الینا نے روس کے اردو طلبہ کے اعزاز میں تقریب کے انعقاد پر اکادمی کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے دونوں ممالک کے درمیان ادب وثقافت کے شعبے میں مزید بہتری لانے پر زور دیا۔ محترمہ لڈمیلا واسیفا نے روس میں اُردو زبان و ادب کے فروغ کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور روس کے درمیان ادبی روابط سے نہ صرف حکومتی سطح پر بلکہ عوامی سطح پر بھی ایک دوسرے کے ادب وثقافت کو جاننے کا موقع ملے گا۔ محترمہ نتالیہ میلیخینا نے روس میں اردو زبان و ادب کے فروغ اور درس وتدریس کے حوالے سے گفتگو کی۔ صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے روسی ادب کے پاکستانی ادب پر اثرات کے حوالے سے کہا کہ پاکستان میں کئی قارئین روس کے بڑے ناول نگاروں کے تراجم سے متاثر ہوئے۔ انھوں نے اردو زبان کے روسی طلبہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نوجوان ہیں اور آپ ہی دونوں زبانوں کے باہمی تراجم کا فریضہ انجام دیں گے۔ جناب الماس حیدر نقوی، جناب راجہ عبدالقیوم اور جناب ارشد وحید نے دونوں ممالک کے درمیان ادبی تراجم کی اہمیت اور افادیت پر گفتگو کی اور دونوں ممالک کے باہمی ادب کے تراجم کو ناگزیر قرار دیا۔ صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں روسی طلبہ کے وفد نے جناب محمد عاصم بٹ کی سربراہی میں اکادمی کے ایوانِ اعزاز اور دیگر مقامات کا دورہ کیا۔

روسی طلبہ کا وفد جناب محمد عاصم بٹ کی سربراہی میں اکادمی کے ایوانِ اعزاز اور دیگر مقامات کا دورہ کر رہا ہے۔

اکادمی میں اُردو زبان کے روسی طلبا وطالبات کے اعزاز میں منعقدہ خصوصی نشست کے شرکا کا گروپ فوٹو

# اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ”پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر“ کی تقریب افتتاح

**بلاشبہ ہمیں اپنی ثروت مند تہذیب و ثقافت پر فخر ہے، ہم معدوم ہوتی ہوئی زبانوں کی بقا اور تسلسل کے لیے اکادمی کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے، حسن ناصر جامی**

**ادبی عجائب گھر، پاکستانی زبانوں کے فروغ اور تحفظ کے حوالے سے اکادمی کا ایک اہم اور مفید منصوبہ ہے، جواد عزیز نمائندہ خصوصی یونیسکو کی ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی**

**پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر پاکستان کے طول و عرض میں بولی جانے والی 74 زبانوں کے آثار کا امین و محافظ ہے، ڈاکٹر نجیبہ عارف، چیئرپرسن اکادمی ادبیات**

اسلام آباد (21 فروری 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ”پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر“ کی تقریب افتتاح 21 فروری 2025 کو اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن نے پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ کلمات ادا کیے۔ یونیسکو کے نمائندہ خصوصی جناب جواد عزیز نے بھی تقریب سے خطاب کیا تقریب کی نظامت جناب محبوب ظفر نے کی۔ جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر، اپنی نوعیت کے اعتبار سے بے حد اہم اور منفرد منصوبہ ہے جس کا افتتاح کرنا میرے لیے فخر اور خوشی کی بات ہے۔ انھوں نے کہا کہ بلاشبہ ہمیں اپنی ثروت مند تہذیب و ثقافت پر فخر ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم معدوم ہوتی ہوئی زبانوں کی بقا اور تسلسل کے لیے اکادمی کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے۔ جناب حسن ناصر جامی نے صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور اکادمی کی پوری ٹیم کو پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے پر مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے اکادمی کے پہلے دس روزہ بین الصوبائی اہل قلم کے اقامتی منصوبے کی بھی تعریف کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی نے استقبالیہ خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی زبانوں کا عجائب گھر ایک منفرد اور نادر منصوبہ ہے، جو پاکستان کے تہذیبی و ثقافتی ورثے کی ثروت مندی اور ہمارے لسانی تنوع کا عکاس و ترجمان ہے۔ یہ لسانی تنوع بلاشبہ ہماری طاقت ہے، کمزوری نہیں۔ یہ ہماری صدیوں نہیں بلکہ قرنوں پرانی تہذیب اور روایت کے تسلسل کا ترجمان ہے۔ یہ لسانی تنوع ہمارے خطے کی قدامت، تہذیبی ارتقا اور ذہنی و فکری روایت کا بین ثبوت ہے۔ پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر پاکستان کے طول و عرض میں بولی جانے والی 74 زبانوں کے آثار کا امین و محافظ ہے۔ یہ لسانی ماہرین کی ایک مجلسِ تحقیق و علم کا مشترکہ نتیجہ ہے۔ اس مجلس کے معزز اراکین میں سے بیشتر یہاں موجود ہیں، میں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اس عجائب گھر میں پاکستانی زبانوں کے کچھ مخطوطات بھی محفوظ کیے گئے ہیں، لیکن یہ محض آغاز ہے، ان شاء اللہ ہم حکومت کی مدد سے اس عجائب گھر کو اور بھی مفید، دلچسپ، معلومات افزا اور قابل دید بنائیں گے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خصوصی طور پر جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کا شُکریہ ادا کیا کہ عجائب گھر کے قیام میں آپ کا بھرپور تعاون شامل رہا ہے۔ انھوں نے ڈویژن کے اعلیٰ افسران اور دیگر اداروں کے سربراہان کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ جناب جواد عزیز، نمائندہ خصوصی یونیسکو نے پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کو پاکستانی زبانوں کے فروغ اور تحفظ کے حوالے سے اکادمی کا ایک اہم اور مفید منصوبہ قرار دیا۔ انھوں نے پاکستانی زبانوں کے تحفظ کے حوالے سے یونیسکو کے کردار پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یونیسکو ورلڈ اٹلس آف لینگویجز میں پاکستانی زبانوں کا ڈیٹا بھی محفوظ ہے۔ جناب جواد عزیز نے اکادمی کو یونیسکو کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ تقریب کے آخر میں صدر نشین اکادمی نے جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری اور قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کے اعلیٰ افسران کو اکادمی کی مطبوعات پیش کیں۔ بعد ازاں تقریب کے شرکا نے میوزیم کا دورہ کیا اور اس کوشش کو بے حد سراہا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ میوزیم پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد میوزیم ہے اور ملکی و غیر ملکی طلبہ لسانی محققین اور ماہرین کے لیے دلچسپی کا مقام ہے۔ تقریب میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے نامور اہل قلم نے شرکت کی۔

”پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر“ کا افتتاح کیا جا رہا ہے

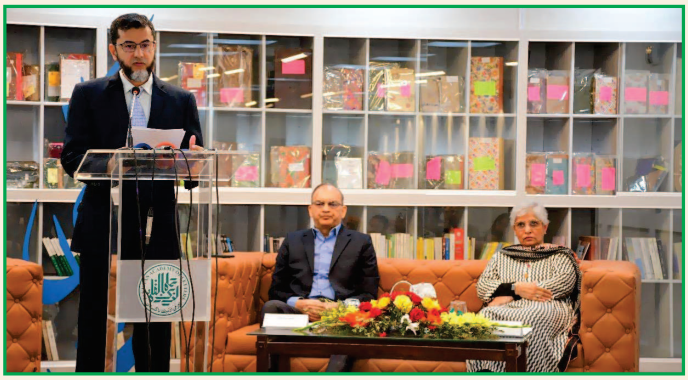
جواد عزیز، نمائندہ خصوصی یونیسکو ”پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر“ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

”پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر“ کی افتتاحی تقریب میں شرکا کا گروپ فوٹو

# ”نوجوان اہلِ قلم کے لیے دس روزہ بین الصوبائی اقامتی منصوبہ“

## تعارف اور پس منظر

اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے اِس امر کی ضرورت محسوس کی کہ جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں ادیبوں اور فنکاروں کے لیے اقامتی منصوبے (ریزیڈنسی) کا اہتمام کیا جاتا ہے اس طرح پاکستانی ادیبوں کے لیے بھی اقامتی منصوبے کا اجرا کیا جائے۔ یہ پاکستان کی ادبی تاریخ میں اپنی طرز کا پہلا تجربہ تھا جس کے مقاصد میں مضافات میں رہ کر ادب تخلیق کرنے والے نوجوان اہلِ قلم کی صلاحیتوں کو جلا بخشنا، مضافاتی ادیبوں کو مرکزی دھارے میں لانے کی سعی، پاکستان میں بینُ الصوبائی/ بینُ الثقافتی/ بینُ اللسانی ہم آہنگی کا فروغ، ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی مخلصانہ کوشش، اختلافِ رائے کے احترام کا ماحول پیدا کرنا، اور وفاقی دارُالحکومت کی ادبی فضا میں نئی آوازوں کو شریک کرنا شامل تھے۔ طریقۂ کار یہ رکھا گیا کہ اقامتی منصوبے کے شرکا کو اہم ادبی وثقافتی اداروں کے دورے کرائے جائیں، سیاحتی وتاریخی وثقافتی مقامات کی سیر کرائی جائے، ادبی تنظیموں کے اراکین سے ملوایا جائے، نوجوان اور سینئر اہلِ قلم سے خصوصی مکالمے کرائے جائیں، اور ادبی وثقافتی تقاریب میں شرکت کرائی جائے۔ مہمان اہلِ قلم کو اکادمی کی طرف سے ”رائٹرز ہاؤس“ میں قیام وطعام کی سہولیات فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اکادمی نے نوجوان اہلِ قلم کے لیے پہلے دس روزہ بینُ الصوبائی اقامتی منصوبے میں شمولیت کی درخواستیں وصول کرنے کے لیے 8 دسمبر 2024 کو قومی اخبارات میں اشتہار شائع کرایا۔ عمر کی حد 40 سال مقرر کی گئی۔ اس کے نتیجے میں اکادمی کو ملک بھر سے 209 اہلِ قلم کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستوں کی جانچ پڑتال کے لیے کہنہ مشق اہلِ قلم پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ کمیٹی نے پاکستان کے مختلف صوبوں/ خطوں کی نمائندگی، مضافاتی ادیبوں کی ترجیح، مطبوعات کا معیار و مقدار، صنفی توازن، اقلیتوں کی نمائندگی، عمر کی حد (40 سال)، خصوصی افراد کی نمائندگی وغیرہ کی طرح کے متعدد امور پیشِ نظر رکھے۔ بالآخر بیس (20) اہلِ قلم خواتین وحضرات کو منتخب کیا گیا۔ منتخب نہ ہو سکنے والوں میں بھی بعض نہایت مضبوط امیدوار تھے مگر اکادمی کے وسائل کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اِسی تعداد پر اکتفا کیا گیا۔

## شرکا کی تفصیل اور اکادمی آمد

اقامتی منصوبے کے لیے منتخب ہونے والے شرکا کی تفصیل درج ذیل ہے: سید آصف حسین شاہ (مانسہرہ، خیبر پختونخواہ)، سید قیس رضا (ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخواہ)، محترمہ ارم امتیاز (مردان، خیبر پختونخواہ)، جناب محمد ولی صادق (کوہستان، خیبر پختونخواہ)، جناب محمد مسلم (کراچی، سندھ)، جناب ندیم گلانی (شہدادکوٹ، سندھ)، جناب میر منظور جویو (دادو، سندھ)، جناب مہر اللہ نالوی (خضدار، بلوچستان)، جناب ذاکر حسین (پنجگور، بلوچستان)، جناب زبیر احمد (خاران، بلوچستان)، جناب محمد اسحاق رحیم (گوادر، بلوچستان)، جناب محمد ضیاالمصطفیٰ (بھکر، پنجاب)، جناب حفیظ تبسم (لودھراں، پنجاب)، جناب کاشف ناصر (راولپنڈی، پنجاب)، ڈاکٹر شناور اقبال (لاہور، پنجاب)، حافظ محمد نعیم عباس (جوہر آباد، پنجاب)، محترمہ ارم جعفر (گلگت، گلگت بلتستان)، جناب طفیل عباس (بسین گلگت بلتستان)، اور جناب مستفیض الرحمان (لیپہ ویلی، آزاد کشمیر)۔ ایک اور امیدوار محترمہ تسلیم بروہی (حیدر آباد، سندھ) بھی منتخب ہوئیں مگر وہ اقامتی منصوبے میں شامل ہونے نہ پہنچیں۔ شرکا میں سے بیشتر 15 جنوری 2025ء کی شام اکادمی کے رائٹرز ہاؤس پہنچ گئے جہاں اُن کے قیام وطعام کا اہتمام اکادمی کی طرف سے تھا۔

### پہلا دن: 16 جنوری 2025ء

## افتتاحی اجلاس

اقامتی منصوبے کا افتتاحی اجلاس 16 جنوری 2025 کو ایک پُر وقار تقریب کی صورت میں ہُوا۔ اجلاس کی صدارت جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے کی جبکہ مہمان خصوصی بینُ الاقوامی شہرت یافتہ سماجی کارکن ڈاکٹر طارق حبیب چیمہ تھے۔ صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اقامتی منصوبے کے اغراض ومقاصد اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے اکادمی کے قیام، اغرض ومقاصد، سرگرمیوں، اور منصوبوں کا تعارف پیش کیا۔ اقامتی منصوبے کے شرکا نے فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کیا۔ نظامت ڈاکٹر عابد سیال نے کی۔ سینئر جوائنٹ سیکرٹری جناب سبینو سکندر جلال، اور ڈپٹی سیکریٹریز جناب یاسر عرفات اور جناب سلیم اختر نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

اقامتی منصوبے کے افتتاحی اجلاس کے سٹیج کا منظر

جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے کہا کہ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام بین الصوبائی اقامتی منصوبہ اپنی نوعیت کا منفرد منصوبہ ہے جس کے تحت ملک کے تمام حصوں سے اہلیت کی بنیاد پر آنے والے اہل قلم کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع ملے گا اور وہ ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکیں گے جس سے ایک ذہنی ہم آہنگی اور یگانگت کی کیفیت پیدا ہوگی۔ انھوں نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشیں اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کی جنھوں نے ملک کی تاریخ میں پہلی بار ایسے منفرد منصوبے کو عملی شکل دی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر طارق حبیب چیمہ نے کہا کہ وہ جب نوجوان نسل میں مایوسی، محرومی، اور غصے کا تاثر دیکھتے ہیں تو انھیں دُکھ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اپنی نئی نسل کو امید کا راستہ دکھانا چاہیے اور ان پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ انھوں نے ملک بھر سے تشریف لائے اہلِ قلم کی تقریب میں شامل ہونے کو اپنے لیے اعزاز کہا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی ادبیات پاکستان نے دس روزہ بین الصوبائی اہل قلم اقامتی منصوبے کے اغراض ومقاصد اور ممکنہ فوائد وثمرات بیان کیے۔

اقامتی منصوبے کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر شرکا کا جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری، ڈاکٹر طارق حبیب چیمہ، صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈائریکٹر جنرل اکادمی سلطان ناصر کے ہمراہ گروپ فوٹو

انھوں نے کہا کہ پاکستان کے یہ نمائندہ نوجوان اہلِ قلم یہاں رہ کر جو ادبی روابط قائم کریں گے اُن کا اثر کئی دہائیوں تک ادبی منظر نامے پر نظر آئے گا۔ تقریب کے آخر میں صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے جناب حسن ناصر جامی اور ڈاکٹر طارق حبیب چیمہ کو اکادمی کی تازہ مطبوعات پیش کیں۔

## اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے شعبوں کا دورہ

اقامتی منصوبے میں آنے والے نوجوان اہلِ قلم نے اکادمی ادبیات کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ، ڈپٹی ڈائریکٹر جناب میر نواز سولنگی، اور ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی نے انھیں لائبریری، ایوانِ اعزاز، سٹوڈیو، زیرِ تعمیر عجائب گھر وغیرہ کا دورہ کرایا۔ اکادمی کی سرگرمیوں اور منصوبوں کے حوالے سے شرکا نے سوالات کیے اور اکادمی کے افسران نے جوابات دیے۔

اقامتی منصوبے کے شرکا اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے مختلف شعبوں کا دورہ کر رہے ہیں

## راول ڈیم کی سیاحت

اقامتی منصوبے میں آنے والے نوجوان اہلِ قلم نے اپنی اقامت کے پہلے روز شام کو راول ڈیم کا سیاحتی دورہ کیا جہاں سے ڈوبتے سورج اور جھیل کے ساتھ مارگلہ کی پہاڑیوں کا نظارہ کیا گیا۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب میر نواز سولنگی، ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی، اور منصوبے کے فوکل پرسن جناب زاہد گلزار بھی مہمان شرکا کے ساتھ تھے۔ شرکا مظاہرِ فطرت سے خوب لطف اندوز ہُوئے۔ یہاں ملک کے طول و عرض سے جمع ہونے والے اہلِ قلم کو غیر رسمی انداز میں علمی ادبی روابط قائم کرنے اور ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے کا موقع ملا۔

اقامتی منصوبے کے شرکا راول ڈیم کے سیاحتی دورے کے موقع پر

## صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف کی طرف سے عصرانہ

نوجوان اہلِ قلم کو اِن دس دنوں میں اکادمی کی خصوصی تجویز پر اسلام آباد/ راولپنڈی کے بعض ممتاز اہلِ قلم نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ یہ مواقع اِس لیے پیدا کیے گئے ہیں کہ شرکا کو نیم رسمی یا غیر رسمی انداز میں سینئر اہلِ

صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف کی طرف سے عصرانہ کے موقع پر شرکا محوِ گفتگو ہیں

قلم سے مکالمے کا موقع ملے اور ملک بھر کے اِن اہلِ قلم کے تخلیقی کام سے وفاقی دارُالحکومت کے ادبا و شعرا متعارف ہوں۔ اِس سلسلے کا پہلا عصرانہ 16 جنوری 2025ء کو صدر نشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف اور اُن کی فیملی محترم عارف جمیل، اور محترمہ نوشابہ ظفر کی طرف سے اپنی رہائش گاہ پر پیش کیا گیا۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر، ڈپٹی ڈائریکٹر جناب میر نواز سولنگی، ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی، اور جناب زاہد گلزار بھی موجود تھے۔ شرکا نے فرداً فرداً اپنی زندگی کے سفر، تکالیف اور

اقامتی منصوبے کے شرکا صدر نشیں اکادمی کی طرف سے دیے گئے عصرانہ سے لطف اندوز ہو رہے ہیں

کامیابیوں کا ذکر کیا۔ اِسی طرح انھوں نے اپنی علمی ادبی خدمات نیز اپنے اپنے خطوں کی علمی ادبی صورتِ حال پر بھی روشنی ڈالی۔ صدر نشیں اکادمی ادبیات جو خود ایک ممتاز تخلیق کار و محققہ ہیں، نے بھی اپنی زندگی کے تجربات بیان کیے۔ شرکا نے کہا کہ اُنھیں اِس گروہ میں شامل ہو کر ایک حیرت انگیز مسرت ہُوئی کیونکہ مضافات میں رہ کر باکمال علمی و تخلیقی خدمات سرانجام دینے والے کئی ادیبوں سے وہ واقف نہ تھے۔ یہ علمی ادبی تعلق اب ہمیشہ قائم رہے گا اور سماج میں مثبت تبدیلی کا باعث بنے گا۔ آخر میں شاعر شرکا نے اپنا کلام پیش کیا۔ شرکا نے پُرتکلف عصرانے پر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ان کی فیملی کا شکریہ ادا کیا۔

دوسرا دن: 17 جنوری 2025ء

## ادارۂ فروغِ قومی زبان کا دورہ

اقامتی منصوبے میں آنے والے نوجوان اہلِ قلم نے اپنی اقامت کے دوسرے روز 17 جنوری 2025ء کو اکادمی کے ڈائریکٹر جناب عاصم بٹ کی سربراہی میں قومی ادارہ برائے فروغِ قومی زبان کا دورہ کیا۔ اُن کا مشفقانہ استقبال سربراہ ادارہ ڈاکٹر سلیم مظہر، ڈائریکٹر جنرل، ادارہ فروغ قومی زبان اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر

ادارۂ فروغِ قومی زبان کے دورے کے موقع پر شرکا کو ادارے کے حوالے سے بریف کیا جا رہا ہے

جناب راشد حمید نے کیا۔ ڈاکٹر سلیم مظہر نے اقامتی منصوبے کے شرکا کو ادارہ فروغ قومی زبان کے قیام، اغراض و مقاصد اور مختلف شعبوں کے حوالے سے تفصیلات بتائیں۔ انھوں نے مختلف شعبوں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ جناب ڈاکٹر سلیم مظہر نے اکادمی ادبیات کے تحت اس اقامتی منصوبے کے اقدام کو سراہا۔ اس سے قبل اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ نے اقامتی منصوبے کے شرکا کا تعارف کرایا اور اس منصوبے کے اغراض و مقاصد اور افادیت پر گفتگو کی۔ اقامتی منصوبے کے شرکا نے ادارہ فروغ قومی زبان کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا اور ان کے کتاب گھر سے کتابیں خریدیں۔ اقامتی منصوبے کے شرکا نے ادارے اور منصوبوں کے حوالے سے سوال بھی کیے۔ آخر میں ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر سلیم مظہر نے جناب محمد عاصم بٹ اور اقامتی منصوبے کے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ فروغ قومی زبان کے دروازے آپ کے لیے کھلے ہیں۔ جناب محمد عاصم بٹ اور اقامتی منصوبے کے شرکا نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

## نیشنل لائبریری آف پاکستان کا دورہ

اقامتی منصوبے کے اہلِ قلم نے اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ کی سربراہی میں نیشنل لائبریری آف پاکستان کا دورہ کیا۔ نیشنل لائبریری کے شعبہ مخطوطات کے انچارج جناب محمد ریاض نے اقامتی منصوبے کے شرکا کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے مخطوطات اور قلمی نسخوں میں گہری دلچسپی لی۔ انھوں نے نیشنل لائبریری میں مختلف ملکوں بشمول چین، بیلاروس، ترکی، آذربائیجان، انڈونیشیا اور دیگر ممالک کے خصوصی گوشوں (کارنرز) میں ان کی تہذیبی، علمی، ادبی کتب اور نوادرات میں بھی گہری دلچسپی ظاہر کی۔ نیشنل لائبریری کے لائبریرین جناب زاہر خان نے اقامتی منصوبے کے شرکا کو نیشنل لائبریری کے مختلف شعبوں، اس کے اغراض و مقاصد، اور افادیت و اہمیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ انھوں نے اکادمی کے تحت اس اقامتی منصوبے کے اقدام کو ادب کے فروغ کے لیے خوش آئند قرار دیا۔ جناب زاہر خان نے کتب کی اشاعت کے حوالے سے ISBN کی اہمیت و ضرورت پر مفصل گفتگو کی جس سے شرکا نے خوب استفادہ کیا۔

اقامتی منصوبے کے شرکا نیشنل لائبریری آف پاکستان کے مختلف شعبوں کا دورہ کر رہے ہیں

## جڑواں شہروں کے نوجوان اہلِ قلم سے مکالمہ

اقامتی منصوبے میں ملک بھر سے آئے ہوئے نوجوان اہلِ قلم نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور ملحقہ شہر راولپنڈی کے نوجوان اہلِ قلم سے ملاقات کی۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جناب عاصم بٹ اور ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی نے مہمان اہلِ قلم کا مقامی اہلِ قلم سے تعارف کرایا۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی شعبہ اردو کے سربراہ جناب کامران کاظمی خصوصی طور پر شریک ہُوئے۔ محترمہ صنوبر الطاف، ڈاکٹر بی بی امینہ، محترمہ فاطمہ عثمان، جناب منیر فیاض، جناب الیاس بابر اعوان، جناب حمزہ حسن شیخ، جناب وقاص عزیز، جناب ذیشان حیدر، جناب جمیل اختر، جناب عثمان عالم، محترمہ خدیجہ طاہرہ اور دیگر نے مہمان اہلِ قلم سے علمی و ادبی تبادلۂ خیال کیا۔

جناب عاصم بٹ نے اکادمی کے تحت اس اقامتی منصوبے کے اغراض و مقاصد اور افادیت پر مختصر گفتگو کی۔ جناب کامران کاظمی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ انھوں نے شرکا کے درمیان مکالمے کی

اقامتی منصوبے کے شرکا اسلام آباد اور راولپنڈی کے نوجوان اہلِ قلم سے ملاقات کے موقع پر

فضا قائم کر کے اس ملاقات کو یادگار ادبی نشست میں تبدیل کر دیا۔ نوجوان اہلِ قلم نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کو بے حد سراہا اور کہا کہ اس منصوبے میں شریک اہلِ قلم یہاں سے بہت کچھ سیکھ کر جائیں گے اور ہمیں بھی ان سے مل کر مضافاتی ادب اور ادیبوں کے معاملات سے جان کاری ملے گی۔ اس ملاقات میں پاکستان کے طول و عرض میں تخلیق ہونے والے ادب اور پاکستان کی مجموعی ادبی صورتِ حال پر شرکا نے سیر حاصل گفتگو کی۔ اقامتی منصوبے کے مضافاتی ادیبوں نے اپنے اپنے علاقوں میں ادب کی صورت حال، وسائل کی کمی اور دیگر مسائل سے شرکا کو آگاہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے مضافاتی ادب مرکزی دھارے میں مکمل طور شامل نہیں ہو پاتا۔ تاہم موجودہ اقامتی منصوبے کی طرح کی سرگرمیوں سے اس کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ مقامی نوجوان اہل قلم نے اقامتی ادیبوں کی ادب سے لگن کی تعریف کی اور ان کے ادبی کام کی ستائش کی۔ نوجوان اہل قلم کا کہنا تھا کہ اصل ادب اُن مضافات میں تخلیق ہوتا ہے جن کی اپنی مٹی سے مضبوط جڑت ہو۔ اس لحاظ سے مضافاتی شعرا خوش قسمت ہیں کہ وہ مناظر فطرت سے جڑے ہیں۔ آخر میں اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے گفتگو کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے جو بڑے ادیب پیدا کیے ہیں، ان میں سے اکثر کا تعلق مضافات سے رہا ہے۔ مضافات میں خالص اور بڑا ادب تخلیق ہوا ہے۔

## حلقہ اربابِ ذوق کے اجلاس میں شرکت

حلقہ اربابِ ذوق کے اجلاس کے سٹیج کا منظر

اقامتی منصوبے میں آنے والے نوجوان اہلِ قلم کو وفاقی دارالحکومت میں موجود نجی ادبی تنظیموں سے ملوانے کا خاص اہتمام کیا گیا۔ چناں چہ انھوں نے اپنی اقامت کے دوسرے روز 17 جنوری 2025ء کی شام اکادمی کے کانفرنس ہال میں حلقہ اربابِ ذوق کے ہفتہ وار اجلاس کی کارروائی دیکھی۔ اِس بار حلقے کا خصوصی اجلاس معروف نظم گو شاعر اقبال فہیم جوزی کا تعزیتی ریفرنس تھا جس میں مہمان اہلِ

حلقہ اربابِ ذوق کے اجلاس کے شرکا

قلم نے شرکت کی۔ حلقہ اربابِ ذوق کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خلیق الرحمان نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کے اہلِ قلم کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر خلیق الرحمان نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کو ادب کے فروغ اور خصوصاً مضافاتی ادب کو قومی دھارے میں لانے کے حوالے سے خوش آئند قدم قرار دیا۔

### تیسرا دن: 18 جنوری 2025ء

## شاعر، نقاد، اور مترجم، جناب اختر عثمان سے مکالمہ

اقامتی منصوبے میں ملک بھر سے آنے والے مندوبین کے لیے کئی ممتاز اہلِ قلم سے ملاقاتوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اِن نشستوں کا مقصد جہاں ممتاز اہلِ قلم کی حیات و خدمات سے آگاہی تھا وہیں اُن کے ساتھ مکالمہ بھی تھا۔ چناں چہ انھوں نے اپنی اقامت کے تیسرے روز 18 جنوری 2025ء کو اکادمی کے رائٹرز ہاؤس میں نامور شاعر، نقاد، مترجم، مدیر، اور عالم جناب اختر عثمان سے ملاقات کی۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جناب عاصم بٹ نے جناب اختر عثمان کی کثیر الجہت ادبی خدمات کا ذکر کیا۔ جناب اختر عثمان نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کو سراہا۔

جناب اختر عثمان نے بتایا کہ وہ 4 اپریل 1967 کو پیدا ہوئے۔ انھوں نے سینٹ پال کیمرج سکول راولپنڈی سے 1984 میں میٹرک کیا۔ وہاں پر صرف انگریزی بولی جاتی تھی۔ اردو بولنے کی اجازت نہ تھی۔ وہ وہاں کے میگزین کے ایڈیٹر بھی رہے۔ اس کے بعد انھوں نے گورنمنٹ کالج سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی سے ایف اے کیا۔ وہاں پر ڈاکٹر احسان اکبر ان کے اردو کے استاد تھے جنھوں نے ادبی آبیاری کی۔ 1986 میں ان کے والد فوت ہوئے جس کے بعد انھوں نے نادرا کے دفتر میں 10 سال تک ملازمت کی مگر بیماری کی وجہ سے طبی بنیاد پر قبل از وقت ریٹائرمنٹ لی۔ جناب اختر عثمان نے کہا کہ ڈاکٹر احسان اکبر کی تحریک پر وہ حلقہ اربابِ ذوق راولپنڈی کے جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ وہاں پر جو شخص اپنی تخلیق پیش کرتا تو اس کو وضاحت کا موقع نہ دیا جاتا۔ آج تک حلقے میں یہی ہوتا ہے۔ انھوں نے جب اپنی غزل "ابھی تو پر بھی نہیں تولنا اڑان کو میں" پیش کی تو ان کی بہت پزیرائی ہوئی اور شناخت ملی۔ انھوں نے کہا کہ 1991 ان کا شعری مجموعہ "اپنی اپنی صلیب" شائع ہوا جسے ادبی اکابرین نے سراہا۔ اختر عثمان نے بتایا کہ ڈاکٹر احسان اکبر، جناب یوسف حسن، جناب اختر امام رضوی، مظفر علی سید، انتظار حسین، احمد فراز، اختر حسین جعفری، ضیا جالندھری، آفتاب اقبال شمیم، افغانستان کے خلیل اللہ خلیلی اور دیگر اساتذہ نے ان کی ادبی تربیت کی۔ جناب اختر عثمان نے بتایا کہ انھوں نے اردو، فارسی کے کلاسیکی شعرا کے ساتھ پاکستانی زبانوں کے معروف صوفی شعرا کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ انھوں نے انگریزی تخلیق کاروں اور شاعروں کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ اختر عثمان نے کہا کہ انھوں نے اردو کے علاوہ فارسی اور انگریزی میں بھی شاعری کی ہے۔ انھوں نے اردو، فارسی، اور انگریزی کلام کے بہت سے تراجم کیے بھی ہیں۔ اکادمی کے انگریزی رسالے "پاکستانی لٹریچر" کے حالیہ پرچے میں ان کی نظمیں بھی شامل ہیں۔

جناب اختر عثمان نے اقامتی منصوبے کے اہل قلم سے اپنے کئی یادگار ادبی واقعات اور ادبی نشستوں کا احوال بیان کیا۔ انھوں نے نوجوان اہل قلم سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نے تمام علوم کا دل جمعی سے مطالعہ کرنا ہے، چاہے وہ انگریزی ادب ہو یا کہیں سے بھی ہو۔ آپ کو ولی دکنی سے لے کر اقبال تک اردو شعرا کا مطالعہ کرنا ہے۔ آپ نے پاکستانی زبانوں کے صوفی شعرا کا مطالعہ کرنا ہے۔ اپ نے ان شعرا سے دوستی کرنی ہے، تو پھر یہ شعرا خود بخود آپ سے کلام کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ شاعری کا مطالعہ عشق کے جذبے سے کریں۔ جناب اختر عثمان نے کہا کہ آپ نے ادب کے ذریعے اپنی ثقافت کو محفوظ کرنا ہے۔ اپ نے اپنے قلم سے سچائی کا پرچار کرنا ہے۔ آپ نے ہی قوم کو درست سمت دینی ہے۔ آپ ہی نے خودداری کا سبق دینا ہے، آپ نے اپنی زریں ادبی روایت کو جدید ادبی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ اختر عثمان نے کہا کہ ادب محض تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ ادب ہماری زندگی اور موت کی تعبیر ہے۔ جناب اختر عثمان نے اقامتی منصوبے کے اہل قلم سے کہا کہ آپ اردو، انگریزی، فارسی اور دیگر زبانوں کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کریں۔ آخر میں جناب اختر عثمان نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

رائٹرز ہاؤس میں منعقدہ نشست میں اقامتی منصوبے کے شرکا جناب اختر عثمان سے ملاقات کر رہے ہیں

## افسانہ نگار محترمہ نیلوفر اقبال کی طرف سے عشائیہ

محترمہ نیلوفر اقبال کی طرف سے عشائیہ کے موقع پر شرکا ان کی گفتگو سن رہے ہیں

اقامتی منصوبے میں ملک بھر سے آنے والے مندوبین کے اعزاز میں کئی ممتاز اہلِ قلم نے ظہرانوں، عصرانوں، اور عشائیوں کا اہتمام کیا۔ اس کا مقصد جہاں مہمان اہلِ قلم کو عزت و توقیر پیش کرنا تھا، وہاں یہ بھی تھا کہ انھیں غیر رسمی یا نیم رسمی ماحول میں چوٹی کے قلم کاروں سے مکالمہ کرنے کا موقع ملے۔
اقامتی منصوبے کے شرکا نے محترمہ نیلوفر اقبال کی دعوت پر اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ کے ساتھ اُن کے ہاں عشائیے میں شرکت کی۔ اس موقع پر اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور محترمہ نوشابہ ظفر نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ محترمہ نیلوفر اقبال معروف افسانہ نگار اور مترجم ہیں جن کی تخلیقات میں گہرائی، حساسیت، اور سماجی شعور کی جھلک ملتی ہے۔ ان کا افسانوی اسلوب نہایت منفرد اور پراثر ہے۔ ان کی کہانیوں میں خواتین کے مسائل، سماجی ناہمواری، اور روزمرہ زندگی کے نفسیاتی پہلو نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ انھوں نے کئی عالمی ادبی شاہکاروں کے اردو تراجم بھی کیے ہیں، جس سے اردو قارئین کو بین الاقوامی ادب تک رسائی ملی ہے۔ اس عشائیے میں اقامتی منصوبے کے شرکا نے پاکستانی خواتین کے تخلیق کیے گئے ادب پر خصوصی گفتگو کی۔ انھوں نے محترمہ نیلوفر اقبال کے افسانوں اور تراجم کے حوالے سے بھی سوالات پوچھے۔ محترمہ نیلوفر اقبال نے مہمان شرکا کے علمی ادبی مشاغل اور تخلیقات کا ذکر نہایت توجہ سے سُنا اور کہا کہ اپنی دھرتی سے جڑے ان اہلِ قلم سے ملاقات ان کے لیے نہایت مسرت و اعزاز کی بات ہے۔ آخر میں اکادمی کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے مہمانوں کو پرتکلف عشائیہ پیش کرنے اور مکالمے کا موقع دینے پر نیلوفر اقبال کا شکریہ ادا کیا۔

### چوتھا دن: 19 جنوری 2025ء

## اسلام آباد کے ثقافتی، تاریخی، اور سیاحتی مقامات کی سیر

اقامتی منصوبے کے شرکا نے اقامت کے چوتھے روز 19 جنوری 2025ء بروز اتوار اکادمی کے انچارج پروگرامز جناب عمار علی یاسر کی زیرِ نگرانی اسلام آباد کے تفریحی، ثقافتی، اور تاریخی مقامات کی سیر کی۔ شرکا نے سب سے پہلے لوک ورثہ میوزیم کا دورہ کیا جہاں لوک ورثہ کے جناب اسامہ احمد نے تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ شرکا نے عجائب گھر میں موجود پاکستان کی ثقافتی و آثاریاتی تاریخ میں گہری دلچسپی لی۔ انھوں نے لوک موسیقاروں کی موسیقی سے بھی خوب لطف اُٹھایا۔ اس کے بعد شرکا نے پاکستان مانومنٹ اور شکرپڑیاں کا دورہ کیا جہاں جناب حسن رضا نے مہمان اہلِ قلم کا استقبال کیا اور معلومات و تفصیلات فراہم کیں۔ شرکا نے اسلام آباد کے دلکش مناظر سے خوب حظ اُٹھایا۔ بعد ازاں اہلِ قلم شرکا فیصل مسجد گئے جہاں انھوں نے نمازِ ظہر ادا کی۔ اس مسجد کے پُرشکوہ اور جمالیاتی فنِ تعمیر کو شرکا نے خوب سراہا۔ ظہرانے کے بعد شرکا نے مارگلہ کی پہاڑیوں میں واقع علاقے ”شاہ اللہ دتہ“ کا دورہ کیا جہاں انھوں نے پُرانے زمانے کی غاروں، برگد کے قدیم درختوں اور بدھ مت کے آثار میں خاص دلچسپی لی۔ یہیں شرکا سے ملاقات کے لیے اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر بھی پہنچ گئے۔ شاہ اللہ دتہ کی غاروں اور برگدوں کے نواح میں شام ڈھلے شناخت اور پہچان کے موضوع پر مکالمہ ہُوا جس پر تمام شرکا نے اپنی اپنی آرا پیش کیں۔

اقامتی منصوبے کے شرکا لوک ورثہ میوزیم کے دورے کے موقع پر

اقامتی منصوبے کے شرکا پاکستان مانومنٹ اور شکرپڑیاں کے دورے کے موقع پر

اقامتی منصوبے کے شرکا شاہ فیصل مسجد کے دورے کے موقع پر

اقامتی منصوبے کے شرکا ڈائریکٹر جنرل اکادمی جناب سلطان ناصر کے ہمراہ ”شاہ اللہ دتہ“ کے مقام پر

### پانچواں دن: 20 جنوری 2025ء

## پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کا دورہ

اقامتی منصوبے کے شرکا نے اقامت کے پانچویں روز 20 جنوری 2025ء کو اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی کی سربراہی میں پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس کا دورہ کیا۔ اس موقع پر آرٹ کونسل کے جناب طاہر بلوچ نے اقامتی منصوبے کے شرکا کو خوش آمدید کہا۔ جناب اختر رضا سلیمی نے شرکا کا تعارف کرایا اور اقامتی منصوبے کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ اقامتی منصوبے کے شرکا نے جناب طاہر بلوچ کی نگرانی میں نیشنل کونسل کی خطاطی، مصوری، اور سنگ تراشی کے نمونوں پر مشتمل نمائش گاہ کا خصوصی دورہ کیا اور وہاں موجود منفرد اور نایاب خطاطی، مصوری اور سنگ تراشی کے نمونے دیکھے۔ شرکا نے آرٹس کونسل کی ان تمام نادر و نایاب اشیا میں گہری دلچسپی لی۔ انھوں نے کتاب گھر کا بھی دورہ کیا۔

اقامتی منصوبے کے شرکا پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے دورے کے موقع پر

## آرٹ آف سمال ٹاک کا دورہ

اکادمی نے اِس امر کا اہتمام کیا کہ اقامتی منصوبے کے شرکا کو نہ صرف اسلام آباد کے سرکاری اداروں کے دَوروں کا موقع ملے بلکہ یہاں کے اُن نجی اداروں سے بھی متعارف ہوں جو فنونِ لطیفہ، ادب، اور ثقافت کے لیے کام کر رہے ہیں۔ چناں چہ اقامتی منصوبے کے شرکا نے اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی کی سربراہی میں اسلام آباد میں فنونِ لطیفہ اور سماجی سرگرمیوں میں منہمک ایک نجی ادارے "آرٹ آف سمال ٹاک" کا دودہ کیا۔ آرٹ آف سمال ٹاک کی ڈائریکٹر محترمہ زہرہ عزیز نے مہمان اہل قلم کا استقبال کیا۔ اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کے اغراض و مقاصد اور افادیت پر گفتگو کی اور اقامتی منصوبے کے شرکا کا تعارف کرایا۔ ڈائریکٹر زہرہ عزیز نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کی ستائش کی اور اسے مرکز اور مضافات کے مابین ایک پُل قرار دیتے ہوئے ادب کے فروغ کے لیے خوش آئند قرار

'آرٹ آف سمال ٹاک' کے دورے کے موقع پر شرکا کو ادارے کے حوالے سے بریفنگ دی جا رہی ہے

دیا۔ انھوں نے اقامتی منصوبے کے شرکا کو آرٹ آف سمال ٹاک کے متعلق تفصیلات فراہم کیں۔ ادب، ثقافت اور فنونِ لطیفہ سے متعلق معاملات پر گفتگو ہوئی۔ چند ماہ قبل رونما ہونے والی آرٹ آف سمال ٹاک کی "بین الاقوامی آرٹ ریزیڈنسی" کا بھی ذکر ہُوا جس میں اکادمی کا اشتراک شامل تھا۔ آخر میں جناب اختر رضا سلیمی اور اقامتی منصوبے کے شرکا نے محترمہ زہرہ عزیز اور ادارے کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

## جیو ٹی وی کا دورہ

اقامتی منصوبے کے اہل قلم نے اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی کی سربراہی میں معروف نجی ٹی وی چینل "جیو نیوز" کا دورہ کیا۔ جیو نیوز کے سینئر صحافی اور تجزیہ نگار جناب اعزاز سید نے اقامتی منصوبے کے شرکا کو خوش آمدید کہا۔ جناب اختر رضا سلیمی نے اقامتی منصوبے کے اغراض و مقاصد اور افادیت پر روشنی ڈالی اور شرکا کا تعارف کرایا۔ جناب اعزاز سید نے شرکا کو جیو نیوز چینل کے حوالے سے بریفنگ دی۔ شرکا نے جیو چینل کے حوالے سے معلومات میں گہری دلچسپی لی اور کئی سوالات کیے۔ اخر میں جناب اختر رضا سلیمی اور اقامتی منصوبے کے شرکا نے جناب اعزاز سید اور دیگر عملے کا شکریہ ادا کیا۔

جیو ٹی وی کے دورے کے موقع پر جناب اعزاز سید اقامتی منصوبے کے شرکا کو بریفنگ دیتے ہوئے

## فکشن نگار اور نقاد جناب حمید شاہد کی طرف سے عصرانہ اور ملاقات

اقامتی منصوبے کے اہل قلم کو معروف فکشن نگار اور نقاد جناب محمد حمید شاہد نے اپنے ہاں خصوصی طور پر عصرانے کے لیے مدعو کیا۔ اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی نے اقامتی منصوبے کے اغراض و مقاصد اور افادیت پر روشنی ڈالی اور شرکا کا تعارف کرایا۔ جناب محمد حمید شاہد کئی اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کرنے والے ملک کے ممتاز ادیب ہیں۔ وہ کئی کتب کے مصنف ہیں۔ تنقید، تحقیق، اور افسانے میں

جناب حمید شاہد کی طرف سے عصرانہ اور ملاقات کے موقع پر شرکا محوِ گفتگو ہیں

اپنا مقام راسخ کر چکے ہیں۔ مزید برآں، اُن کا گھر اہلِ قلم کے اعزاز میں منعقد ہونے والی محافل کے حوالے سے بھی مشہور رہے۔ جناب محمد حمید شاہد اور ان کی اہلیہ محترمہ نے مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا۔ جناب محمد حمید شاہد نے پاکستان کے طول و عرض سے آئے مہمانوں سے ان کے ادبی سفر کے بارے بات چیت کی۔ انھوں نے اپنے علمی مشاغل اور ادبی دلچسپیوں کے حوالے سے شرکا کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ جناب محمد حمید شاہد نے شرکا کو کہا کہ جہانِ علم بے حد وسیع ہے، لہٰذا انھیں پوری سچائی، دیانت داری، اور انتھک جذبے سے اپنا سفر جاری رکھنا چاہیے۔ نہ علم کی انتہا ہے اور نہ تخلیقی قوت کی۔ آخر میں جناب اختر رضا سلیمی اور اقامتی منصوبے کے شرکا نے میزبان فیملی کا شکریہ ادا کیا اور اجازت چاہی۔

### چھٹا دن: 21 جنوری 2025ء

## مطبوعات کی تقریبِ اجرا : پہلا سیشن۔ پاک چین کلاسیکی ادب

اقامتی منصوبے کے شرکا نے اکادمی کی مطبوعات کی تقاریبِ اجرا میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے اپنی تازہ مطبوعات کے اجرا کا انعقاد دو روزہ تقریبات کی صورت میں کیا۔ اِس سلسلے کی پہلی تقریب کا عنوان "پاک چین کلاسیکی ادب" تھا جو 21 جنوری کو صبح منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت

مطبوعات کی تقریبِ اجرا: پہلے سیشن 'پاک چین کلاسیکی ادب' کے سٹیج کا منظر

جناب افتخار عارف نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی چین کے کلچرل قونصلر جناب چن پنگ تھے۔ صدر نشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ و تعارفی کلمات کہے۔ مہمانانِ اعزاز میں ڈاکٹر وحید احمد، سیّد ابرار حسین، اور جناب ظفر بختاوری شامل تھے۔ پاک چین کلاسیکی ادب کی مطبوعہ کتب پر گفتگو کے سلسلے میں "افشائے راز" پر جناب محمد عاصم بٹ نے، "دریائے ہولن کی کہانیاں" پر جناب صفدر رشید نے، اور "میں ہوا مولان ہوں" پر ڈاکٹر ریاض عادل نے گفتگو کی۔ نظامت کے فرائض جناب راشد سلیم نے انجام دیے۔
چین کے کلچرل قونصلر جناب چن پنگ نے کہا کہ اُنھوں نے حال ہی میں نیا منصب سنبھالا ہے اور پاکستان آتے ہیں سب سے پہلا دعوت نامہ انھیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی طرف سے موصول ہُوا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کا مستقبل سانجھا ہے۔ انھوں نے ایک اُبھرتے ہوئے "پاک چین سماج" کا خصوصی ذکر کیا جس میں ثقافت اور ادب اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پاک چین کلاسیکی ادب کے باہم تراجم کے حوالے سے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ صدرِ محفل جناب افتخار عارف نے پاک چین ادبی روابط کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ادیبوں کے باہمی روابط کے سلسلے کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے پاکستان اور چین کے اُن ادیبوں کا بھی ذکر کیا جنھوں نے ایک دوسرے کے ممالک کے دَورے کرنے کے بعد باقاعدہ سفرنامے لکھے۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے

چینی ادب کے تراجم کے لیے بہترین لوگوں کا انتخاب کیا جس کے لیے اکادمی تحسین وتبریک کی مستحق ہے۔ صدرنشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے پاک چین ادبی وثقافتی روابط میں اکادمی ادبیات پاکستان کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ اکادمی میں فی الوقت چین کے ساتھ دو مفاہمتی یادداشتیں موجود ہیں۔ اِنھی کے تحت اکادمی نے تین چینی کتب کے تراجم مکمل کر لیے ہیں اور دو کتب کی اشاعت عنقریب متوقع ہے۔ اِسی طرح چین نے بھی پانچ نمائندہ پاکستانی کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ شایع کر دیا ہے۔ یوں ادب کے ذریعے دونوں ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ڈاکٹر وحید احمد، سید ابرار حسین، اور جناب ظفر بختاوری نے بھی پاک چین تعلقات کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک دوسرے کے ادب سے استفادہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی خدمات کو سراہا۔

## مطبوعات کی تقریبِ اجرا: دوسرا سیشن۔ پاکستانی ادب فلسطین کے تناظر میں

اقامتی منصوبے کے شرکا نے مطبوعات کی تقریبِ اجرا کی دوسری نشست میں شرکت کی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی تازہ مطبوعات کے اجرا کے سلسلے کی دوسری تقریب" پاکستانی ادب، فلسطین کے تناظر میں" کے موضوع پر تھی جو 21 جنوری کی دوپہر کو منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت جناب سردار مسعود خان (سابق صدر آزاد کشمیر و سابق سفیرِ پاکستان) نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی فلسطین کے سفیر جناب زہیر درزید تھے۔ صدرنشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ وتعارفی کلمات کہے۔ مہمانانِ اعزاز میں پروفیسر جلیل عالی، جناب علی اکبر عباس، اور پروفیسر ڈاکٹر احمد شجاع سید شامل تھے۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی فلسطین کے تناظر میں مطبوعات پر گفتگو کے سلسلے میں جناب حسن منظر نے آن لائن اظہارِ خیال کیا اور اُن کے اُردو ناول "حبس" کی انگریزی مترجم ڈاکٹر عاصمہ منصور نے نہ صرف "سفوکیشن" کے ترجمے کے حوالے سے گفتگو کی بلکہ یہ بھی کہا کہ اقوامِ شرق کو اپنی جداگانہ اشاعتی اقدار متعارف کرانے کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ بینُ الاقوامی اشاعتی اقدار بالعموم صرف استعماری و نو آبادیاتی طاقتوں کے نقطۂ نظر کو پیش کرتی ہیں۔" سہ ماہی ادبیات اطفال" کے فلسطین نمبرز پر جناب احمد حاطب صدیقی نے جبکہ" سہ ماہی ادبیات" کے فلسطین نمبرز پر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی نے گفتگو کی۔ انھوں نے اِن رسائل کے انگریزی تراجم کرانے کی تجویز بھی پیش کی۔ نظامت کے فرائض جناب محبوب ظفر نے انجام دیے۔

فلسطین کے سفیر جناب زہیر درزید نے کہا کہ فلسطینی عوام کے دلوں میں پاکستانیوں کے جذبۂ یگانگت کی بے حد قدر ہے۔ انھوں نے کہا کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا فلسطین کے حوالے سے دوٹوک مؤقف تھا۔ انھوں نے کہا کہ فلسطینی عوام 1948ء سے چلا چلا کر اقوامِ عالم کو مخاطب کر رہے ہیں مگر کوئی مقتدر ملک ان کی چیخ و پکار سننے کو تیار نہیں۔ انھوں نے ادبی دُنیا میں مسئلۂ فلسطین کو اجاگر کرنے کے لیے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی حالیہ طباعتی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور شکریہ ادا کیا۔

سابق صدر آزاد جموں وکشمیر و سابق سفیر جناب سردار مسعود احمد خان نے اہلِ فلسطین کو خراجِ تحسین پیش کیا جو ظلم و جبر کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ گئے ہیں۔ انھوں نے فلسطین میں ہونے والی بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی مذمت کی۔ صدرنشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ فلسطین کی مُوجودہ صورتِ حال کو" جنگ" کہنے کے لیے اخلاقی دیوالیہ پن کی ضرورت ہے۔ یہ جنگ نہیں بلکہ" نسل کُشی" ہے جو انسانی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے حالیہ مطبوعات کی صورت میں اقوامِ عالم کے سامنے مسئلۂ فلسطین پر پاکستانی اہلِ قلم کے نقطۂ نظر کو پہنچانے کی ایک کوشش کی ہے۔ یہ نقطۂ نظر معذرت خواہانہ نہیں، دوٹوک ہے۔ انھوں نے کہا کہ کل تاریخ محاسبہ کرے گی کہ ہمارے اہلِ قلم کس حد تک مظلوم کے ساتھ کھڑے ہُوئے۔ مہمانانِ اعزاز پروفیسر جلیل عالی، جناب علی اکبر عباس، اور ڈاکٹر احمد شجاع سید نے بھی پاکستانی اہلِ قلم کی طرف سے فلسطینیوں کی جرات وحمیت کو سلام پیش کیا اور اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی اشاعتی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

مطبوعات کی تقریبِ اجرا: دوسرے سیشن،'پاکستانی ادب فلسطین کے تناظر میں' کے سٹیج کا منظر

## مطبوعات کی تقریبِ اجرا : تیسرا سیشن۔ پاکستانی ادب کے معمار

اقامتی منصوبے کے شرکا نے مطبوعات کے اجرا کی تیسری نشست میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی تازہ مطبوعات کے اجرا کی تیسری تقریب" پاکستانی ادب کے معمار" کے کتابی سلسلے کے تحت شایع ہونے والی کتب پر 21 جنوری 2025 کی سہ پہر منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت جناب محمد اظہار الحق نے کی۔ مہمان خصوصی محترمہ نیلوفر اقبال تھیں، جب کہ مہمانانِ اعزاز میں جناب اقبال آفاقی اور محترمہ یاسمین حمید شامل تھیں۔ جناب افتخار عارف نے خصوصی شرکت کی۔ صدرنشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ و

مطبوعات کی تقریبِ اجرا : تیسرے سیشن'پاکستانی ادب کے معمار' کے سٹیج کا منظر

تعارفی کلمات ادا کیے۔" پاکستانی ادب کے معمار" کے سلسلے کی کتب پر گفتگو کے سلسلے میں" ڈاکٹر مہر عبدالحق: شخصیت اور فن" از ڈاکٹر مزمل حسین پر جناب مظہر عارف نے،" علی بابا : شخصیت اور فن" از مدد علی سندھی پر جناب منظور ویسریو نے،" ڈاکٹر اقبال آفاقی : شخصیت اور فن" از ڈاکٹر عامر سہیل پر ڈاکٹر عامر سہیل نے،" نور محمد پروانہ : شخصیت اور فن" از سلطان احمد شہوانی پر ڈاکٹر ضیاالرحمن بلوچ نے،" ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی : شخصیت اور فن" از ڈاکٹر زیب النساء پر ڈاکٹر شیراز زیدی نے، اور" یاسمین حمید : شخصیت اور فن" از ڈاکٹر بی بی امینہ پر ڈاکٹر بی بی امینہ نے گفتگو کی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر کامران کاظمی نے انجام دیے۔

جناب محمد اظہار الحق نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس دَورے سے مضافات کے نوجوان اہل قلم کی صلاحیتوں میں نکھار آئے گا۔ انھوں نے کہا کہ ہر چھے ماہ کے بعد مضافاتی اہل قلم کے دَورے کا منصوبہ بنانا چاہیے۔ جناب محمد اظہار الحق نے اکادمی کی تازہ مطبوعہ کتب بہ سلسلہ" پاکستانی ادب کے معمار" کو سراہتے ہوئے کہا کہ ادبی مشاہیر پر کتب لکھتے وقت ان کی نجی زندگی کے واقعات کو بھی ضرور شامل کرنا چاہیے تا کہ ان کے کردار اور تخلیقات کا موازنہ ہو سکے۔ انھوں نے کہا کہ وفات پا جانے والے اکابرین کے ساتھ ساتھ زندہ ادیبوں پر بھی کتابیں لکھی جانی چاہییں۔ جناب محمد اظہار الحق نے ان کتابوں کی پاکستان بھر میں بہتر ترسیل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اب تو آن لائن ترسیل کا دَور ہے، ہر ذریعے سے ان کتب کو متعلقہ اداروں یا پڑھنے والوں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جناب افتخار عارف نے کہا کہ جس طرح اکادمی ادبیاتِ پاکستان ادبی کام کرنے میں فعال ہے، کئی ترقی یافتہ ممالک میں بھی اس طرح کے ادارے کام نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا کہ معمارانِ ادب کے سلسلے کو انھوں نے ہی شروع کیا تھا جو اب تک جاری ہے۔ جناب افتخار عارف نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کے شرکا سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کو اکادمی میں مدعو کیا گیا ہے۔ اب آپ یہاں مرکز کے ادیبوں سے سیکھ کر اور روابط قائم کر کے جائیے۔ انھوں نے کہا کہ اگر آپکی اولین ترجیح ادب ہے تو اس کے لیے کمٹمنٹ، محنت اور بہت زیادہ مطالعے کی ضرورت ہو گی۔ آپ کو مطالعہ، مشاہدہ اور مجاہدہ کرنا ہو گا۔ مسلسل ریاضت سے ہی آپ ترقی کر سکیں گے۔ انھوں نے کہا کہ اپنی زمین اور اپنے لوگوں سے جڑے رہنے سے، مقامی ہوتے ہوئے ہی آپ آفاقی ادب تخلیق کر سکتے ہیں۔ تقریب سے محترمہ نیلوفر اقبال نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے اکادمی کی تازہ مطبوعہ کتب" پاکستانی ادب کے معمار" کے سلسلے کی تعریف کی۔ انھوں نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کو سراہا اور اس موقع پر موجود اہل قلم کو مفید مشورے دیے۔ تقریب سے محترمہ یاسمین حمید نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے اکادمی کی تازہ مطبوعہ کتب" پاکستانی ادب کے معمار" کو سراہا۔ آخر میں صدرنشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے تمام مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

ساتواں دن: 22 جنوری 2025ء

## مطبوعات کی تقریبِ اجرا: چوتھا سیشن۔ قومی و بین الاقوامی ادب

اقامتی منصوبے کے شرکا نے مطبوعات کی تقریبِ اجرا کی چوتھی نشست میں شرکت کی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی تازہ مطبوعات کے اجرا کے سلسلے کی چوتھی تقریب "قومی و بین الاقوامی ادب" پر تھی جو 22 جنوری کی صبح منعقد ہوئی جس میں اکادمی کے دار الترجمہ کی تازہ مطبوعات کا اجرا ہُوا۔ اِن کتابوں میں

مطبوعات کی تقریبِ اجرا: چوتھے سیشن 'قومی و بین الاقوامی ادب' کے سٹیج کا منظر

دیگر پاکستانی زبانوں سے اُردو تراجم، بین الاقوامی زبانوں سے اُردو تراجم، اور فارسی میں تخلیق کیے گئے پاکستانی ادب کی کتب شامل تھیں۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی پرتگال کے سفیر جناب مینوئل فریڈریکو پنہیرو داسلوا تھے۔ صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ و تعارفی کلمات میں تراجم کی اہمیت و افادیت پر زور دیا اور وضاحت کی کہ کیسے تراجم کے ذریعے پاکستان کے مختلف خطوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کے خیالات و احساسات سے آگاہی ہوسکتی ہے، نیز کیسے عالمی ادب کے تراجم سے اقوام کے مابین پُل قائم ہوسکتی ہے۔ انھوں نے پرتگالی سفیر کی اکادمی آمد پر اور علمی و ادبی روابط کی راہ ہموار کرنے پر اُن کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

پرتگال کے سفیر جناب مینوئل فریڈریکو پنہیرو داسلوا نے کہا کہ وہ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے شکرگزار ہیں جنھوں نے عالمی شہرت یافتہ پرتگالی مصنف حوزے لوئیش پیشیوتو کے ناول کا اُردو ترجمہ "ویراں نظر" کے عنوان سے کیا۔ انھوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کے اہلِ قلم نہ صرف صدیوں پر پھیلی انسانی یادداشت کے محافظ ہوتے ہیں بلکہ اسے آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اہلِ قلم انسانوں کو عرفانِ ذات عطا کرتے ہیں جس سے لوگ اپنے ہی باطن میں پوشیدہ حقائق سے آگاہ ہوسکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کسی ملک کے تخلیق کار اور فنکار اُس ملک کی شناخت ہوتے ہیں۔ اُنھوں نے کئی صدیاں قبل دُنیا کے مختلف ممالک کے مابین روابط قائم کرنے کے حوالے سے پرتگالی سیاح واسکوڈے گاما کے کردار کا بھی ذکر کیا۔

انھوں نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور پرتگال کے متعلقہ اداروں کے مابین روابط کو رسمی شکل دینے کے لیے اپنی کوششوں کا ذکر کیا۔ انھوں نے اِس خواہش کا اظہار کیا کہ مستقبل میں اردو اور پرتگالی زبانوں کے مابین ایسے تراجم بھی ہونے چاہیں جو انگریزی ترجمے کے بغیر یعنی بلاواسطہ ہوں۔ آخر میں انھوں نے پرتگالی ناول نگار حوزے لوئیش پیشیوتو کی تحریر پڑھ کر سُنائی جو اکادمی کی اِس تقریب کے لیے خصوصی طور پر انھوں نے بھیجی تھی۔ پیشیوتو نے اپنی تحریر میں بتایا کہ یہ ناول "ویراں نظر" اُن کی عمیق ترین شناخت کا غماز ہے۔ انھوں نے اپنے پیغام میں مترجم جناب عاطف علیم اور اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

جناب اختر عثمان نے ڈاکٹر اسلم انصاری مرحوم کی فارسی کلیات "گلبانگِ آرزو" کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے آذر بائیجان کے قومی شاعر نظامی گنجوی کے پنج گنج (خمسۂ نظامی) اور چہار مقالہ کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ اسلم انصاری کی پانچ فارسی مثنویوں کو اسی خمسے کی روایت کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے جس کی بنیاد نظامی گنجوی نے رکھی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر اسلم انصاری کی اُردو شاعری میں رومانوی تاثر ملتا ہے مگر وہ اپنی فارسی شاعری میں بطور مفکر سامنے آتے ہیں۔ ان کی شاعری میں جدید فارسی رنگ کی بجائے کلاسیکی رنگ ہے جس میں رومی، حافظ، اور اقبال کے اثرات نظر آتے ہیں۔ انھوں نے ابنِ العربی کی فصوص الحکم کے اثرات کا بھی ذکر کیا۔ جناب عبدالخالق تاج نے اکادمی کی مطبوعہ کتاب "شالوک کہانیاں" پر گفتگو کی۔ یہ گلگت بلتستان میں بولی جانے والی اہم پاکستانی زبان شنا کی لوک کہانیوں کے اُردو تراجم پر مشتمل ہے جسے جناب عبدالخالق تاج نے ترجمہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ گلگت بلتستان میں داستان گوئی کی روایت بہت مضبوط رہی ہے۔ انھوں نے سینہ بہ سینہ منتقل ہونے والی کہانیوں کے عظیم ذخیرے میں سے چند کو اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ محترمہ فرحین چوہدری نے امریکہ کے منتخب افسانہ نگاروں کے اُردو تراجم پر مبنی کتاب "امریکی کہانیاں" پر اظہارِ خیال کیا اور فرداً فرداً افسانہ نگار کے حوالے سے گفتگو کی۔ جناب زیف سید نے حوزے لوئیش پیشیوتو کے پرتگالی ناول پر اظہارِ خیال کیا جس کا اُردو ترجمہ "ویراں نظر" کے عنوان سے معروف ناول نگار و مترجم جناب عاطف علیم نے کیا ہے اور اسے حال ہی میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے شایع کیا ہے۔ انھوں نے ناول کی جادوئی حقیقت نگاری، تجریدیت، مابعد جدیدیت، اور پیچیدہ بیانیہ انداز کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ایسے ناول کا ترجمہ نہایت مشکل تھا جسے محمد عاطف علیم نے ترجمہ کرکے کمال ادبی خدمت سرانجام دی۔

## مطبوعات کی تقریبِ اجرا: پانچواں سیشن۔ رسائل و جرائد

اقامتی منصوبے کے شرکا نے مطبوعات کی تقریبِ اجرا کے پانچویں سیشن میں شرکت کی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی مطبوعاتِ تازہ کی تقاریبِ اجرا کے سلسلے کی پانچویں نشست "رسائل و جرائد" کے حوالے سے 22 جنوری 2025 کی سہ پہر منعقد ہوئی۔ اجلاس کی صدارت جناب حلیم قریشی نے کی۔ مہمانانِ اعزاز میں جناب محمد حمید شاہد اور جناب سلمان باسط شامل تھے۔ صدرنشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ اور تعارفی کلمات ادا کیے۔ ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اکادمی کے حالیہ رسائل و جرائد پر گفتگو کرتے ہوئے "سہ ماہی ادبیات شمارہ 141" پر جناب قاسم یعقوب نے، "پاکستانی لٹریچر شمارہ نمبر 30" پر جناب ارشد وحید نے "سہ ماہی ادبیاتِ اطفال شمارہ نمبر 25 (نسلِ نو)" پر جناب اعظم طارق کوہستانی نے، اور "سہ ماہی ادبیات شمارہ نمبر 138, 137 (نسلِ نو نمبر)" پر جناب محمد عارف نے تفصیلی گفتگو کی۔ اکادمی کے زیرِ اہتمام پہلے دس روزہ اقامتی منصوبے کے اہلِ قلم نے اجلاس میں خصوصی طور پر شرکت کی۔

مطبوعات کی تقریبِ اجرا: پانچویں سیشن 'رسائل و جرائد' کے سٹیج کا منظر

ڈاکٹر حلیم قریشی نے اکادمی کے تحت شائع ہونے والے رسائل و جرائد کے معیار کی تعریف کرتے ہوئے صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ان رسائل کے مدیر ڈپٹی ڈائریکٹر جناب اختر رضا سلیمی کو مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی کے ان رسائل و جرائد پر مقررین نے اچھی اور بامعنی گفتگو کی ہے۔ جناب حلیم قریشی نے اقامتی منصوبے کے نوجوان اہلِ قلم کو خوش آمدید کہا اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ ادب میں داخل ہونے کے لیے رسالہ پہلا دروازہ ہے۔ رسالے میں چھپنے کے بعد ادبی حلقوں میں شمولیت سے نئے اہلِ قلم کی صحیح تربیت ہوتی ہے اور اسے پزیرائی بھی ملتی ہے۔ تب جا کر کہیں ادب میں قدم جمایا جاسکتا ہے۔ جناب حلیم قریشی نے کہا کہ ان کی 1970 سے فنون میں شاعری چھپتی رہی لیکن ان کا پہلا شعری مجموعہ 2001 میں منظرِ عام پر آیا۔ انھوں نے کہا کہ رسالوں کے سبب دنیا میں انقلاب آئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے مختلف رسالوں نے حصولِ پاکستان کے لیے کام کیا تھا۔ جناب محمد حمید شاہد اور جناب سلمان باسط نے اکادمی کے رسائل و جرائد کی اہمیت اور افادیت پر گفتگو کی۔ انھوں نے رسائل کے مقررین کی گفتگو کو مفید قرار دیا اور اکادمی کے اقامتی منصوبے کو سراہا۔ اس موقع پر محترمہ قیصرہ علوی نے بھی گفتگو کی اور خاص کر اکادمی کے اقامتی منصوبے کی تائش کی۔ آخر میں صدرنشین اکادمی نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

## پی ٹی وی ورلڈ میں جناب ارشد وحید کا اقامتی منصوبے پر خصوصی پروگرام

معروف ناول نگار و مترجم جناب ارشد وحید، پی ٹی وی ورلڈ کے ہفتہ وار انگریزی پروگرام "آرٹ وِد وَرلڈ" کی میزبانی کرتے ہیں جس میں فنونِ لطیفہ اور علم و ادب سے وابستہ لوگوں کے انٹرویوز کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنا ایک پروگرام اکادمی کے اقامتی منصوبے اور مطبوعات کی تقاریبِ اجرا کے حوالے سے مختص کیا۔ اِس پروگرام میں اکادمی تشریف لانے والے دیگر ممالک کے سفیروں، اقامتی منصوبے کے شرکا، اور اکادمی کی صدر نشیں صاحبہ کے انٹرویوز ریکارڈ کیے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے پر مبنی یہ یادگار پروگرام اتوار 26 جنوری 2025ء کو شام سات بجے پی ٹی وی ورلڈ پر نشر کیا گیا جس میں ملک بھر سے آنے والے اقامتی منصوبے کے شرکا کو خاص پزیرائی ملی۔

جناب ارشد وحید کے اقامتی منصوبے پر صدر نشین اکادمی اور شرکا سے انٹرویو لے رہے ہیں

## سلسلہ "اہلِ قلم سے ملیے" کے تحت نظم نگار جناب علی محمد فرشی سے مکالمہ

کوشش کی گئی کہ اقامتی منصوبے کے شرکا کو مختلف طرز کی ادبی نشستوں سے شناسائی ہو جائے۔ چناں چہ اکادمی کے مقبول سلسلے" اہلِ قلم سے ملیے" کے تحت معروف نظم نگار جناب علی محمد فرشی سے مکالمے کا انعقاد 22 جنوری 2025 کو کیا گیا جس میں اہلِ قلم کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر، اور نوجوان اہلِ قلم کے اقامتی منصوبے کے شرکا نے تقریب میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ نظامت محترمہ شاذیہ اکبر نے کی۔ سلسلہ" اہلِ قلم سے ملیے" کا مقصد ایک طرف تو

"اہلِ قلم سے ملیے" کے تحت نظم نگار جناب علی محمد فرشی سے مکالمہ کے سٹیج کا منظر

پاکستان کے اہم ادیبوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے تو دوسری طرف یہ مقصد ہے کہ وہ بڑے ادیب اپنی زبانی اپنی تخلیقی کہانی بیان کریں۔

جناب علی محمد فرشی نے بتایا کہ ان کا تعلق تلہ گنگ کے ایک گاؤں سے ہے۔ انھوں نے بتایا کی والدہ نے بچپن ہی میں داستانوی ادب کے ذریعے ان کی ایسی علمی و ادبی تربیت کی کہ جب وہ پرائمری سکول میں داخل ہوئے تو پانچویں جماعت کی کہانیاں آسانی سے پڑھ لیتے تھے۔ شعر و ادب کی دنیا میں آنے سے پہلے وہ عالمی ڈائجسٹ، سب رنگ، چٹان اور تعمیر اخبار کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے تھے۔ انھوں نے اقامتی منصوبے کے نوجوان اہلِ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تخلیق انسان کے اندر ہوتی ہے جو اللہ کی دین ہے۔ انھوں نے کہا کہ تخلیق کو آگے جانا چاہیے اور تخلیق کار کو پیچھے رہنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ لوک ادب سے یہ بات سیکھی جا سکتی ہے کہ تخلیق آپ کی ذاتی ملکیت نہیں۔ انھوں نے بتایا کہ انھوں نے 1975 میں نظم کہنا شروع کر دی تھی۔ اِس دَور میں پنڈی کو" شہرِ افسانہ" کہتے تھے مگر یہ" شہرِ مباحث" بھی تھا۔ انھوں نے کہا کہ وہ شاعری کو منزل نہیں سمجھتے بلکہ اس سے آگے بھی کئی لطیف مقامات ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قلم کار کو ضمیر کی آواز کو دبانا نہیں چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ انھوں نے پہلا افسانہ 1973 میں لکھا تھا۔ انھوں نے اپنے اساتذہ میں جناب غلام رسول طارق اور جناب احسان اکبر کا ذکر کیا۔ انھوں نے حلقہ اربابِ ذوق راولپنڈی کے حوالے سے بھی یادیں تازہ کیں۔

ڈاکٹر رفیق سندیلوی نے علی محمد فرشی کی شاعری میں تانیثی وجود اور اس کے خود مختار ہونے یا نہ ہونے کے سوال پر سیر حاصل گفتگو کی اور کہا کہ بہ ہر حال تانیثی وجود کے باوجود نظم نگار کا اپنا وجود حاوی ہے۔ انھوں نے بطور نظم نگار علی محمد فرشی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ کشمیر سے تشریف لائے ہوئے نظم نگار جناب محمد یامین نے علی محمد فرشی سے چالیس سالہ رفاقت کے حوالے سے سنجیدہ اور دلپذیر گفتگو کی۔ انھوں نے فرشی صاحب کے اسلوب کو منفرد قرار دیا۔ بلاشبہ اپنا لہجہ اور اسلوب بنا لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ جناب محمد حمید شاہد نے جناب علی محمد فرشی کی چند نظموں کو موضوع بنا کر اس پر سیر حاصل گفتگو کی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کیا۔ اقامتی منصوبے کے نوجوان اہل قلم کی طرف سے جناب علی محمد فرشی کی شاعری کے حوالے سے سوال بھی کیے گئے جن کے جناب علی محمد فرشی نے جواب دیے۔ صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ جناب علی محمد فرشی کے ساتھ نشست کا انعقاد اکادمی کے لیے اعزاز ہے۔ ڈاکٹر رفیق سندیلوی کی گفتگو کی تعریف کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کائنات میں اشیا اِس طرح باہم مربوط ہیں کہ شاید کسی بھی مخلوق کو کاملاً خود مختار کہنا ممکن نہ ہو۔ انھوں نے کہا کہ جب فکر اور جذبہ باہم آمیز ہوتے ہیں تو بڑی شاعری وجود میں آتی ہے۔ علی محمد فرشی کی شاعری اِس پیمانے پر پوری اترتی ہے۔

اس اہم نشست میں اہل قلم کی کثیر تعداد نے شرکت کی جن میں علی محمد فرشی کی اہلیہ محترمہ شہناز اور ان کے قریبی عزیز بھی شامل تھے۔ نشست میں شریک دیگر اہلِ قلم میں نمایاں شخصیات بشمول ڈاکٹر ضیا الحسن، محترمہ حمیدہ شاہین، جناب یاسین آفاقی، محترمہ شاذیہ اکبر، جناب محمد یامین، ڈاکٹر عابد سیال، ڈاکٹر سعید احمد، محترمہ ثروت محی الدین، جناب محبوب ظفر، جناب عارف جمیل، جناب منیر فیاض، جناب محمد عاصم بٹ، جناب اختر رضا سلیمی، جناب محمد ایاز، جناب محمد اقبال، جناب محمد وسیم فقیر نے شرکت کی۔

### آٹھواں دن: 23 جنوری 2025ء

## مصنف و ماہرِ ثقافت جناب عکسی مفتی سے مکالمہ

اقامتی منصوبے کے شرکا نے 23 جنوری 2025ء کو معروف مصنف اور ماہرِ ثقافت جناب عکسی مفتی سے اُن کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ جناب عکسی مفتی کئی اردو اور انگریزی کتب کے مصنف ہیں جن میں" کاغذ کا گھوڑا"، "ایک دن کی بات"، "مہا اوکھا مفتی"، "پاکستانی ثقافت"، "Cultural Horizons: Pakistan in Modern Times"، "Allah: Measuring the Intangible" اور "Muhammad" شامل ہیں۔ وہ لوک ورثہ سمیت کئی قومی اداروں کے بنا گزاروں میں شامل ہیں اور متعدد اعلیٰ اعزازات حاصل کر چکے ہیں۔ شرکا نے اُن سے ادب، موسیقی، ثقافت، سماج، تاریخ، قومی ورثے اور دیگر موضوعات پر تفصیلی گفتگو کی۔ جناب عکسی مفتی نے اپنے والد ممتاز مفتی اور اُن کے معاصرین خصوصاً قدرت اللہ شہاب، اشفاق احمد، بانو قدسیہ اور علم و ادب کے دیگر مشاہیر کی یادیں تازہ کیں۔ شرکا عکسی مفتی کی جمالیاتی و فنی طرز کی رہائش گاہ میں موجود نوادرات سے بھی خوب محظوظ ہوئے۔

جناب عکسی مفتی سے ملاقات کے موقع پر نوجوان شرکا انہماک سے گفتگو سن رہے ہیں

## شاعرہ و مصنفہ محترمہ کشور ناہید سے مکالمہ

محترمہ کشور ناہید سے ملاقات کے موقع پر اقامتی منصوبے کے شرکا

اقامتی منصوبے کے شرکا نے 23 جنوری 2025ء کو معروف بزرگ مصنفہ، شاعرہ، دانشور، اور کالم نگار محترمہ کشور ناہید سے اُن کے دفتر میں ملاقات کی۔ محترمہ کشور ناہید کا پہلا شعری مجموعہ 1969 میں شایع ہُوا اور اب تک ان کے 15 مجموعے شایع ہو چکے ہیں۔ نثری تصانیف ان پر مستزاد ہیں۔ متعدد قومی و بین الاقوامی اعزازات کے علاوہ وہ پاکستان کا سب سے بڑا ادبی اعزاز "کمالِ فن ایوارڈ" بھی حاصل کر چکی ہیں۔ شرکا نے محترمہ کشور ناہید سے معاصر ادب کی صورتِ حال خصوصاً تانیثی ادب اور حقوقِ انسانی بالخصوص حقوقِ نسواں کے حصول میں ادب اور ادیب کے کردار پر گفتگو کی۔

## نظم نگار و محقق جناب فرخ یار کی طرف سے عصرانہ

اقامتی منصوبے کے شرکا کو ممتاز نظم نگار اور محقق جناب فرخ یار نے اپنے ہاں عصرانے پر مدعو کیا۔ جناب فرخ یار کی نظموں کی پانچ کتابیں "مٹی کا مضمون"، "نیند جھولتے لوگوں کے لیے لکھی گئی نظمیں"، "یہ ماہ و سال، یہ عمریں"، "کاریز" (طویل نظم)، اور "نکلتا ہُوا دِن" شایع ہو چکی ہیں۔ اُن کی نثری و تحقیقی مطبوعات میں "دوراہے" اور "عشق نامہ : شاہ حسین" شامل ہیں۔ جناب فرخ یار نے کہا کہ اقامتی منصوبے (ریزیڈنسی) کی روایت مغربی ممالک میں موجود تھی مگر پاکستان میں ادبی ریزیڈنسی کا اجرا کر کے اکادمی ادبیات نے ایک نہایت احسن قدم اُٹھایا ہے جسے جاری رہنا چاہیے۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جناب عاصم بٹ نے اکادمی کے اقامتی منصوبے کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور شرکا کا تعارف کرایا۔ جناب فرخ یار نے نوجوان شرکا سے کہا کہ لکھنے والوں کے لیے علمی ادبی روایت کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ بسا اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ بالکل ہی انوکھا لکھ دیا ہے، حالانکہ وہ ہم سے پہلے بھی لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ آپ روایت میں صرف اُسی صورت میں کوئی اضافہ کر پائیں گے اگر آپ اس پوری کہانی سے واقف ہوں گے۔ انھوں نے کہا کہ ادب میں فوری داد یا اعزازات کی بنا پر کسی ادیب کے مقام کا تعین کرنا

جناب فرخ یار کی طرف سے عصرانہ کے موقع پر شرکا محوِ گفتگو ہیں

غلطی ہوگی۔ سنجیدہ ادب کا معیار اور اُس کی عمر ہمیشہ وقتی حظ کے لیے لکھے گئے معروف ادب سے زیادہ ہوتی ہے۔ چناں چہ اس کا مقام و مرتبہ بھی بلند تر ہے کیونکہ وہ امکانات سے بھرا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ کوئی صنف چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی۔ اگر لکھنے والے میں کمال ہو تو وہ کسی بھی صنف کو کہاں سے کہاں جا پہنچاتا ہے۔ جناب فرخ یار نے پاکستان کی قومی ایکتا کی بات کی جس میں زبان، ثقافت، اور فکر کی سانجھ نمایاں ہے۔

جناب فرخ یار نے اپنے ہاں عصرانے کے موقعے پر شرکا کے لیے خاص طور پر موسیقی کا اہتمام کیا۔ معروف رباب نواز جناب بلال یوسفزئی نے کلاسیکی انداز میں رباب بجانے میں اپنے فن کے جوہر دکھائے۔ شرکا خوب محظوظ ہوئے۔ اِس موقع پر جناب علی محمد فرشی اور جناب محمد یامین بھی موجود تھے۔

## روز ٹی وی کے پروگرام "حلقۂ احباب" میں عائشہ مسعود ملک کے ساتھ پروگرام

اقامتی منصوبے کے نوجوان اہلِ قلم کو "روز ٹی وی" کی طرف سے 23 جنوری 2025ء کو مدعو کیا گیا اور ان کے انٹرویوز ریکارڈ کیے گئے۔ یہاں ان کی میزبانی معروف شاعرہ اور اینکر پرسن محترمہ عائشہ مسعود ملک نے کی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر بھی ہمراہ تھے۔ محترمہ عائشہ مسعود ملک نے تمام شرکا کا فرداً فرداً تعارف حاصل کیا اور ان سے تخلیقات سنیں جو شاعری اور نثر پاروں کی صورت میں تھیں۔ بعض شرکا نے اپنی اپنی مادری زبانوں میں شاعری پیش کی۔ یہ پروگرام "روز ٹی وی" پر ہفتہ 25 جنوری 2025ء کو رات دس بج کر پانچ منٹ پر نشر ہُوا۔

اکادمی منصوبے کے شرکا ڈائریکٹر جنرل اکادمی سلطان ناصر کے ہمراہ روز ٹی وی کا دورہ کر رہے ہیں

### نواں دن: 24 جنوری 2025ء

## اختتامی اجلاس

اقامتی منصوبے کا اختتامی اجلاس 24 جنوری 2025 کی صبح ایک پُر وقار تقریب کی صورت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت معروف فکشن نگار جناب محمد الیاس نے کی۔ مہمانانِ خصوصی محترمہ فریدہ حفیظ، جناب حسن عباس رضا، اور جناب امداد آکاش تھے۔ مہمانانِ اعزاز جناب قیوم طاہر اور جناب رفیق سندیلوی تھے۔ جناب رحمان حفیظ نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ تلاوت اور قومی ترانے کے بعد اکادمی کے ناظمِ اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اقامتی منصوبے کی کامیاب تکمیل پر اکادمی ادبیات میں ڈاکٹر نجیبہ عارف کی زیرِ قیادت خدمات سر انجام دینے والے سب رفقائے کار کو مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے اِس اقامتی منصوبے کو "جشنِ تنوع (Celebration of Diversity)" کا نام دیا اور کہا کہ پاکستان میں ثقافتی ثروت مندی اِس قابل ہے کہ اس کا جشن منایا جائے۔

اقامتی منصوبے میں شریک اہلِ قلم نے حسبِ ضابطہ اختتامی اجلاس میں اپنی وہ تخلیقات پیش کیں جو انھوں نے اِسی اقامت کے دوران میں تحریر کی تھیں۔ اکثر اہلِ قلم نے اپنی اپنی مادری زبانوں مثلاً پشتو، سندھی، براہوی، شنا، پنجابی اور بلوچی وغیرہ میں اپنی تخلیقات پیش کیں اور خوب داد سمیٹی۔ دیگر اہلِ قلم نے اُردو تخلیقات پیش کیں۔ کوہستان (خیبر پختونخواہ) سے آئے مہمان جناب محمد ولی صادق کی اردو غزل نے سب سے بڑھ کر داد سمیٹی۔ جناب ضیا المصطفی نے اُردو نظم پیش کی۔ جناب حفیظ تبسم نے ایک خط عبداللہ حسین کے نام پیش کیا جس میں اکادمی کے رائٹرز ہاؤس کا ذکر تھا۔ جناب کاشف ناصر

اختتامی اجلاس کے سٹیج کا منظر

نے انگریزی افسانے سے اقتباس پیش کیا۔ ڈاکٹر شاور اقبال نے اپنے ناول کے حوالے سے گفتگو کی اور پنجابی تخلیقات بھی پیش کیں۔ جناب نعیم یاد نے رائٹرز ہاؤس میں دس دن کے حوالے سے تحریر سنائی۔ جناب آصف شاہ نے اردو شعر سنائے اور خوب داد سمیٹی۔ جناب قیس رضا نے اپنی اردو غزل پیش کی۔ جناب مسلم انصاری نے "خواہش نامہ" کے عنوان سے مختصر تحریریں پیش کی۔ جناب ندیم گلانی نے اردو اشعار پیش کیے اور داد حاصل کی۔ جناب منظور جویو نے سندھی غزل اور اردو میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ جناب اسحاق رحیم نے بلوچی شاعری سنائی۔ جناب ذاکر قادر نے اپنے بلوچی افسانے کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ جناب مہر زاہد نالوی نے براہوی زبان میں اپنا کلام پیش کیا۔ محترمہ ارم جعفر نے گلگت بلتستان کے حوالے سے تخیلات پیش کیں۔ جناب طفیل عباس نے شازبان میں اپنی نظم سنائی۔ محترمہ ارم امتیاز نے پشتو شاعری پیش کی۔ جناب مستفظ الرحمن نے اپنا اُردو کلام پیش کیا۔

صدرِ محفل جناب محمد الیاس جو تقریبات سے گریزاں رہتے ہیں، نے کہا کہ مضافات سے آئے ان خالص لکھاریوں کی محبت ہی مجھے کھینچ لائی ہے۔ انھوں نے نوجوان اہلِ قلم پر زور دیا کہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو سچ کا ساتھ دینے اور استحصال کے خلاف ڈٹ جانے کے لیے استعمال کریں۔ انھوں نے اپنی صلاحیتوں کے ساتھ دیانتدار رہنے کی نصیحت کی کہ یہ ایک قرض ہے۔ انھوں نے کہا کہ آپ زبان، مسلک، صوبے، نسل، ذات وغیرہ کے نام پر کسی قسم کی تفرقہ بازی کا حصہ نہ بنیں اور سماج کی بہتری میں اپنا کردار ادا کریں۔ انھوں نے اکادمی کے شاندار اقامتی منصوبے کو سراہا اور صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کی۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی نے سپاس نامے کی صورت میں الوداعی خطاب کیا۔ انھوں نے صدرِ مجلس، مہمانانِ خصوصی اور مہمانانِ اعزاز کے ساتھ ساتھ راولپنڈی اسلام آباد کے معروف اہلِ قلم کے اور بیرونِ ملک سے تشریف لائے جناب خالد عباس (مدینہ منورہ) اور جناب سرفراز بیگ (پیرس) کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ اُن کے نزدیک تعداد اور مقدار سے زیادہ معیار کی اہمیت ہے۔ اختتامی اجلاس میں جس معیار کے اہلِ قلم تشریف لائے ہیں یہ اکادمی کے لیے بے حد اعزاز کی بات ہے۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی بے روح ہجوم اکٹھا کرنے کی بجائے ادب سے وابستہ خالص لوگوں کو جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ جڑواں شہروں کے اہلِ قلم نے جس فراخ دلی سے اقامتی منصوبے کے شرکا کا استقبال کیا اور تقریبات میں شامل ہوئے وہ نہایت لائق تحسین ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اقامتی منصوبے کے ان دس دنوں میں ہمارے نوجوان اہلِ قلم نے جس نظم وضبط، رواداری، اعلیٰ اخلاقی اقدار اور شائستگی کا مظاہرہ کیا ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اقامتی منصوبے کے شرکا سے مخاطب ہو کر تخلیقی ادب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ "عظمت" اور "شہرت" دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر مشہور ادیب، عظیم ادیب بھی ہو۔ انھوں نے کہا کہ بڑا ادب اپنی ذات کی پہنائیوں میں اُتر کر خلوت اور خاموشی میں تخلیق پاتا ہے۔ تاہم صرف ذات کی گہرائیاں ہی کافی نہیں بلکہ بڑے ادب کو اپنے ماحول اور سماج کے متعلق بھی حساس ہونا ہوتا ہے۔ وہ انسان کو درپیش مسائل کی نشان دہی کرتا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ شہرت عارضی ہوتی ہے، جب کہ عظمت ہمیشہ رہتی ہے۔ انھوں نے پاکستانی زبانوں کے ساتھ ساتھ قومی زبان اردو زبان کی اہمیت اور افادیت پر گفتگو کی جو نہ صرف ملک بھر میں رابطے کی زبان ہے بلکہ اعلیٰ ادبی ورثہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

محترمہ فریدہ حفیظ، جناب حسن عباس رضا، جناب امداد آکاش، جناب قیوم طاہر اور جناب رفیق سندیلوی نے بھی تقریب سے خطاب کیا اور اکادمی کے زیر اہتمام اقامتی منصوبے کو سراہتے ہوئے اور اسے مضافاتی ادب کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے حوالے سے احسن قدم قرار دیا۔ اجلاس میں جناب عبدالخالق تاج، محترمہ فاطمہ نعیم علوی، جناب محبوب ظفر، ڈاکٹر وحید احمد، جناب عرش ہاشمی، محترمہ سبین ہونس، محترمہ فرحین چوہدری، ڈاکٹر امینہ بی بی، جناب جعفر جٹیانہ، جناب امجد ہرل، جناب محمد وسیم فقیر و دیگر نے شرکت کی۔ آخر میں اقامتی منصوبے کے انیس کامیاب شرکا میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ ایک خصوصی سند جناب زاہد گلزار کو بھی دی گئی جنھوں نے اکادمی کی طرف سے شرکا کے دس روزہ قیام وطعام کی ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھایا۔

اختتامی اجلاس کے موقع پر شرکا کا پاکستان کی معروف علمی و ادبی شخصیات کے ہمراہ گروپ فوٹو

## شاعر وادیب جناب محمد اظہارُ الحق کی طرف سے عصرانہ

جناب محمد اظہارُ الحق کی طرف سے اسلام آباد کلب میں عصرانے کے موقع پر اقامتی منصوبے کے شرکا

اقامتی منصوبے کے شرکا کو ممتاز بزرگ شاعر، نثر نگار، کالم نگار، دانشور، اور ریٹائرڈ بیورو کریٹ جناب محمد اظہارُ الحق نے اسلام آباد کلب میں عصرانے پر مدعو کیا۔ شرکا نے اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ کی سربراہی میں عصرانے میں شرکت کی اور جناب محمد اظہارُ الحق سے مکالمہ کیا۔ ڈائریکٹر اکادمی نے اقامتی منصوبے کے اغراض ومقاصد اور فوائد وثمرات پر روشنی ڈالی۔ محمد اظہارُ الحق نے پاکستان کی ادبی تاریخ کے اِس پہلے اقامتی منصوبے کی تعریف کی اور بتایا کہ اِس منصوبے سے وہ اِس قدر متاثر ہوئے کہ انھوں نے اپنے ایک حالیہ کالم کی صورت میں اِس کی تحسین کی ہے جو 23 جنوری 2025ء کو روزنامہ دُنیا میں شایع ہُوا ہے۔ ان کے کالم "تلخ نوائی" کے عنوان سے چھپتے ہیں۔ انھوں نے مضافات میں تخلیق ہونے والی خالص ادبی سرگرمیوں کو قومی دھارے میں لانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ محمد اظہار الحق نے نوجوان قلمکاروں کو نصیحت کی کہ ترقی کے لیے اور خاص طور پر ادب میں ترقی کے لیے بڑوں کا احترام، کلاسیک کا احترام اور جمالیاتی ادبی اقدار کا احترام بہت ضروری ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ میری شاعری میں اسلامی تہذیب کا رنگ بہت گہرا ہے اور میں اسلامی تہذیب سے جڑی ہوئی علامات استعمال کرتا ہوں تو یہ سب کام میں نے شعوری طور پر نہیں کیا یہ شعور احساس اور عقیدت میرے اندر سے پھوٹی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ادیب کے بارے میں اِس تصوّر کو کہ وہ معاشی اور سماجی طور پر ایک ناکارہ شخص ہوتا ہے، کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ ایک ادیب کو چاہیے کہ وہ اپنے ادبی مشاغل کے ساتھ ساتھ اپنی عملی زندگی، خانگی، اور نجی زندگی کے فرائض کو بھی احسن طور پر پورا کرے۔ یہ تبھی ممکن ہے اگر وہ اپنے آپ کو اور اپنے وقت کو صحیح طور پر منظم کر سکے۔ جناب محمد اظہار الحق نے اپنی کتابیں بھی شرکا میں تقسیم کیں۔

## مصنفہ محترمہ نعیم فاطمہ علوی کی طرف سے الوداعی عشائیہ

اقامتی منصوبے کے لیے آئے ہوئے نوجوان اہلِ قلم کو 24 جنوری 2025ء کی شب الوداعی عشائیہ معروف مصنفہ، افسانہ نگار، سوانح نگار، اور فعّال ادبی وسماجی شخصیت محترمہ نعیم فاطمہ علوی کی طرف سے پیش کیا گیا۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر، اور ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ نے بھی عشائیے میں شرکت کی۔ اِس موقع پر اقامتی منصوبے کے شرکا سے ملاقات کے لیے بعض دیگر اہلِ قلم بھی تشریف لائے جن میں ڈاکٹر عبدالوحید رانا، ڈاکٹر فوزیہ سعید، ڈاکٹر ملیحہ حسین، جناب انجم خلیق، اور جناب فاروق عادل شامل تھے۔ اقامتی منصوبے کے شرکا نے اپنی علمی ادبی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے علاقوں کا تعارف بھی کرایا۔ ڈاکٹر فوزیہ سعید اور ڈاکٹر ملیحہ حسن نے سماجی تبدیلی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے رواداری، برداشت، اور ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیا۔ انھوں نے مضافاتی علاقوں کی خواتین کو مرکزی دھارے میں شامل کرنے کی کوششوں کے حوالے سے بھی بات کی۔ ڈاکٹر وحید رانا نے آثاریات و بشریات کے حوالے سے اپنی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے استاد مرحوم احمد حسن دانی کی یادیں بھی تازہ کیں۔ جناب فاروق عادل نے اپنے علمی ادبی مشاغل پر روشنی ڈالی اور جناب انجم خلیق نے غزل پیش کی۔

محترمہ نعیم فاطمہ علوی کی طرف سے الوداعی عشائیہ کے موقع اہل قلم کے ہمراہ شرکا کا گروپ فوٹو

### دسواں دن: 25 جنوری 2025ء

## اقامتی منصوبے کا اختتام اور شرکا کی واپسی

اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت بینُ الصوبائی ادبی اقامتی منصوبے (16 تا 25 جنوری 2025ء) کے لمحات نہ صرف کیمروں کی آنکھوں سے محفوظ ہُوئے بلکہ کئی شرکا نے اِسی اقامت کے موضوع پر اپنی تخلیقات میں اِن یادوں کو پرو دیا۔ 25 جنوری کہ سہ پہر اقامتی منصوبے کے باصلاحیت شرکا اسلام آباد میں دس ناقابل فراموش دن گزار کر ملک کے طول وعرض میں اپنے اپنے علاقوں کو لوٹ گئے۔ اکادمی کی صدرنشین محترمہ ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر انھیں الوداع کہنے رائیٹرز ہاؤس آئے۔

اقامتی منصوبے کے اختتام پر نوجوان اہل قلم کا اکادمی کی صدرنشین محترمہ ڈاکٹر نجیبہ عارف ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر کے ہمراہ گروپ فوٹو

# عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات میں مکالمہ بعنوان ”ادب اور عورت“

عالمی یوم خواتین کے حوالے سے منعقدہ تقریب میں ڈاکٹر نجیبہ عارف اظہار خیال کر رہی ہیں

اسلام آباد (12 مارچ 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے ایک مکالمہ بعنوان ”ادب اور عورت“ کا انعقاد کیا گیا۔ اکادمی کے ناظم/ مدیر اعلیٰ محمد عاصم بٹ نے تقریب میں موجود شاعروں اور ادیبوں کو خوش آمدید کہا۔ نامور اہل قلم، صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، محترمہ فریدہ حفیظ، ڈاکٹر طارق ہاشمی، ڈاکٹر شیر علی، جناب منیر فیاض، ڈاکٹر شاذیہ اکبر، ڈاکٹر بی بی امینہ، محترمہ فاطمہ عثمان، محترمہ عمارہ عامر خٹک، جناب وسیم اور جناب اقبال حسین افکار و دیگر نے، ادب میں خواتین کا کردار، ادب میں

عالمی یوم خواتین کے حوالے سے مکالمہ میں شرکا اظہار خیال کر رہے ہیں

عورت بطور موضوع، ادبی تنقید میں عورت کی موجودگی اور ادبی تنقید کا عورت کے حوالے سے رویہ جیسے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں عورت کو اس کے جائز مقام و مرتبے کی ضرورت ہے لیکن ہمیں عورت کی برابری کے معاملے کو ذرا غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے مرد اور عورت کے حقوق برابر ضرور ہیں مگر یکساں نہیں۔ مرد و زن کی برابری کا مطلب مرد و زن کے کردار کی یکسانی نہیں ہونا چاہیے۔ اور عورت کو معاشرے میں عزت یا مقام حاصل کرنے کے لیے مرد کا کردار ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے۔ عورت کی عزت و اہمیت اس کے عورت ہونے کی وجہ سے ہونی چاہیے اور اسے اس کا جائز مقام دیا جانا چاہیے۔ خواہ وہ کوئی گھریلو عورت ہو یا دفتر میں کام کرنے والی عورت، دونوں ہی صورتوں میں معاشرے کی ترقی میں اس کا کردار نہایت اہم ہے اور اسے مرد کے کردار کے مماثل نہیں بلکہ اس کے برابر بنانے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ گھریلو ذمہ داریوں اور فرائض کو بھی کام سمجھ کر ان کا معاوضہ عورت کو دیا جا سکتا ہے تاکہ ہر عورت معاشی طور پر مضبوط اور خود مختار ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملازمت پیشہ ماؤں کی سہولیات میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ عورت، خواہ گھریلو ہو یا ملازمت پیشہ، اس کا باشعور ہونا ضروری ہے لہٰذا اس کی تعلیم و تربیت صحت مند معاشرہ قائم کرنے کے لیے اشد ضروری ہے۔ ڈاکٹر طارق ہاشمی نے کہا کہ عورتوں کے حقوق کے حوالے سے سب سے پہلے الطاف حسین حالی نے اپنی نظموں کے ذریعے آواز بلند کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اب بہت حد تک خواتین کی سوچ میں تبدیلی آئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں یہ تاثر ہے کہ خواتین ہی خواتین کے راستے میں روڑے اٹکاتی ہیں۔ تاہم خواتین ذہنی صلاحیتوں کے حوالے سے مردوں سے کم نہیں ہیں۔ ڈاکٹر شیر علی نے کہا کہ تخلیقی اور تنقیدی ادب میں خواتین کا نمایاں کردار رہا ہے انھوں نے اس حوالے سے ممتاز شیریں کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عورت معاشرے میں انفرادی شناخت چاہتی ہے اس لیے وہ مردوں کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ منیر فیاض نے کہا کہ عورت ہی فطرت کی بھرپور عکاسی کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انھوں نے کہا ماں جیسی شخصیت کا کوئی نعم البدل نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عورت سماج میں ایک فرد کی حیثیت سے اپنی شناخت بنانا چاہتی ہے اور کسی بھی معاشرے کی ترقی کو وہاں عورت کو حاصل مقام و مرتبہ سے ماپا جا سکتا ہے۔ محترمہ فریدہ حفیظ نے کہا کہ مرد و عورت میں برابری کی دوڑ سے قطع نظر انھیں زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ کیونکہ مرد اور عورت دونوں لازم ملزوم ہیں۔ ڈاکٹر شازیہ اکبر نے کہا کہ مدری زمانے میں ماں مادر معبودہ سمجھیں جاتی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کو مرد اور زن کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ انسانیت کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ ڈاکٹر امینہ بی بی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ادبی تنقید میں خواتین کے کام کو کم دکھایا گیا ہے اور ان کی کوئی خاص پزیرائی نہیں ہوتی ہے۔ خواتین کی ادبی خدمات کو بھی پزیرائی ملنی چاہیے۔ محترمہ عمارہ عامر خٹک نے کہا کہ ابھی تک عورت کا کہا اور لکھا ہوا ادب پوری طرح سامنے نہیں آیا۔ اب بھی عورتیں اپنی تخلیقات کو چھپاتی ہیں۔ جب تک یہ ادب پوری طرح سامنے نہیں آتا، اس وقت تک خواتین اور مردوں کے ادب کا تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ خواتین کی سوچ میں تبدیلی آ رہی ہے اب وہ معاشرے کو سمجھنے اور پاؤں جمانے کی پوزیشن میں آ گئی ہیں وقت کے ساتھ ساتھ وہ برابری کی سطح پر آ جائیں گی۔ گفتگو میں ادب عالیہ اور پاپولر لٹریچر پر بھی سیر حاصل گفتگو ہوئی مقررین کا کہنا تھا کی پاپولر ادب وقتی اور سطحی ہوتا ہے۔ جب کے سنجیدہ ادب کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں اور دیر پا ہوتا یے۔ محترمہ ثمینہ نے اپنی پنجابی نظم پیش کی۔ محمد عاصم بٹ نے کہا کہ محترمہ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ایک متوازن نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ ہمیں عورت کے مماثل اور مساوی حقوق کے درمیان فرق کو سمجھنا چاہیے انھوں نے کہا کہ ارتقا کا مطلب یہی ہے کہ مختلف متضاد رویوں کے درمیان توازن پیدا کیا جائے اور یہی وہ نقطہ نظر ہے کہ عورت اپنا مقام حاصل کرے لیکن جو اعلیٰ معاشرتی سماجی اقدار ہین، ان سے بھی انحراف نہ ہو۔ اس نشست میں شرکت کرنے والوں میں، صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، محترمہ فریدہ حفیظ، ڈاکٹر طارق ہاشمی، ڈاکٹر شیر علی، محمد عاصم بٹ، ڈاکٹر شاذیہ اکبر، ڈاکٹر امینہ بی بی، محترمہ عمارہ عامر خٹک، جناب منیر فیاض، محترمہ فاطمہ عثمان، جناب اقبال حسین افکار، محترمہ سارا خان، جناب محمد وسیم فقیر، محترمہ ثمینہ، محترمہ علشبہ نواز، محترمہ فاطمہ محمود، محترمہ نازیہ عالم، محترمہ سمیعہ محمود و دیگر شامل تھے۔

”ادب اور عورت“ مکالمے کے اختتام پر شرکا کا گروپ فوٹو

# رمضان کریم کے بابرکت مہینے کی مناسبت سے اکادمی ادبیات میں نعتیہ مشاعرہ

نعتیہ مشاعرے کے سٹیج کا منظر

اسلام آباد(26 مارچ 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام رمضان کریم کے بابرکت مہینے کی مناسبت سے 26 مارچ 2025 کو نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا۔مشاعرے کی صدارت پروفیسر جلیل عالی نے کی۔صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تشکر کے کلمات ادا کیے۔نظامت کے فرائض رحمان حفیظ نے انجام دیے۔مشاعرے میں شریک شعرا نے رسالت مآب کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ رمضان کے اس مقدس مہینے میں اکادمی کی طرف سے نعتیہ مشاعرے کا انعقاد احسن قدم ہے، جس میں شعرا کرام حضور پاک سے اپنے کلام کے ذریعے محبت اور عقیدت کا اظہار کریں گے۔صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اس موقع پر کہا کہ فیوض و برکات کے اس مہینے میں حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت وعقیدت کا اظہار کرنا باعثِ برکت وثواب ہے۔انھوں نے مشاعرے میں شریک، صاحب صدارت پروفیسر جلیل عالی اور تمام شعرا کا شکریہ ادا کیا۔اس نعتیہ مشاعرے میں کلام پیش کرنے والوں میں، پروفیسر جلیل عالی، صدر نشین اکادمی ،ڈاکٹر نجیبہ عارف، جناب عرش ہاشمی، جناب اختر عثمان، جناب وفا چشتی، جناب محبوب ظفر، محترمہ نورین طلعت عروبہ، جناب رحمان حفیظ، جناب عبدلقادر تاباں، جناب جمال زیدی، جناب عبدالخالق تاج، جناب نصرت یاب نصرت، محترمہ سبین یونس، جناب داؤد کیف، جناب سلیم اختر، جناب خورشید ابن لبید، محترمہ افشاں عباسی، جناب اقبال حسین افکار، جناب محمد وسیم فقیر، جناب اقدس ہاشمی، جناب فخر کفایت، محترمہ ثمینہ تبسم، مرزا ساجد بیگ، جناب حسن شہزاد راجہ اور جناب ضیا عارف شامل تھے۔جب کہ جناب ظاہر شاہ ظاہر نے موضوع کے حوالے سے مختصر گفتگو کی۔

نعتیہ مشاعرے میں شریک افراد توجہ سے کلام سن رہے ہیں

# اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی نشست بحوالہ ''یوم قرارداد پاکستان''

اسلام آباد(26 مارچ 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ایک خصوصی نشست بحوالہ ''یوم قرارداد پاکستان'' 26 مارچ 2025 کو منعقد ہوئی۔معروف شاعر اور دانشور پروفیسر جلیل عالی نے اس موضوع پر کلیدی خطبہ پیش کیا۔انھوں نے قرارداد پاکستان کی تفہیم سے لیکر تشکیل پاکستان تک کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے حضرت علامہ اقبال نے مسلم قومیت کا تصور پیش کیا،اس حوالے سے ان کی شاعری، خصوصا ان کی نظموں، طلوع اسلام، خضر راہ، مسجد قرطبہ، جواب شکوہ اور کئی دیگر نظموں میں مسلم قومیت کا تصور اور آزادی کا بھرپور اظہار ملتا ہے۔اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک آزاد ملک کا خواب دیکھا تھا۔جس کو قائد اعظم اور ان کے رفقا نے انتھک کوششوں سے اقبال کی سوچ اور امنگوں کے مطابق عملی شکل دی۔پروفیسر جلیل عالی نے مسلم قومیت کے تصور کے حوالے سے کہا کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو کسی بھی تہذیب اور معاشرت کو اپنے اصولوں کے مطابق ڈھال دیتا ہے۔انھوں نے کہا کہ اسلام سماج میں نئی قدریں پیدا کرتا ہے، جیسے ہندوستان میں ہندی کی جگہ اردو زبان کو مسلمانوں نے اپنی شناخت کا ذریعہ بنایا۔ہندو گائے کو مقدس جان کر اس کی پوجا کرتے، جب کہ مسلمانوں نے گائے سے دودھ اور گوشت حاصل کیا۔انھوں نے کہا کہ مسلم ممالک اپنی شناخت اسلامی تہذیب اور قومیت کی بنیاد پر قائم رکھے ہوئے ہیں، اسی طرح ہماری شناخت بھی ہند اسلامی تہذیبی قومیت پر قائم ہے۔انھوں نے کہا کہ سرسید احمد خان انگریزوں اور ہندوؤں کے خطرناک ارادوں کو بھانپ چکے تھے کہ برصغیر سے انگریزوں کے چلے جانے کے بعد مسلمان ہندوؤں کے غلام بن جائیں گے۔وہ چاہتے تھے کہ مسلمان اپنی جداگانہ حیثیت کو برقرار رکھیں اور ایک آزاد قوم کی حیثیت سے زندگی گزاریں،اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے مسلمانوں میں جدید علوم حاصل کرنے کا شعور پیدا کیا۔پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ ترقی پسند مصنفین اور تحاریک نے بھی کسی حد تک آزاد مسلم قومیت کا پرچار کیا۔ان کا کہنا تھا کہ نعت کو مسلم تہذیب میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ادب عالیہ میں بھی نعت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔نعت گوئی اور نعت خوانی کے کلچر نے ہمارے معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔انھوں نے کہا کہ جن شعرا نے نعت کو دل سے لگایا تو ان کی عام شاعری کو بھی دوام نصیب ہوا۔ڈاکٹر نجیبہ عارف نے پروفیسر جلیل عالی اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا، اور کہا کہ یوم قرارداد پاکستان کی آج بھی بے حد اہمیت ہے۔ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے اپنے اکابرین کی سوچ اور اصولوں پر کس حد تک عمل کیا۔انھوں نے کہا کہ پروفیسر جلیل عالی نے نظریہ پاکستان اور قرارداد مقاصد پر سیر حاصل گفتگو کی۔ان کی بصیرت افروز گفتگو سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ ہمیں نئی نسل کو نظریہ پاکستان اور قرارداد پاکستان کے حقیقی پس منظر سے آگاہ کرنا چاہیے۔مجھے یقین ہے کہ آج نوجوانوں نے پروفیسر جلیل عالی صاحب کی گفتگو سے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔نشست میں راولپنڈی اسلام آباد کے اہل قلم نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

خصوصی نشست بحوالہ ''یوم قرارداد پاکستان'' کے سٹیج کا منظر

# اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور اُنحراف انٹرنیشنل، کے زیرِ اہتمام ادبی نشست بیاد سید مبارک شاہ

اسلام آباد (یکم جنوری 2025): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے تعاون و اشتراک سے ادبی وثقافتی تنظیم انحراف انٹرنیشنل کے زیرِاہتمام ادبی نشست بیاد سید مبارک شاہ یکم جنوری 2025ء کو منعقد ہوئی۔تقریب میں سیّد مبارک شاہ کے ہم عصر ادبی دوستوں، خاندان کے افراد اور ملک بھر سے آنے والے مدّاحوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور اظہارِ خیال کیا۔اکادمی ادبیات کے ڈی جی جناب سُلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات کہے جبکہ انحراف انٹرنیشنل کے صدر جناب رحمان حفیظ نے نظامت کے فرائض سرانجام دیے۔سیّد مبارک شاہ کے ادبی دوستوں میں ڈاکٹر وحید احمد، جناب سلمان باسط، جناب امداد آکاش، جناب سعید اختر ملک، جناب محمود اسلم اللہ، اور جناب فرخ یار نے ممدوح کے زندگی کے ہلکے پھلکے واقعات سے لے کر اُن کے فکر و فن اور فلسفہ تک کو موضوعِ گفتگو بنایا۔جناب محمد اظہار الحق نے خصوصی طور پر شرکت کی اور اختتامی کلمات کہے۔سید مبارک شاہ کے افرادِ خانہ نے بھی تقریب میں شرکت کی جن میں سے محترمہ نصرت پروین (شریکِ حیات)، سیدہ نجم النساء (بہن)، سیّد غلام جیلانی شاہ (بھائی)، سید علی حسین (فرزند) محترمہ فاطمہ سید (صاجزادی)، جناب آدم ہمدانی (فرزند-ویڈیو پیغام) نے صاحبِ شام سے متعلق اپنی یادیں تازہ کیں اور بتایا کہ وہ بطور فرزند، والد، بھائی، اور خاوند کیسے عمدہ اور محبت سے لبریز انسان تھے۔بطور انسان اُن کی خودداری، سیمابی طبعیت، آشفتہ مزاجی، سادہ دلی، نیک نیتی، رحم، اور بے لوث محبت کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔اِسی طرح اُن کی قرآن سے محبت اور قراتِ قرآن کے ذوقِ سلیم کا ذکر بار بار کیا گیا۔ڈاکٹر عظمیٰ نورین نے بھی اظہارِ خیال کیا۔تقریب میں سیّد مبارک شاہ کی نظموں اور غزلوں پر مبنی ویڈیوز بھی پیش کی گئیں۔تقریب میں دُور دراز کا سفر کر کے آنے والے محبّانِ مبارک اور نمایاں اہلِ قلم بھی موجود تھے جن میں سے ڈیرہ اسماعیل خان سے جناب شہاب صفدر، جھنگ سے محترمہ نجیبہ سلطان، سیالکوٹ سے جناب گلشیر بٹ، گکھڑ سے جناب مظہر الحق، رحیم یار خان سے جام حفیظ لاڑ، وہاڑی سے چوہدری عماد احمد، راولپنڈی سے ڈاکٹر عرفان شہزاد، جبکہ واہ کینٹ سے کئی شرکا شامل ہوئے۔جناب سلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ سید مبارک شاہ جیسے تخلیق کار کے لیے تقریب کا انعقاد اکادمی کے لیے باعث مسرت و اعزاز ہے۔ انھوں نے تمام شرکا اور میزبان تنظیم انحراف انٹرنیشل کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔اُنھوں نے کوئٹہ میں جناب سلطان ارشد القادری کے توسط سے 1997 میں سید مبارک شاہ کے فکر و فن سے روشناس ہونے سے لے کر 2017 میں اُن کی کلیات مرتب کرنے تک کے سفر کا اجمالی تذکرہ کیا۔ جناب فرخ یار نے کہا کہ سید مبارک شاہ بڑے شاعر تھے، تاہم اُنھیں نہ تو شُہرت کی ہوس تھی اور نہ ہی سماجی تعلقات کے بل بوتے پر ادب کی دنیا میں نمایاں ہونے کی کوئی خواہش۔وہ ساری عمر تخلیے میں شعر تخلیق کرتے رہے۔خدا، موت اور انسان ان کی شاعری کے اہم موضوعات ہیں۔جناب محمود اسلم اللہ نے کہا کہ اُن کا سید مبارک شاہ سے 35 سال تک دوستانہ رہا۔انھوں نے سیّد مبارک شاہ کی پہلی کتاب ”جنگل گمان کے“ کی اشاعت کے لیے شاعر کو آمادہ کرنے سے لے کر اُن کی دیگر کتب کے اشاعت کے مراحل سمیت اُن کی زندگی، فکر اور فن کے چیدہ چیدہ مواقع کا ذکر کیا۔ جناب سعید اختر ملک نے سِوَل سروسز اور ذاتی زندگی کے حوالے سے سیّد مبارک شاہ پر اپنی ایک نہایت عمدہ تحریر پڑھ کر سُنائی جس نے سامعین کو ہنسایا بھی اور رُلایا بھی۔جناب امداد آکاش نے سید مبارک شاہ سے اپنی دوستی اور تعلق کے حوالے سے یادیں تازہ کیں۔جناب سلمان باسط نے کہا کہ واہ کینٹ میں قیام کے دوران ہم نے ایک ادبی تنظیم ”صریر خامہ“ کا اجرا کیا تھا جس نے ہم سب دوستوں کو جوڑے رکھا۔انھوں نے کہا کہ مبارک شاہ کا لہجہ کبھی کبھار سخت بھی ہو جاتا تھا لیکن وہ اندر سے ریشم کی طرح نرم اور موم کی طرح گداز تھے۔ڈاکٹر وحید احمد نے کہا کہ مبارک شاہ سے دوستی 30 برس تک رہی۔ انھوں نے کہا کہ سید مبارک شاہ اور میرے بچے ساتھ ساتھ کھیلے اور بڑے ہوئے۔ڈاکٹر وحید احمد نے سید مبارک شاہ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات کی انتہائی دلچسپ روداد بیان کی جن میں ایک واقعہ راولپنڈی سے واہ کینٹ تک پیدل سفر کرنے کا جبکہ دوسرا واقعہ سید مبارک شاہ کی رحلت سے چند ماہ قبل وہاڑی مشاعرہ کے سفر کا تھا۔ڈاکٹر وحید احمد نے سیّد مبارک شاہ کے شعری و فکری محاسن کا بھی ذکر کیا اور سلطان ناصر کے مضمون ”تیسرے جہان کی تلاش“ کو سراہا۔جناب محمد اظہار الحق نے کہا کہ سید مبارک شاہ بڑے عالم اور بڑے شاعر تھے۔انھوں نے میرے بچوں کو قرات کی طرف متوجہ کیا اور قرآن فہمی کا شعور دیا۔آخر میں سیّد مبارک شاہ کی بلندیِ درجات کے لیے اجتماعی دعا کی گئی۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور اُنحراف انٹرنیشنل، کے زیرِ اہتمام ادبی نشست بیاد سید مبارک شاہ کے سٹیج کا منظر

اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور اُنحراف انٹرنیشنل، کے زیرِ اہتمام ادبی نشست بیاد سید مبارک شاہ کے شرکا

# لوک ورثہ میں رنگ پاکستان فیسٹیول مشاعرہ

اسلام آباد (23 فروری 2025): اکادمی ادبیات پاکستان، قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کے زیرِ اہتمام 23 فروری 2025 کو لوک ورثہ، اسلام آباد میں رنگ پاکستان فیسٹیول مشاعرہ منعقد ہوا۔صدارت معروف شاعر جناب حسن عباس رضا نے کی۔جب کہ نظامت کے فرائض محترمہ عائشہ مسعود نے انجام دیے۔شعرا نے اپنے خوب صورت کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔کلام پیش کرنے والوں میں، جناب حسن عباس رضا، ڈاکٹر عزیز فیصل، محترمہ شاذیہ اکبر، محترمہ عائشہ مسعود، محترمہ معظمہ تنویر، جناب عبد الخالق تاج (گلگت) جناب سعید شارق، جناب عمران عامی، اور جناب خضر سلیم شامل تھے۔

لوک ورثہ، اسلام آباد میں رنگ پاکستان فیسٹیول مشاعرہ میں شریک شاعروں کا گروپ فوٹو

# میاں فضل الدین کلیامی کے تذکرے پر مبنی کتاب ''کلیام کوچۂ عشق''، سمیت دیگر کتب کی تقریبِ رونمائی

پنجابی ادبی پر چاراور اکادمی کے اشتراک سے میاں فضل الدین کلیامی کے تذکرے پر مبنی کتاب ''کلیام کوچۂ عشق''اور دیگر کتب کی تقریب رونمائی کے سٹیج کا منظر

اسلام آباد(یکم جنوری2025):ادبی و ثقافتی تنظیم ''پنجابی ادبی پر چار'' کے زیرِ اہتمام، اکادمی ادبیات پاکستان کے اشتراک سے میاں فضل الدین کلیامی کے تذکرے پر مبنی کتاب ''کلیام کوچۂ عشق''، سمیت بعض دیگر کتب فیضان کلیام، سفرِ عقیدت، صحبتِ صالح اور من نیم، کی تقریبِ رونمائی یکم جنوری 2025ء کو منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی وفاقی وزیر برائے ہاؤزنگ اینڈ ورکس جناب ریاض حسین پیرزادہ تھے جبکہ صدرِ محفل ڈاکٹر صاجزادہ ساجد الرحمن تھے اور مہمانِ اعزاز ڈاکٹر عبد العزیز ساحر تھے۔ صدر نشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف خصوصی طور پر شریک ہوئیں۔ ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات جناب سلطان ناصر اور جناب اصغر علی چشتی نے تقریب میں اظہارِ خیال کیا۔ نظامت جناب سلیم شہزاد نے کی۔ ''کلیام کوچۂ عشق'' کے مصنفین سیّد احمد اقبال ترمذی اور حافظ افتخار احمد قادری بھی شریکِ محفل تھے اور انھوں نے دادِ تحسین سمیٹی۔ وفاقی وزیر جناب میاں ریاض حسین پیرزادہ نے تعلیماتِ صوفیا کی روشنی میں امن، عدل، برداشت، اور بھائی چارے کا خصوصی ذکر کیا اور کہا کہ صوفیا کے تذکار کو محفوظ کر کے اگلی نسل تک پہنچانا وقت کی ضرورت ہے۔ صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ 14 ویں صدی ہجری کے بعد عمومی طور پر دُنیا بھر میں علومِ باطن کی بجائے علومِ ظاہر کی طرف توجہ بڑھی۔ انھوں نے اِس امر کی اہمیت پر زور دیا کہ صوفیا کے تذکار کا اسلوب علمی و تحقیقی ہونا چاہیے تاکہ جدید تعلیم یافتہ ذہن کے لیے قابل استفادہ بن سکے۔ ڈاکٹر عبد العزیز ساحر نے سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں کے فضائل و اعمال بیان کیے۔ اکادمی ادبیات کے ناظمِ اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے ظلم، عدل، اور احسان کی لغوی و اصطلاحی تعریف کرنے کے بعد کہا کہ علومِ اسلامیہ کی روشنی میں کفر و شرک ظلم ہے، ایمان عدل ہے، جبکہ تصوّف احسان ہے۔ اُنھوں میں موجودہ صورت میں رائج خانقاہی نظام میں اصلاحات کی اہمیت پر زور دیا۔ جناب اصغر چشتی نے صوفیا کے ملفوظات اور تذکروں کی روایت پر روشنی ڈالی۔ تقریب میں صوفیا کے متعلقین و متوسلین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

# کٹاس راج آرٹ گیلری اور اکادمی کے زیرِ اہتمام معاصر نظم گو شعرا کی نظموں پر مبنی وصی حیدر کے فن پاروں کی نمائش

## شاعری کو مصوری میں ڈھالنا ایک مشکل کام ہے، وصی حیدر نے ان فن پاروں کے ذریعے چغتائی اور صادقین کی روایت کو آگے بڑھایا ہے، ڈاکٹر نجیبہ عارف

اسلام آباد(14 فروری2025): کٹاس راج آرٹ گیلری اور اکادمی ادبیات پاکستان کے اشتراک سے ممتاز مصور وصی حیدر کی راولپنڈی اسلام آباد کے معاصر نظم گو شعرا کی نظموں پر بنائے گئے فن پاروں کی نمائش اکادمی ادبیات پاکستان کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی۔ نمائش کا افتتاح ممتاز شاعرہ و ادیبہ اور صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کیا۔ اس موقع پر راولپنڈی اسلام آباد کے اکیس معاصر نظم گو شعرا کی نظموں پر مبنی فن پارے نمائش کے لیے رکھے گئے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ تمام فنون لطیفہ کا تخلیقی سرچشمہ انسانی وجود ہوتا ہے یہ تخلیق کار پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ اس کے اظہار کے لیے کون سا ذریعہ استعمال کرتا ہے۔ وصی حیدر کے تخلیقی وفور نے اس کے لیے رنگوں کو چنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ وصی حیدر نے معاصر شاعری کو مصوری میں ڈھال کر چغتائی اور صادقین کی روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ ممتاز شاعر وحید احمد نے کہا کہ وصی حیدر کے ہاں جو تنوع ملتا ہے وہ موجودہ عہد کے کم کم مصوروں کے ہاں دیکھنے میں آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ شاعری کو مصوری میں ڈھالنا ایک مشکل کام ہے لیکن یہ مشکل کام اب وصی حیدر کی پہچان بنتا جا رہا ہے۔ اس سے قبل وہ احمد فراز اور دیگر شعرا کے اشعار کو بھی مصوری میں ڈھال چکے ہیں۔ نمائش میں راولپنڈی اسلام آباد اور گردنواح کے شاعروں، ادیبوں، مصوری اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اور ان کے فن پاروں کو سراہا۔ واضح رہے کہ وصی حیدر اس سے قبل اختر رضا سلیمی کے ناول، جاگے ہیں خواب میں، کے سرورق کے طور پر ایک ہزار ایک فن پارے تخلیق کر چکے ہیں، جو دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد کام ہے۔ دنیا میں کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں جس کے اتنی تعداد میں الگ الگ سرورق بنائے گئے ہوں۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشین اکادمی، وصی حیدر کے بنائے گئے فن پاروں کی نمائش کا افتتاح کر رہی ہیں

نمائش میں رکھے گئے فن پارے

# "چائے، باتیں اور کتابیں"

"چائے، باتیں اور کتابیں" کے عنوان سے غیر رسمی محفل، جملہ فنونِ لطیفہ سے متعلقہ شخصیات کے درمیان بالعموم اور اہلِ قلم کے درمیان بالخصوص، مختلف موضوعات پر مکالمے کو زندہ رکھنے کی ایک کاوش ہے تاکہ ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے اور اختلاف رائے کے احترام کی روایت کو فروغ ملے جو معاشرے میں خوش گوار تبدیلی لانے کا موجب ہو سکے۔ اس ہفتہ وار محفل کو قصداً غیر رسمی رکھا گیا ہے تاکہ شرکا کے لیے ہر طرح کے مکالمے کی راہ ہموار رہے۔ یہ کاوش گویا ایک ایسی جگہ تخلیق کرنے کے لیے ہے جہاں سوچنے اور لکھنے والے بلاخوفِ تردید اپنی بات کر پائیں اور نت نئے خیال سامنے آئیں۔ البتہ صرف اس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ سب شرکا اختلافِ رائے کا احترام کریں اور شائستگی کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ یہ تقریب اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد میں بدھ کو شام چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منعقد کی جاتی ہے جس میں چائے کی پیالی کے ساتھ علمی، ادبی اور سماجی موضوعات اور کتابوں پر بات چیت کی جا سکتی ہے۔

اس سلسلے میں ماہ جنوری تا مارچ 2025 میں منعقد ہونے والی نشستوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

## انتالیسویں نشست

اسلام آباد (8 جنوری 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 39 ویں غیر رسمی نشست 8 جنوری 2025 کو منعقد ہوئی جس میں گلگت بلتستان سے آئی ہوئی علمی ادبی شخصیات جناب محمد یوسف حسین آبادی، جناب عبدالخالق تاج، اور جناب احسان علی دانش نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے شرکا کو خوش آمدید کہا۔ جناب داؤد کیف، جناب عاصم بٹ اور جناب حمزہ حسن شیخ نے گلگت بلتستان کے ادیبوں سے وہاں کے زبان و ادب، ادبی تنظیموں، ثقافت اور سیاحت کے حوالے سوال کیے۔ جناب عبدالخالق تاج نے بلتی، کھوار، شنا، بروشسکی اور دیگر زبانوں اور ان کی بولیوں پر گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ شنا زبان کی 12 بولیاں ہیں۔ کشمیری اور کوہستانی لہجے بھی اہم ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بلتی اور شنا کی لوریاں بہت میٹھی سمجھی جاتی ہیں۔ احسان علی دانش نے بتایا کہ گلگت، سکردو، ہنزہ، خپلو اور دیگر علاقوں میں ادبی اور ثقافتی تنظیمیں ادب وثقافت کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں۔ جناب محمد یوسف حسین آبادی نے بلتستان کی تاریخ اور ادب وثقافت کے حوالے سے اپنے تحقیقی کام کا تعارف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ میٹرک کے بعد انھیں قرآن فہمی کا شوق پیدا ہوا تو انھوں نے کئی سال قرآن، تفاسیر اور عربی گرامر کا مطالعہ کیا۔ جب عربی زبان و ادب کے قواعد پر عبور حاصل ہوا تو انھوں نے تقریباً سوا چار سالوں میں قرآن مجید کا بلتی زبان میں ترجمہ کیا۔ جناب محمد یوسف حسین آبادی نے کہا کہ انھوں نے سکردو میں ذاتی حیثیت سے ایک عجائب گھر قائم کیا ہے جو انھی کے نام سے معنون ہے۔ اس عجائب گھر میں کم و بیش ساڑھے چھے ہزار نوادرات محفوظ ہیں جس میں زیادہ تر ثقافت و مذہب سے متعلق ہیں۔ ان میں بدھ مت کے نسخے بھی شامل ہیں۔ اس میوزیم میں بہت ہی قیمتی اور نادر قلمی نسخے اور مخطوطات بھی شامل ہیں جن کی تاریخی وفنی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ انھوں نے بتایا کہ عجائب گھر سے منسلک ایک لائبریری بھی ہے جس میں تقریبا ڈھائی تین ہزار کتب موجود ہیں جو زیادہ تر گلگت بلتستان سے متعلق ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بلتستان کے حوالے سے جو بھی کتاب چھپتی ہے وہ اسے خرید کر اپنی لائبریری میں شامل کر لیتے ہیں۔ جناب محمد یوسف حسین آبادی نے کہا کہ انھوں نے ذاتی طور ایک نظامِ تعلیم بنایا ہے جس میں کئی سکول اور دو کالج شامل ہیں۔ انھوں نے گلگت بلتستان میں سیاحت پر بھی گفتگو کی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ علاقے قدرتی حسن سے مالا مال ہیں اور دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے پرکشش ہیں۔ جناب احسان علی دانش نے کہا کہ گلگت بلتستان میں اردو میں بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں اور ناول کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ جناب حسن حسرت اور جناب غلام حسن حسنی نے افسانے اور ناول لکھے ہیں۔ جناب احسان علی دانش نے بتایا کہ انھوں نے علامہ اقبال کی کئی نظموں کا بلتی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ انھوں نے "بچے کی دُعا": "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری" کا بلتی زبان میں ترجمہ پیش کیا اور داد سمیٹی۔ جناب عبد الخالق تاج نے اپنے اردو اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ گلگت بلتستان کے اہل قلم کے ساتھ اِس نشست میں آخر پر صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف بھی شامل ہوئیں۔ انھوں نے شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ صدرنشین نے جناب یوسف حسین آبادی سے اکادمی کے ادبی میوزم کے حوالے سے بھی بات چیت کی۔ جناب یوسف حسین ابادی نے صدرنشین کو اپنی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ نشست کے شرکا میں صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف، جناب محمد یوسف حسین آبادی، جناب عبد الخالق تاج، جناب احسان علی دانش، جناب داؤد کیف، جناب محمد عاصم بٹ، جناب حمزہ حسن شیخ، جناب محمد وسیم فقیر، جناب شبیر، جناب محمد سعید، محترمہ شاہین عمران، محترمہ خدیجہ بی بی و دیگر شامل تھے۔

"چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 39 ویں غیر رسمی نشست

"چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 39 ویں غیر رسمی نشست

## چالیسویں نشست

اسلام آباد (19 فروری 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہفت روزہ "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 40 ویں غیر رسمی نشست 19 فروری 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ نے شاعروں، ادیبوں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ کراچی سے تشریف لائے ہوئے ادیب جناب ابن آس اور لاہور سے تعلق رکھنے والے تحقیق کار جناب اشفاق رشید نے نشست میں خصوصی شرکت کی۔ شرکا نے گزشتہ ماہ اکادمی کے پہلے دس روزہ نوجوان اہل قلم کے بین الصوبائی اقامتی منصوبے کو سراہا اور

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 40 ویں غیر رسمی نشست

اسے مضافاتی ادب کے فروغ کے لیے خوش آئند قرار دیا۔شرکا نے نوجوان نسل کی بہتر تعلیم و تربیت اور ان کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔شرکا نے اس موضوع پر تفصیل سے بات کی، کہ آج کی نوجوان نسل میں پچھلی نسل کی نسبت برداشت کا فقدان زیادہ ہے جس کے لیے نوجوانوں سے مکالمہ ضروری ہے۔۔شرکا نے ادب کی راہ میں رکاوٹوں، ادبی گروہ بندیوں پر بھی گفتگو کی ۔انھوں نے کتاب کی اہمیت اور افادیت پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ڈیجیٹل دور کے باوجود کتاب کی افادیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔شرکا نے نئی نسل کو کتاب سے جڑے رہنے اور اس سے سیکھنے کی تلقین کی ۔تقریب کے آخر میں جناب محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ نشست میں شرکت کرنے والوں میں، جناب جبار مرزا، جناب اشفاق رشید، جناب محمد عاصم بٹ، جناب محبوب ظفر، جناب غلام حسن حسنو( سکردو) ابن آس، محترمہ فاطمہ عثمان ،ڈاکٹر ابواب، جناب محمد وسیم فقیر، جناب ارباز باغی، جناب شاہد الہام، جناب ذیشان علی محمد سعید و دیگر شامل تھے۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 40 ویں غیر رسمی نشست

# ڈاکٹر نجیبہ عارف کو ”میٹھے نلکے“ پر عکس خوشبو ایوارڈ اور محمد عاصم بٹ کو ”کافکا کہانیاں“ پر بیگم سرفراز اقبال ادبی ایوارڈ دیے گئے

اسلام آباد(28 فروری 2025): پروین شاکر ٹرسٹ کی جانب سے اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کو ان کی کہانیوں کے مجموعے ”میٹھے نلکے“ پر عکس خوشبو ایوارڈ 2022 اور ناظم/ مدیر اعلیٰ محمد عاصم بٹ کو ان کی ترجمہ شدہ کتاب ”کافکا کہانیاں“ پر بیگم سرفراز اقبال ادبی ایوارڈ 2024 دیے گئے۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف ناول نگار، افسانہ نویس، شاعرہ، مدیرہ، محقق اور نقاد ہیں۔آپ اکادمی ادبیات پاکستان کی پہلی خاتون صدر نشین ہیں۔ان کی اب تک اٹھارہ کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں سے چند قابل ذکر یہ ہیں: میٹھے نلکے (افسانے)، مکھوٹا (ناول)، راگنی کی کھوج میں (یادیں)، معانی سے زیادہ (شاعری) اور نواح کاظمہ !( قصیدہ بردہ شریف کا منظوم اردو ترجمہ)۔اس کے علاوہ تنقیدی مقالات کے تین مجموعے ، ”اردو فکشن: مظاہر و مباحث“،”اسلام، پاکستان اور مغرب ( ادبی تناظر)“،”رفتہ و آئندہ (اردو ادب کا منظر نامہ)“ اور متعدد تحقیقی کتب جن میں ”اٹھارھویں صدی کے دو نادر سفر نامے“،”سیر ملک اودھ (یوسف خان کمبل پوش کا نادر و غیر مطبوعہ سفر نامہ)“،”سفر نامۂ منشی اسماعیل“،”اردو ادب کا نو مزاحمتی رجحان: 11/9 اور پاکستانی اردو افسانہ“ اور دیگر شامل ہیں، شائع ہو چکی ہیں۔ان کی شاعری کے مجموعے ”معانی سے زیادہ“ کو 2015 کی بہترین اردو ادبی کتاب کا ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ اس سے پہلے آپ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں ڈین آف فیکلٹی آف لینگویجز اینڈ لٹریچر کے عہدے پر بھی متعین رہیں۔

محمد عاصم بٹ ناول نگار، کہانی نویس، مترجم، مدیر اور نقاد ہیں۔آپ کی ضخیم کتاب ”کافکا کہانیاں“ معروف مصنف فرانز کافکا کی کہانیوں کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے۔اس سے بیشتر محمد عاصم بٹ کو ان کے ناول ناتمام پر پروین شاکر ٹرسٹ کی طرف سے 2015 میں بہترین ناول کا عکس خوشبو ایوارڈ اور یو بی ایل ادبی انعام برائے 2015 بھی مل چکا ہے۔آپ کی کتاب بورخیس کہانیاں یو بی ایل لٹریری ایکسیلنس ایوارڈ برائے 2017 کے لیے نامزد ہوئی تھی۔حال ہی میں آپ کا ناول ”پانی پہ لکھی کہانی“ شائع ہوا ہے۔محمد عاصم بٹ کی دو درجن سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں چند قابل ذکر ہیں: دائرہ، بھید، ناتمام، پانی پہ لکھی کہانی، اشتہار آدمی، دستک، بورخیس کہانیاں اور عبداللہ حسین شخصیت اور فن۔اپ کی تحریروں پر ملک بھر کی جامعات میں ایم اے اور ایم فل کی سطح کے تیس سے زائد تحقیقی و تنقیدی مقالات لکھے جا چکے ہیں۔

محمد عاصم بٹ

نجیبہ عارف

## اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین اور ڈائریکٹر جنرل نے وفات پانے والے اہلِ قلم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا اور ان کی مغفرت دعا کی۔

### جنابِ فہیم جوزی

اسلام آباد (تاریخ وفات 6 جنوری 2025):

فہیم جوزی گزشتہ روز 78 سال کی عمر میں اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔فہیم جوزی کا اصل نام محمد اقبال تھا۔آپ اپنے قلمی نام "فہیم جوزی" یا "اقبال فہیم جوزی" سے اُردو کی ادبی دُنیا کی ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد آپ 10 سال تک ریڈیو پاکستان سے منسلک رہے اور اس کے بعد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے وابستہ ہُوئے۔ آپ ممتاز نظم گو شاعر تھے۔آپ کا نظمیہ مجموعہ "میں کوئی اور" بہت اہمیت کا حامل ہے۔آپ کی اہم نظموں

جنابِ فہیم جوزی

میں "آنسو" "تین رنگ ایک رنگ" "ہجر کا وصال" اور "ریٹائرمنٹ کا آخری دن" شامل ہیں۔ 25 ستمبر 2024ء کو فہیم جوزی مرحوم کے اعزاز میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں "اہلِ قلم سے ملیے" کے سلسلے کی ایک یادگار تقریب منعقد کی گئی تھی جس میں کئی نمایاں اہلِ قلم شریک ہوئے تھے۔صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور ناظمِ اعلیٰ نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

### ڈاکٹر ممتاز احمد خان

کراچی (تاریخ وفات 25 جنوری 2025):

ڈاکٹر ممتاز احمد خان 25 جنوری 2025 کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ وہ گزشتہ سال پریمئر کالج ناظم آباد، کراچی سے پروفیسر کی حیثیت ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ ناول نویسی کے حوالے سے ان کی تحقیق اور تنقید سند کا درجہ رکھتی تھی۔ ان کی اہم تصانیف میں "آزادی کے بعد ناول"، اردو ناول (کرداروں کا حیرت کدہ) "اردو ناول کے

ڈاکٹر ممتاز احمد خان

بدلتے تناظر" ان کا پی ایچ ڈی مقالہ "آزادی کے بعد اردو ناول، ہیئت، اسالیب اور رجحانات 1947 تا 1987"، "اردو ناول کے چند زاویے"، "اردو ناول کے ہمہ گیر سروکار" شامل ہیں۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم ڈاکٹر ممتاز احمد خان کے لیے مغفرت اور ان کے پس ماندگان کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

### جنابِ خالد علیم

لاہور (تاریخ وفات 10 فروری 2025):

خالد علیم 10 فروری 2025 کو لاہور میں انتقال کر گئے۔خالد علیم 1956 کو کراچی میں پیدا ہوئے تھے۔وہ معروف شاعر، افسانہ نگار، ناول نگار اور محقق تھے۔ وہ "فانوس" رسالے کے مدیر بھی رہے اور "الاشراق" ادارے کے منتظم کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ ان کی اہم تصانیف میں

جنابِ خالد علیم

دائرے میں قدم (ناولٹ) کلیات نما، اوصاف (نعتیہ قصیدہ)، فغان دل، اردو شاعرات کی نعتیہ شاعری، شام شفق تنہائی، کوئی آنکھ دل سے بھری رہی اور بغداد آشوب قابل ذکر ہیں۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم خالد علیم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

### ڈاکٹر ذوالفقار سیال

کراچی (تاریخ وفات 14 فروری 2025):

ڈاکٹر ذولفقار سیال 14 فروری 2025 کو مختصر علالت کے بعد کراچی کے ایک نجی ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ڈاکٹر ذوالفقار سیال 1957 کو لاڑکانہ کی تحصیل باقرانی کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔انھوں نے جامشورو لیاقت میڈیکل یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی، وہ لگ بھگ 30 کتب کے مصنف تھے۔انھوں

ڈاکٹر ذوالفقار سیال

نے ریڈیو پاکستان اور پی ٹی وی کے متعدد علمی و ادبی پروگراموں کی میزبانی کی۔ان کے لکھے گئے کئی نغموں کو سندھ کے معروف گلوکاروں نے گایا۔ڈاکٹر ذوالفقار سیال سندھی ادبی سنگت کے سیکرٹری بھی رہے، وہ مختلف ادبی تنظیموں کے ساتھ وابستہ رہے۔حکومت پاکستان نے انھیں علمی و ادبی خدمات کے صلے میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی بھی عطا کیا۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

### ڈاکٹر آکاش انصاری

کراچی (تاریخ وفات 15 فروری 2025):

ڈاکٹر آکاش انصاری 15 فروری 2025 کو اپنے گھر میں آگ سے جھلسنے کے باعث انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر آکاش انصاری 25 دسمبر 1956 کو بدین کے ایک نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ان کا اصل نام اللہ بخش انصاری تھا لیکن وہ آکاش انصاری کے نام سے معروف تھے۔انھوں نے 1984 میں لیاقت میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔وہ

ڈاکٹر آکاش انصاری

متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔انھوں نے مختلف اخبارات کی ادارت بھی کی۔وہ انقلابی شاعر کے طور پر مشہور تھے۔کئی نامور گلوکاروں نے ان کے کلام کو گایا۔وہ 15 سال تک عوامی تحریک کے جنرل سیکرٹری رہے۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا کی، اور ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کی۔

### جنابِ اسرار الرحمٰن طورو

مردان (تاریخ وفات 18 فروری 2025):

اسرار الرحمٰن طورو 18 / فروری 2025 کو ضلع مردان کے طورو گاؤں میں انتقال کر گئے۔وہ پشتو کے معروف شاعر اور دانشور م۔ر شفق کے بڑے بھائی تھے، اور وہ خود بھی علمی ادبی شخصیت تھے۔انھوں نے پشتو ادب وثقافت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔وہ متعدد کتابوں کے

جنابِ اسرار الرحمٰن طورو

مصنف تھے، جن میں "لالہ زار د پر ہرونہ"، "دماشومانو نظمونہ"، "امامِ اعظم" اور "حج بیت اللہ" قابل ذکر ہیں۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی، اور ان کے بھائی م۔ر۔ شفق اور دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کی۔

## ڈاکٹر ایم صلاح الدین مینگل

اسلام آباد(تاریخ وفات 21 فروری 2025): معروف ادیب ،صحافی اور دانشور ڈاکٹر ایم صلاح الدین مینگل 21 فروری 2025 کو انتقال کر گئے۔ڈاکٹر ایم صلاح الدین مینگل ایک منجھے ہوئے ادیب تھے۔انھوں نے اردو، انگریزی اور براہوئی زبانوں میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔وہ ادیب ہونے کے ساتھ ایک مشہور صحافی بھی تھے۔انھوں نے روزنامہ''زمانہ'' کوئٹہ،انگریزی اخبار''بلوچستان ٹائمز'' اور روزنامہ''مشرق'' کوئٹہ

ڈاکٹر ایم صلاح الدین مینگل

میں بھی کام کیا۔ وہ طویل عرصے تک براہوئی اکیڈمی کے چیئرمین رہے۔ان کی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب پر صدارت ایوارڈ بھی عطا ہوا۔اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے ان کی کتاب کو تاج محمد تاجل ایوارڈ بھی عطا ہوا۔اس کے علاوہ ان کو متعدد ایوارڈ بھی ملے۔ان کی اہم تصانیف میں براہوئی خلق قصہ''غاک''،اُردو میں سوانح''یادرفتگاں''،''اقبال و ورناک''،''اقبال او ناخلوق''،''فاطمہ جناح''،سفرنامہ''چین نا سنگت''، شیلانچ ،یادیں اور ملاقاتیں'' انگریزی کی کتاب''Brahui Folk'' اور''سیرت النبیؐ'' قابل ذکر ہیں۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل جناب عبدالباسط نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

## جناب اصغر عابد

ملتان(تاریخ وفات 3 مارچ 2025): معروف شاعر اصغر عابد طویل علالت کے بعد 73 سال کی عمر میں ملتان میں انتقال کر گئے۔اصغر عابد 4 سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ان کی کشمیر کے حوالے سے ایک کتاب کو ایوارڈ بھی

جناب اصغر عابد

ملا۔انھوں نے پاکستان ٹیلی وژن میں بطور پی آر او خدمات انجام دیں۔وہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کے سابق پی آر او اور ماہنامہ کتاب کے اعزازی مدیر بھی رہے۔ان کے مضامین اور شاعری قومی اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی رہی۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

## ڈاکٹر اے بی اشرف

ملتان(تاریخ وفات 15 مارچ 2025): معروف ادیب، محقق اور دانشور احمد بختیار المعروف ڈاکٹر اے بی اشرف 15 مارچ 2025 کو 90 سال کی عمر میں انتقال کر گئے ان کی تدفین ملتان میں کی جائے گی۔ڈاکٹر اے بی اشرف 15 فروری 1935 کو ملتان میں پیدا ہوئے۔انھوں نے ابتدائی تعلیم ملتان سے حاصل کی۔وہ 1980 سے 1988 تک سربراہ شعبہء اردو ،بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان فائز رہے۔انھوں نے 1995 سے اردو زبان و

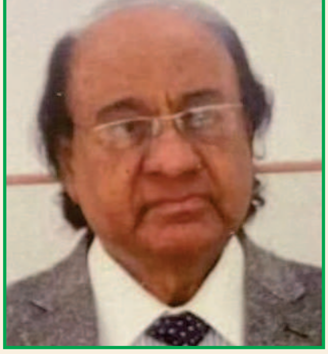

ڈاکٹر اے بی اشرف

ادب کے پروفیسر کی حیثیت سے انقرہ یونیورسٹی، ترکیہ میں مستقل ملازمت اختیار کی۔انھوں نے ترکیہ میں اردو زبان و ادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔انھیں ترکیہ میں اردو زبان و ادب کے فروغ پر لائف اچیومنٹ ایوارڈ از سفیر پاکستان 2016 عطا ہوا۔2012 میں انھیں حکومت پاکستان کی طرف سے صدارتی ایوارڈ بھی ملا۔اس کے علاوہ بھی انھیں کئی ایوارڈز ملے۔ڈاکٹر اے بی اشرف کے ادبی کالم بھی متعدد اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ان کی اہم تصانیف میں''ہوس سیر و تماشا''(سفرنامہ یورپ)''منٹو کی بیں کہانیاں''،''مسائل ادب (تنقید و تجزیہ)''،''اُردو ڈرامہ اور آغا حشر''،''میر، غالب اور اقبال کا تقابلی جائزہ''،''شاعروں اور افسانہ نگاروں کا مطالعہ''،''اقبال اور قائد اعظم''، ''ادب اور سماجی عمل'':''احمد شجاع بحیثیت ڈرامہ نگار ایک مطالعہ''اور''اردو ترکی، ترکی اردو لغت'' قابل ذکر ہیں۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم ڈاکٹر اے بی اشرف کے لیے مغفرت اور ان کے پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

## ڈاکٹر منظور اعجاز

اسلام آباد(تاریخ وفات 30 مارچ 2025) ورجینیا (امریکہ) میں مقیم پنجابی کے معروف

ڈاکٹر منظور اعجاز

شاعر اور ادیب ڈاکٹر منظور اعجاز 30 مارچ 2025 کو ورجینیا (امریکہ) میں انتقال کر گئے۔ڈاکٹر منظور اعجاز 1949 کو بریوالہ ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔انھوں نے بی اے گورنمنٹ کالج منٹگمری (ساہیوال) سے پاس کیا۔اس کے بعد انھوں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔اسی دوران وہ پی ٹی وی کے معروف پروگرام پنجند کی میزبانی بھی کرتے رہے۔اس کے بعد انھوں نے ہاورڈ یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی سے اکنامکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔انھوں نے امریکہ میں پنجابی ادب و ثقافت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا، وہاں انھوں نے پنجابی کی کتابیں شائع کیں اور پنجابی زبان کے سٹیج ڈرامے کیے۔ان کی اہم تصانیف میں''رانجھن یار''(ڈرامہ) ان کی آپ بیتی''جندڑیے تن دیساں تیرا تانا''،''اجوکی و چار دھارا (ڈاکٹر منظور اعجاز کے مضامین)''،''وارث نامہ''، My people My thoughts اور Epistemology of development Economics کے علاوہ آپ کی اہم پنجابی نظموں میں''ایک قطعہ''تیرے قول قرار، سدائیں جھلا، سر جنا، موت دا ڈر، قابل ذکر ہیں۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل عبدالباسط نے مرحوم ڈاکٹر منظور اعجاز کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

## جناب مرتضیٰ برلاس کی جلد صحت یابی کے لیے دعا اور نیک خواہشات کا اظہار

اسلام آباد(23 جنوری 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے ملک کے ممتاز بزرگ شاعر جناب مرتضیٰ برلاس کی جلد صحت یابی

جناب مرتضیٰ برلاس کی رہائش گاہ پر انھیں صدرنشین اکادمی کی طرف سے گلدستہ پیش کیا جا رہا ہے

کے لیے دعا کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اکادمی کی طرف سے سپرنٹنڈنٹ جناب میاں محمد اعجاز نے جناب مرتضیٰ برلاس کی رہائش گاہ پر انھیں گلدستے کے ساتھ نیک خواہشات پہنچائیں۔صدرنشین نے کہا کہ جناب مرتضیٰ برلاس عصر حاضر میں اردو کے اہم ترین شعرا میں سے ہیں۔اکادمی نے کچھ عرصہ قبل''اہل قلم سے ملیے'' کے تحت ان کے ساتھ نشست کا اہتمام کیا جو ان کی ناسازئ طبع کے باعث ممکن نہ ہو سکا۔

# اکادمی ادبیات کوئٹہ کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی مناسبت سے ایک کثیر اللسانی محفل مشاعرہ

## اکادمی ادبیات کا شکریہ کہ اتنے نامساعد حالات کے باوجود یوم پاکستان کی مناسبت سے شاندار محفل سجائی، اعجاز امر

اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی مناسبت منعقدہ کثیر اللسانی محفل مشاعرہ کے اسٹیج کا منظر

کوئٹہ(24 جنوری 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی مناسبت سے 24 مارچ کو کوئٹہ میں ایک کثیر اللسانی محفل مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ مشاعرے میں اردو پشتو بلوچی براہوئی زبان کے سینیئر شعرا نے شرکت کی ۔ مشاعرے کی صدارت سینئیر شاعر ادیب اور وائس چیئرمین بزم صائم ادبیات، جناب اعجاز امر نے کی۔ جب کہ مہمان خصوصی ڈاکٹر رحمت اللہ نیازی چیئرمین پشتو اکیڈمی تھے۔ مہمان اعزاز کی حیثیت سے سینئیر شاعر ادیب جناب نواب نورخان محمد حسنی اور بانی صدر بزم صائم ادبیات محترمہ تسنیم صنم موجود تھیں تقریب کی نظامت نوجوان شاعر احمد وقاص کاشی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں جناب اعجاز امر نے اکادمی ادبیات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ نامساعد حالات کے باوجود اکادمی نے یوم پاکستان کی مناسبت سے شاندار محفل سجائی۔ ڈاکٹر رحمت اللہ نیازی نے پاکستانی زبانوں کے فروغ میں اکادمی ادبیات کے کردار کی تعریف کی محترمہ تسنیم صنم کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں اکادمی ادبیات کی تقریبات کچھ عرصہ تعطل کا شکار رہیں۔ مگر اب تقریبات بحال ہونے سے ادبی معاملات کافی حد تک بہتر ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار نے پاکستانی زبانوں کے ادب کی ترویج میں اکادمی کے کردار کو سراہا۔ تقریب میں شرکت کرنے والوں میں جناب ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار، محترمہ فائزہ شکیل، محترمہ فاریہ بتول، جناب عظیم انجم ہانبھی، ذوالفقار رضا نجیب اللہ احساس، جناب سومر خاکسار، عادل اچکزئی، عزیز حاکم اور محترمہ ارمش شامل تھیں۔ مشاعرے کے اختتام پر شرکائے محفل کے لیے افطار ڈنر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

# کراچی، شہ نشین اور اکادمی کے اشتراک سے 2025ء استقبالیہ وشعری نشست

کراچی(10 جنوری 2025) شہ نشین اور اکادمی کے اشتراک سے نویں ماہانہ استقبالیہ وشعری نشست کا اہتمام کیا گیا، شہ نشین کے ماہانہ پروگرام کے سلسلے میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کا اشتراک شامل تھا۔ پروگرام کی نظامت تنویر سخن صاحب نے کی پروگرام کے پہلے مرحلہ میں جناب عابد شیراونی ایڈووکیٹ کی کتاب "ابلیس سے جفا" گفتگو کے لیے منتخب کی گئی جس پر مقررین پروفیسر مشتاق مہر، پروفیسر ڈاکٹر عبدالصمد نور سہارن پوری، اور محترم سلمان صدیقی نے گفتگو کی۔ پروفیسر مشتاق مہر نے کتاب کے متن پر خصوصی گفتگو پیش کی۔ انھوں نے علامہ اقبال کے حوالے سے مصنف کے کام کو سراہا اور اس پر زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس عمل کو یقینی بنایا کہ یہ کتاب سکول کالج اور یونیورسٹی کے طالبِ علموں تک پہنچے تاکہ نئی نسل علامہ اقبال کی شاعری سے آگہی حاصل کر سکے۔ اس سلسلے میں انھوں اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ پروفیسر عبدالصمد سہارنپوری نے کتاب کو علامہ اقبال کی نظم "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" کی شرح قرار دیا اور مصنف محترم عابد جاوید شیروانی ایڈووکیٹ کو اقبال کا شاہین قرار دیا۔ سلمان صدیقی صاحب اپنی گفتگو میں مصنف کی کتاب کو اقبال تک پہنچنے کا راستہ قرار دیا۔ پروگرام کی مجلس صدارت پر ڈاکٹر مختار حیات، محترم رونق حیات مسند نشین تھے۔ تقریب کے مہمانانِ ذی وقار محترم اختر سعیدی، ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈووکیٹ، سید نعمان حسن ایڈووکیٹ، اور صاحب کتاب محترم عابد جاوید شیروانی ایڈووکیٹ تھے۔ پہلے مرحلے کے اختتام سے قبل مصنف عابد شیروانی نے خطاب میں بتایا کہ انھیں یہ کتاب کو لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور وہ نئی نسل میں اقبال سے آگہی کیوں چاہتے ہیں۔ صاحبِ اعزاز نے موضوعِ کتاب پر بنیادی گفتگو کی اور فکرِ اقبال کی تعلیماتِ الٰہیہ اور تعلیمات نبوی کے ساتھ تشریح کی اور یوں طلباء وطالبات بالخصوص نسل نو کی کردار سازی پر زور دیا اور حق شناسی، اطاعت خداوندی اور حق گوئی کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا۔ بعد ازاں انھوں نے کتاب کی زبردست پذیرائی پر منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور سید مقبول زیدی کی ادبی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے ان کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے دوسرے مرحلے میں مشاعرے کا آغاز ہوا جس میں شعری نشست میں موجود جن شعرائے کرام نے کلام سماعتوں کی نذر کیا ان میں نقیب محفل تنویر سخن، ہماسا ریہ، پروفیسر مشتاق مہر، سید مقبول زیدی (میزبان)، اقبال سہوانی، انیلا نعمان، علامہ عدنان زائر، کشور عروج، سلمیٰ رضا سلمی، قمر جہاں قمر، یحییٰ سرور چوہان، عبدالستار رستمان، اشعر عالم عماد، یاسر سعید صدیقی، سید افسر علی افسر، افضل شاہ، حافظ مفتی پروفیسر ڈاکٹر نور سہارنپوری، عدنان عکس، رانا خالد محمود قیصر، مرزا عاصی اختر، ڈاکٹر نثار احمد نثار، نجمہ عثمان (برطانیہ)، ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈووکیٹ شامل تھے دونوں صدورِ محفل نے محفل کے اختتام پر اظہار خیال پیش کیا اور صدارتی خطاب میں ڈاکٹر عابد شیروانی ایڈووکیٹ کو مبارکباد پیش کی۔ یہ ایک مستحسن قدم ہے۔ جب کہ شہ نشین کے صدر سید مقبول زیدی نے استقبالِ سالِ نو 2025ء کے ساتھ "ابلیس سے جفا" پر گفتگو سیشن رکھ کر قابل تحسین عمل کیا ہے۔ جب کہ ڈاکٹر عابد شیروانی ایڈووکیٹ صاحب اور ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈووکیٹ کی ادب پروری اور ادب نوازی نے کراچی کے ادبی سماج میں ادبی محافل کے انعقاد اور معاونت کر کے خوش گوار ماحول پیدا کیا ہے۔ دونوں صدورِ محفل کے خطاب وکلام کے ساتھ محفل اختتام پذیر ہوئی۔ میزبان محفل سید مقبول زیدی (صدر شہ نشین) نے جملہ مسند نشینان اور شرکائے محفل سے اظہار تشکر کیا۔ اور اخلاقی ذمہ داری اور پاسداری پر بات کی۔ اکادمی ادبیات پاکستان انچارج اقبال احمد ڈھراج نے بھی اظہار خیال کیا اور ادبی تقاریب کے لیے پلیٹ فارم مہیہ کرنے اور اپنے تعاون کا دل سے اظہار کیا۔ پروگرام کے اختتام کے مصنف نے احباب کو اپنی کتاب تحفتاً پیش کی بعد محفل تمام مہمانوں کی تواضع "ہائی ٹی" سے کی گئی۔

استقبالیہ وشعری نشست کے شرکا کا گروپ فوٹو

# بسمل آرٹس کونسل اور اکادمی کے زیرِ اہتمام ”سب تماشا ہے“ کی تقریب رِونمائی

کراچی (24 جنوری 2025): بسمل آرٹس کونسل بہ تعاون اکادمی ادبیاتِ پاکستان کراچی کے زیرِ اہتمام کامران صدیقی کے اولین شعری مجموعے ”سب تماشا ہے“ کی تقریب رِونمائی اور مشاعرہ بمقام شمشیر الحیدری ہال اکادمی ادبیات ِ پاکستان کراچی میں منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت ممتاز شاعرِ جمالیات ولمسیات رونق حیات نے کی۔ مہمانانِ خصوصی اختر سعیدی اور سید منیف اشعر ملیح آبادی تھے۔ جبکہ مہمانانِ اعزازی پروفیسر مشتاق مہر اور سید اقبال ڈاکٹر ذاکر حسین عادل ایڈووکیٹ تھے۔ اظہارخیال رانا خالد محمود قیصر اور شوکت کمال چیمہ تھے۔ اپنے صدارتی خطاب میں رونق حیات نے کہا کہ اس کا اولین شعری مجموعہ جہاں تک کامران صدیقی کے شعری مجموعے یا کلام کی بات ہے تو عرض کرتا چلوں کہ کامران صدیقی سہل ِممتنع پسند شاعر ہے۔ وہ چھوٹی بحروں میں سادا اور سلیس انداز میں گہری باتیں اور بڑے مضامین مضامین باندھنے کا ہنر رکھتا ہے۔ وہ لیلائے غمِ روزگار کی زلف پریشاں کو سلجھانے میں مصروفِ عمل ایک مزدور شاعر ہے۔ کفالت کی ذمہ داریاں ادا کرنے، فکرِ معاش میں مشغول، روزگار سے وابستگی کو جاری رکھنے میں اپنی انا کو کچلنے اور قربان کرنے کا اظہار غیر ارادی طور پر اپنے اشعار میں بھی کرجاتا ہے۔ وہ معاشرے سے جڑا، اپنے اہلِ خانہ کے لئے مشقت سہ کر رزق تلاشتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہے کہ وہ اپنے پہلے عشق یعنی لیلائے سخن کو پورا وقت نہیں دے پا رہا۔ وہ جزو وقتی شاعری کا ادراک رکھتا ہے مگر اس کے مسائل اور غمِ روزگار اسے پابند کیے ہوئے ہیں۔ آخر میں مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں شعرا کرام نے اپنا کلام پیش کیا ان میں تنویر سخن، محمد زبیر صدیقی، حاجی عادل، نوید شیخ، نصیر سومرو، عروج واسطی، ذوالفقار حیدر پرواز، سید افسر علی افسر، احمد سعید خان، یوسف چشتی، سید اقبال، پروفیسر مشتاق مہر، شوکت کمال چیمہ ایڈووکیٹ، ڈاکٹر رانا خالد محمود قیصر، سید منیف اشعر ملیح آبادی، ڈاکٹر ذاکر حسین عادل ایڈووکیٹ، رونق حیات اور آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی انچارج اقبال احمد نے تمام شعرا کرام کا شکریہ ادا کیا۔

”سب تماشا ہے“ کی تقریب رِونمائی اور مشاعرہ کے اسٹیج کا منظر

# کراچی، پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی کتب ”توازن“ اور ”نثر اختر“ کی تقریب رونمائی

کراچی (28 فروری 2025) محبان بھوپال فورم بہ باشتراک اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے تعاون سے (معلم، نقاد، محقق، ماہرِ لسانیات) پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی دو کتب، ”توازن“ (تحقیقی و تنقیدی مضامین کا مجموعہ) اور ”نثر اختر“ (اختر شیرانی کی نثری نگارشات) کی تقریب رونمائی کی، جس کی صدارت محمود شام نے کی، مہمان خصوصی رضوان صدیقی، مہمانان اعزازی محمود احمد خان اظہار خیال سید معراج جامی، وقار زیدی، عظمیٰ فرمان، پروفیسر ڈاکٹر ڈاکٹر نادیہ راحیل، قابل ذکر ہیں۔ صدر محفل محمود شام نے کہا کہ نے کہا کہ پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی صاحب کی تنقیدی مضامین کا مجموعہ ”توازن“ میں بڑی تعداد ایسے مضامین کی ہے جن میں پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی صاحب نے معاصرین کی تخلیقات کا مطالعہ کر کے ان کی ادبی حیثیت متعین کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسری کتاب ”نثر اختر“ شاعر اختر شیرانی کے نثری مضامین کو تحقیق کے بعد مرتب کیا ہے، دونوں کتب کو پڑھ کر بہت لطف آیا۔ انھوں نے ادب کے فروغ کے لیے نوجوان طبقے کو ادبی مجالس میں خاص طور پر مدعو کرنے پر زور دیا، اور انھوں نے زندگی کے ہر موضوع پر قلم اٹھایا ہے، ہر موڑ پر انسان کی راہنمائی کی ہے اور زندگی کے ہر رخ کو نمایاں کیا ہے، گرتی ہوئی دیواروں اور بدلتی ہوئی رتوں کو انھوں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا ہے، یہ اور بات ہے کہ ہر تبدیلی کو نہ قبول کر سکتے ہیں نہ اس کے ساتھ معاملہ کر سکتے ہیں، ہر وہ شخص جس کو نگاہ عطا کی گئی ہو، چیزوں کو اپنی نگاہ سے دیکھتا ہے، پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی نے بھی معاشرے کو اپنی نگاہ سے دیکھا ہے اور وہ انھیں جیسا نظر آتا ہے پیش کر دیتے ہیں، ان کے سارے کام میں ان کی سادگی، نرم گفتاری اور سلیقہ مندی سے ان کا فن عبارت ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جتنا کام مجھے علمی طور پر کرنا چاہیئے تھا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا نصف بھی نہیں کر سکا، مگر مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جو علمی کام بھی کیا وہ انتہائی ذمہ داری اور ایمانداری سے کیا، مزید فرمایا کہ استاد کا کام صرف کتابیں اور مقالے لکھنا نہیں ہوتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس نے جن شاگردوں کی تربیت کی ہے ان کا معیار کیا ہے، کیونکہ استاد اپنے شاگردوں سے پہچانا جاتا ہے اور شاگردوں کی اہمیت ہی استاد کی توقیر کا باعث ہوتی ہے، رضوان صدیقی نے کہا کہ پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی صاحب جیسی معتبر شخصیت کے ساتھ بیٹھنا میرے لیے بڑا اعزاز ہے اویس ادیب انصاری نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا تقریب میں بھرپور شرکت کرنے پر بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ ان کے بعد میزبان محبان بھوپال فورم کی بانی و چیئرپرسن شگفتہ فرحت نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ استاد پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی دو کتب، ”توازن“ اور ”نثر اختر“ کی تقریب رونمائی کا اعزاز ہمارے حصے میں آیا ہے، میں پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کو ان کی نئی دونوں کتب کی اشاعت پر بہت بہت مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے انچارج اقبال احمد ڈھراج کا ان کی کتب کی تقریب رونمائی کرنے پر بہت بہت شکریہ ادا کیا ساتھ ساتھ انھوں نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا بھی تقریب میں شرکت کرنے پر بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی نظامت کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر نزہت عباسی نے دیے۔ اس تقریب میں جن علمی و ادبی وثقافتی شخصیات نے شرکت کی ان میں محترمہ کرن صدیقی، غزالہ خالد، رضیہ سلطانہ، صالحہ عاطف، نغمہ نیازی، ملکہ افروز، شائستہ فرحت، لبنیٰ فرحت، روہیلہ، اور جناب سید انور جاوید ہاشمی، سلیم مغل، الحاج نجمی، فتح علی حیدری، ایوب الحسن ایوب، عامر ضیاء، ڈاکٹر ناصر، عرفان احمد صدیقی، قمر محمد خان، وارث علی، محمد عاشقین خان، شہباز احمد، زیشان العابدین بھٹو، انجینیئر وسیم فاروقی، کھتری عصمت علی پٹیل شامل تھے۔

کراچی، پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی کتب ”توازن“ اور ”نثر اختر“ کی تقریب رونمائی کے سٹیج کا منظر

# تقریب بعنوان ”مادری زبانوں کے عالمی حق اور پاکستان اور مادری زبانیں اور قوموں کی صورتحال“

کراچی (27 فروری 2025) انجمن ترقی پسند مصنفین کراچی اور بہ اشتراک اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے اشتراک سے ”مادری زبانوں کے عالمی حق اور پاکستان اور مادری زبانیں اور قوموں کی صورتحال“ کے عنوان سے ایک تقریب شمشیر الحیدری ہال، اکادمی ادبیات پاکستان کراچی، اسٹیڈیم روڈ کراچی میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر بدر اجن نے کی مہمان خاص اعجاز قریشی تھے۔ اس موقع پر صدر انجمن ترقی پسند مصنفین کراچی کرم علی شاہ کرم نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں انچارج اکادمی ادبیات پاکستان کراچی اقبال احمد نے تمام آئے ہوئے مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔

”مادری زبانوں کے عالمی حق اور پاکستان اور مادری زبانیں اور قوموں کی صورتحال“ کے سٹیج کا منظر

## کراچی: سالِ نو مشاعرہ

”سالِ نو مشاعرہ“ کے سٹیج کا منظر

کراچی (31 جنوری 2025): ادبی تنظیم ادارہ نئی قدریں اور بہ تعاون اکادمی ادبیات پاکستان کراچی اور اے کے آرٹ پروموٹرز کے زیر اہتمام ”سال نو مشاعرہ“ بمقام شمشیر الحیدری ہال، اکادمی ادبیات پاکستان کراچی میں منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت نامور شاعر محسن اسرار نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی نیدرلینڈ سے آئی ہوئی نامور شاعرہ فرزانہ سحاب مرزا تھیں مشاعرے کے مہمان اعزازی ماہر تعلیم ڈاکٹر پروفیسر طارق رحیم سومرو اور سنیئر بیورو کریٹ عبدالرحیم سومرو تھے۔ انچارج اکادمی ادبیات پاکستان کراچی اقبال احمد ڈہراج نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت اقبال سہوانی نے سرانجام دی۔

## کراچی، تقریبِ پذیرائی و مشاعرہ بہ اعزاز شاہد اقبال شاہد

کراچی (22 جنوری 2025) بسمل آرٹس کونسل کے زیر اہتمام بہ تعاون اکادمی ادبیاتِ پاکستان کراچی ”تقریبِ پذیرائی و مشاعرہ بہ اعزاز شاہد اقبال شاہد“

”تقریبِ پذیرائی و مشاعرہ بہ اعزاز شاہد اقبال شاہد“ کے سٹیج کا منظر

شمشیر الحیدری ہال اکادمی ادبیات پاکستان کراچی میں زیرِ مجلس صدارت جناب ڈاکٹر مختار حیات و راشد حسین راشد منعقد کیا گیا۔ دو نشستی ادبی تقریب کا پہلا سیشن تقریب پذیرائی پر مشتمل تھا۔ جس میں صاحب شام پر اظہارِ خیال کیا گیا۔ ناظم تقریب تنویر سخن، ڈاکٹر رانا خالد محمود قیصر، شجاع الزماں خان، ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈووکیٹ نے اظہارِ خیال کیا جبکہ صدارتی خطاب ڈاکٹر مختار حیات کا تھا۔ دوسرا سیشن شعری نشست کا تھا۔ جس میں ڈاکٹر مختار حیات، راشد حسین راشد، سید منیف حسن ملیح آبادی، ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈووکیٹ، نور شمع نور، پروفیسر مشتاق مہر شامل تھے، اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے انچارج اقبال احمد ڈہراج نے بھی اظہارِ خیال کیا۔ نظامت پر تنویر سخن مامور تھے۔

## آکاش انصاری کی یاد میں ’تعزیتی ریفرنس‘

کراچی (26 فروری 2025) ماھوار سوری کراچی اور بہ اشتراک اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام سندھی زبان کے نامور شاعر آکاش انصاری کی یاد میں ’تعزیتی ریفرنس‘ بمقام شمشیر الحیدری ہال اکادمی ادبیات پاکستان کراچی اسٹیڈیم روڈ کراچی میں منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت نامور شاعر بیدل مسرور بدوی نے کی تھے۔ جبکہ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر نیل کٹ تھے۔ اظہار خیال میں سلطانہ وقاصی، حمیدہ گانگھرو، تنویر قبول ابڑو، پروفیسر مشتاق مہر، انور شیخ نصیر سومرو، یاسر قاضی، رحمت پیرزادہ، امتیاز دانش نے اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر اظہر بانبھن نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں انچارج اکادمی ادبیات پاکستان کراچی اقبال احمد ڈہراج نے تمام آئے ہوئے مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض امتیاز دانش نے سرانجام دیے۔

آکاش انصاری کی یاد میں ’تعزیتی ریفرنس‘ کے سٹیج کا منظر

## سندھی ادبی سنگت اور اکادمی کے زیر اہتمام بیدار علی جعفری تعزیتی ریفرنس

کراچی (17 جنوری 2025): سندھی ادبی سنگت شاخ کراچی اور اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام سندھی زبان کے نامور شاعر بیدار علی جعفری کی یاد میں تعزیتی ریفرنس شمشیر الحیدری ہال اکادمی ادبیات پاکستان لیاقت میموریل لائبریری بلڈنگ اسٹیڈیم روڈ کراچی میں منعقد کیا گیا۔ جس میں کراچی یونیورسٹی ڈاکٹر شیر مہرانوی اور وفاق یونیورسٹی پروفیسر عنایت لغاری، پروفیسر نفیس فاطمہ، پروفیسر ریاض محدی، ڈاکٹر عابدہ گانگھرو، آغا پیر محمد کیلاش، پروفیسر ذکیہ ٹالپر، آمنہ آبڑو شریک ہوئے۔ انچارج اکادمی ادبیات پاکستان کراچی اقبال احمد ڈھراج نے استقبالی کلمات پیش کیے۔

بیدار علی جعفری تعزیتی ریفرنس کے شرکا کا گروپ فوٹو

## اکادمی ادبیات لاہور دفتر میں نعتیہ مشاعرہ و دعوت افطار

لاہور، نعتیہ مشاعرہ و دعوت افطار میں شرکا کا گروپ فوٹو

لاہور(17 مارچ 2025ء):اکادمی ادبیات کے لاہور دفتر میں ایک نعتیہ مشاعرہ اور افطار ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ اکادمی ادبیات کی جانب سے سجاد بلوچ نے تمام شعرا کو خوش آمدید کہا اور مشاعرے کی نظامت کے فرائض بھی نبھائے۔مشاعرے کی صدارت ممتاز شاعر جناب خالد شریف نے فرمائی دیگر شعرا کرام میں جناب واجد امیر، جناب شہزاد نیر، جناب عبدالرزاق ایزد، جناب منظر اعجاز، جناب سلمان رسول، جناب عباس ممتاز، جناب اکمل حنیف، جناب حسنین مظہری، جناب ظہیر مفتی اور جناب سعادت قادری تھے۔ سب شعرا نے سرور کونین کے حضور خوبصورت نذرانہ عقیدت پیش کیا اور صدر محفل نے ان مبارک ساعتوں میں شرکت کو اعزاز قرار دیا۔

## لاہور: ”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت شاہدہ حسن کے اعزاز میں تقریب

لاہور(14 جنوری 2025ء)اکادمی ادبیات پاکستان لاہور میں 14 جنوری 2025ء کو اہل قلم سے ملیے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب کی مہمان خاص کینیڈا سے تشریف لانے والی ممتاز شاعرہ شاہدہ حسن تھیں۔تقریب کی صدارت ممتاز شاعر اور استاد ڈاکٹر خورشید رضوی نے کی گفتگو کرنے والوں میں یاسمین حمید، غلام حسین ساجد، انجم خلیق اور حمیدہ شاہین تھے۔ نظامت کے فرائض سجاد بلوچ نے سرانجام دیے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے حسنین مظہری نے کیا جس کے بعد شاہدہ حسن کا نعتیہ کلام بھی خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ صاحب صدر اور گفتگو کرنے والوں نے مہمان خاص شاہدہ حسن کی فن و شخصیت پر بھرپور گفتگو کی تقریب کے آخر میں شاہدہ حسن صاحبہ نے اپنے شعری سفر کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے حاضرین کے ساتھ اپنی یادیں اور باتیں شیئر کیں اور اپنے کلام سے نوازا اس تقریب میں ادبی شخصیات نے شرکت کی ان میں حامد عزیز، شاہد فرید، سید علی حسین جعفری، حسین مظہری، عمار اقبال، ظہیر مفتی، وسیم عباس، عامر فراز، احسان اللہ، عزیز زاہد اور دیگر شامل تھے۔

”اہل قلم سے ملیے“ کے تحت شاہدہ حسن کے اعزاز میں منعقدہ تقریب کے اسٹیج کا منظر

## اکادمی، ملتان کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ

ملتان(10 مارچ 2025ء): رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام 10 مارچ کو ایک نعتیہ مشاعرے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت نامور شاعر وسیم ممتاز ایڈووکیٹ نے کی مہمانان خصوصی پروفیسر نسیم شاہد اور نعت گو شاعر سرور صمدانی تھے محترمہ تانیہ عابدی مخدوم اکبر ہاشمی اور مرتضی اشعر مہمانان اعزاز تھے نظامت کے فرائض محمد اظہر سلیم مجوکہ نے بہ احسن خوبی انجام دیے اس موقع پر حاضر شعرا کرام نے اپنے نعتیہ کلام سے نوازا اور سامعین سے بھرپور داد وصول کی اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر مشاعرہ وسیم ممتاز ایڈووکیٹ نے کہا کہ رمضان المبارک میں ایسی بابرکت محافل دلوں کو اطمینان بخشتی ہیں انھوں نے کہا کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر مسلمان کے دل کو منور رکھتا ہے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم دین و دنیا میں فلاح پا سکتے ہیں اس موقع پر محمد اویس، ممتاز طفیل بلوچ، رئیس راج، کیف صحرائی، سرور صمدانی، مرتضی اشعر، مخدوم اکبر ہاشمی، تانیہ عابدی، پروفیسر نسیم شاہد اور وسیم ممتاز ایڈووکیٹ نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ میاں محمد عامر نے اکادمی ادبیات کی طرف سے نعتیہ مشاعرہ کے شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

نعتیہ مشاعرہ میں وسیم ممتاز ایڈووکیٹ پروفیسر نسیم شاہد اظہر سلیم مجوکہ میاں عامر اور کیف صحرائی اسٹیج پر بیٹھے ہیں

## اصغر عابد کی وفات پر ادبی حلقوں کا ان کے ورثا سے اظہار تعزیت

ملتان(5 مارچ 2025ء): اردو سرائیکی اور پنجابی زبان کے نامور شاعر سابق پی آر او پاکستان ٹیلی ویژن اور نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد ماہنامہ کتاب کے اعزازی مدیر اصغر عابد جو ملتان میں 4 مارچ کو وفات پا گئے تھے ان کی نماز جنازہ میں مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ افراد نے شرکت کی۔ ان کی کشمیر پر لکھی گئی شاعری کی کتاب برف دا سیک کو ایوارڈ بھی مل چکا ہے مختلف علمی و ادبی تنظیموں اور شخصیات کی طرف سے ان کی وفات پر ان کے بیٹے گل زیب عابد اور بھائیوں اجمل بھٹہ اور کامران بھٹہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کی گئی ہے۔ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف ڈائریکٹر جنرل عبد الباسط نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل مراد علی مہمند پی آر اور سلیم اختر سابق صدر نشین مقتدرہ ڈاکٹر انوار احمد سابق ایم ڈی نیشنل بک فاؤنڈیشن ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ڈاکٹر حمید رضا صدیقی، ماہنامہ ادب لطیف کے مدیر محمد مظہر سلیم مجوکہ بزم کتاب دوستاں کے سرپرست سید تاثیر نقوی جنرل سیکرٹری پروفیسر ناصر بشیر ڈاکٹر محمد امین، پروفیسر انور جمال، معروف ادیب محمد اظہر سلیم مجوکہ، سابق وائس چانسلر خواتین یونیورسٹی ڈاکٹر عصمت ناز، رضوانہ تبسم درانی، سابق اسٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان ڈاکٹر خالد اقبال، محترمہ کوثر ثمرین، سرفراز خان، پروفیسر نسیم شاہد، سید قمر رضا شہزاد، پروفیسر علی سخنور، ڈاکٹر اکرم عتیق، شاکر حسین شاکر، رضی الدین رضی، رضوانہ تبسم درانی، غضنفر ہاشمی، محمد حمید شاہد حمید، قیصر انجم، خلیق طارق نعیم، ڈاکٹر افتخار گیلانی، عائشہ مسعود، عالیہ ندیم، بزم اہل قلم پاکستان کے صدر ڈاکٹر فرحت عباس، نسیم سحر، صابر انصاری، ڈاکٹر شفیق آصف، وسیم ممتاز ایڈووکیٹ، ڈاکٹر انور زاہدی، مخدوم اکبر ہاشمی، عمران علی اعوان، علی عمران ممتاز، شاہد انجم سٹھو، اسرار الحق اور دیگر شامل ہیں۔

# گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی سے اکادمی خیبر پختونخوا کے اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر گلزار جلال کی سربراہی میں وفد کی ملاقات

پشاور(19 فروری 2025): گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی سے اکادمی ادبیات خیبر پختونخوا کے اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر گلزار جلال کی سربراہی میں شعبہ ادب سے وابستہ افراد کے نمائندہ وفد نے گورنر ہاؤس میں ملاقات کی۔وفد میں پروفیسر اباسین یوسفزئی، پروفیسر ڈاکٹر فرخندہ لیاقت، پروفیسر ناصر علی سید، پروفیسر اسحاق وردگ، پروفیسر اسیر منگل، ڈاکٹر سمیع الدین ، ڈاکٹر سید ظفر اللہ بخشالی ، ثمینہ قادر، کلثوم زیب، شمس مومند اور امجد علی خادم سمیت معروف شعرا، ادباء اور محققین بھی شامل تھے۔ملاقات میں ادب و ثقافت کے فروغ اور ادبی شخصیات کو درپیش مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔وفد نے گورنر کو تجاویز پیش کیں، جن میں کتب میلے، ادبی کانفرنسوں اور نوجوان لکھاریوں کی حوصلہ افزائی کے منصوبے شامل تھے۔ملاقات میں خیبر پختونخوا کی ادبی روایات اور

پشاور، گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی سے اکادمی خیبر پختونخوا کے اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر گلزار جلال کی سربراہی میں وفد کا ملاقات کے بعد گروپ فوٹو

ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے پر بھی بات چیت ہوئی۔ وفد نے گورنر کو بتایا کہ شعرا و ادباء حساس طبقہ ہے، سرکاری سطح پر صوبے کے شعرا، ادباء کی سرپرستی نہیں کی جارہی جس سے شعبہ ادب سے وابستہ افراد کو کتابوں کی اشاعت، ادبی کانفرنسز کے انعقاد اور دیگر مسائل ومشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گورنر نے ادب کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ معاشرتی ترقی میں ادب کا کردار بنیادی ہے۔تعلیم و ادب کو ترقی دے کر ایک خوشحال و مہذب معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔گورنر نے ادیبوں کو درپیش چیلنجز کے حل کے لیے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔انھوں نے کہا کہ صوبائی حکومت کو ادبی حلقوں کی نہ صرف معاونت کرنی چاہیے بلکہ سندھ، پنجاب کی طرز پر شعبہ ادب کے فروغ کے لیے عملی اقدامات بھی اٹھانے چاہییں۔گورنر نے کہا کہ ہمارے صوبے کے نوجوان تمام شعبوں میں آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ ہمارے نوجوان ہر شعبہ میں آگے بڑھیں۔

# پاکستان رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام تین کتابوں کی تقریب پذیرائی

پشاور(یکم جنوری 2025)پاکستان رائٹرز گلڈ پختونخوا کے زیر اہتمام پشتو، اُردو اور ہندکو کی تین کتابوں کی تقریب پذیرائی کا انعقاد پاکستان اکادمی ادبیات پشاور ریجنل آفس میں ہوا۔تقریب کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر اعجاز خٹک وائس چانسلر گندھارا میڈیکل یونیورسٹی نے کی۔مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال اعزازی ڈائریکٹر اکادمی ادبیات پاکستان تھے اس موقع پر پروفیسر اسیر منگل صوبائی سیکرٹری پاکستان رائٹرز گلڈ خیبر پختونخوا، ڈاکٹر سید ظفر اللہ بخشالی بھی تھے۔مشہور شاعرہ ثمینہ قادر کی کتاب سجدہ پہ میکدہ، ہندکو زبان میں بشرح فرخ کی کتاب جانان ما محمد اور اردو میں تابندہ فرح کی کتاب صراط عشق شامل تھی۔ مقالہ نگاروں میں پروفیسر ملک ارشد حسین ، پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال اور شیر ولی اورکزئی شامل تھے ۔ تقریب سے پاکستان رائٹرز گلڈ لاہور ٹرسٹ کے چیئرپرسن فرح جاوید کا پیغام بھی سنایا، انھوں نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے صاحب کتب کو مبارکباد پیش کی ۔ پروفیسر اعجاز خٹک نے کہا میں گلڈ کے منتظمین کا مشکور ہوں جو ہر وقت شعرا کے لیے ایسی تقاریب کا اہتمام کرتے ہیں پروفیسر اسیر منگل نے رائٹرز گلڈ پختونخوا کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ انھوں نے کہا گلڈ تمام لکھاریوں کا مرکز ہے۔

پاکستان رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام کتابوں کی تقریب پزیرائی کے شرکا کا گروپ فوٹو

# رحمت شاہ سائل کے اعزاز میں خصوصی نشست

پشاور(17 فروری 2025): اکادمی ادبیات ہال میں بتعاون اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور، صدارتی ایوارڈ یافتہ پشتو زبان کے قومی شاعر، مشہور ادیب اور مزاحمت کار رحمت شاہ سائل کے اعزاز میں خوئیندی ادبی لخکر ( خال ) پختونخوا نے خصوصی نشست کا انعقاد 17 فروری 2025 کو کیا۔صدارت علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ لسانیات کے چیئرمین ڈاکٹر عبداللہ جان عابد نے کی جبکہ مہمانان خصوصی مشہور شاعر فضل سبحان عابد اور ڈاکٹر یار محمد مغموم تھے مہمانان اعزاز میں خوئیندی ادبی لخکر کی پشاور ڈویژن کی صدر گل ارباب اور مردان ڈویژن کی جنرل سیکرٹری کلثوم افضل زید بھی سٹیج پر موجود تھیں سٹیج کے فرائض عذرا عالم حیا نے بخوبی نبھائے۔تقریب کی دو نشستیں ہوئیں۔پہلی نشست میں رحمت شاہ سائل کی زندگی، جدو جہد اور تخلیقات پر ڈاکٹر اسلم تاثیر، پروفیسر اسیر منگل، کامریڈ انور زیب، اقبال حسین افکار، روشن کلیم، سارا خان، فرزانہ رسول صنم، ساجدہ مقبول تنھا، ممتاز تا جک، نگہت نایاب، کلثوم افضل زیدوی، زیبا آفریدی، ناز تنہا، شیر ولی خان اورکزئی، داؤد خان لوغڑن ، رنڑا اتمان خیلہ ڈاکٹر زبیر حسرت، ڈاکٹر طارق دانش، ڈاکٹر زر محمد سنگر اور کئی ادیبوں اور شاعروں نے رحمت شاہ سائل کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ کامریڈ انور زیب نے ان کی سماجی حیثیت اور سیاسی مزاحمت اور اس کے نئی نسل پر اثرات پر بھرپور روشنی ڈالی۔خوئیندی ادبی لخکر کی بانی صدر کلثوم زیب نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور سائل صاحب کی ادبی خدمات کو سراہا۔اس موقع پر لخکر کی خواتین نے رحمت شاہ سائل صاحب کی دستار بندی کی۔انھیں پھولوں کے ہار اور سہرے پہنائے اور تحائف پیش کیے۔سٹیج کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔تقریب میں رحمت شاہ سائل، ڈاکٹر طارق دانش، ڈاکٹر یار محمد مغموم ڈاکٹر عبداللہ جان عابد اور فضل سبحان عابد کو شیلڈ پیش کیے گئے جبکہ باقی مقررین میں تقریب کے حوالے سے اسناد تقسیم کی گئیں۔اے وی ٹی خیبر کے مینجنگ ڈائریکٹر ذکی الرحمن، شیر زمان ثاقب اور بصیر بیدار ستوری کو بھی توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ڈاکٹر یار محمد مغموم نے ان کی شاعری کے مختلف رنگوں اور ڈاکٹر عبداللہ جان عابد نے ان کی نثر اور ان پر کیے ہوئے ایم فل اور پی ایس کے تھیسسز پر بات کی۔

پشاور، رحمت شاہ سائل کے اعزاز میں خصوصی نشست کے سٹیج کا منظر

## مختلف ادبی و ثقافتی تنظیموں کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے (ماہ جنوری تا مارچ 2025) منعقد ہونے والی تقریبات

| سیریل نمبر | تاریخ / دن | تنظیم | تقریب کا عنوان | مقام |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 02 جنوری 2025 | موسیقار انٹرنیشنل، اسلام آباد | سلطان فتح علی خان ریفرنس | کانفرنس ہال |
| 2 | 03 جنوری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | سمیرہ ناز کے افسانے پر گفتگو۔ صدارت: ظفر سید | رائٹرز ہاؤس |
| 3 | 04 جنوری 2025 | انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد | اجوکا پنجابی شاعری۔ صدارت: قمر الزمان، مہمانِ خصوصی: امداد آکاش | رائٹرز ہاؤس |
| 4 | 06 جنوری 2025 | پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد | عید طرحی مشاعرہ۔ صدارت: سید محمود احمد | رائٹرز ہاؤس |
| 5 | 10 جنوری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | مابعد جدیدیت تصور و تعارف صدارت: ابتدائیہ، ڈاکٹر روش ندیم | رائٹرز ہاؤس |
| 6 | 17 جنوری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | تعزیتی ریفرنس ڈاکٹر اقبال فہم جوزی (کچھ یادیں کچھ باتیں)۔<br>صدارت: جلیل عالی | رائٹرز ہاؤس |
| 7 | 18 جنوری 2025 | انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد (پندرہ روزہ) | پاکستان میں فیمینز کی تحریک، مواقع اور مستقبل<br>اظہارِ خیال: معظمہ تنویر | رائٹرز ہاؤس |
| 8 | 24 جنوری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | تجرباتی مطالعہ۔ صدارت: محمد حمید شاہد، مہمانِ خصوصی: ڈاکٹر جمیل اصغر | رائٹرز ہاؤس |
| 9 | 28 جنوری 2025 | دائرہ علم وادب، اسلام آباد | پیامِ اقبال ڈیلکس ایڈیشن، 2024ء تقریب | کمیٹی روم |
| 10 | 29 جنوری 2025 | احباب، اسلام آباد | مظفر علی سید کی یادیں تقریب | کمیٹی روم |
| 11 | 01 فروری 2025 | انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد | معروف لکھاری ڈاکٹر علی اظہر کے ساتھ نشست۔ صدارت: ارشد وحید | رائٹرز ہاؤس |
| 12 | 03 فروری 2025 | پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد | ڈاکٹر منظور مضطر کے شعری مجموعے "خیروروانگی"۔<br>صدارت: سید محمود احمد، مہمانِ خصوصی: حیران خٹک | رائٹرز ہاؤس |
| 13 | 07 فروری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | ادب ستارہ ڈاکٹر محمد اقبال آفاقی صدارت: ڈاکٹر شاہد کامران | رائٹرز ہاؤس |
| 14 | 14 فروری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | مضمون ڈاکٹر طاہر۔ صدارت: ڈاکٹر ارشد وحید | رائٹرز ہاؤس |
| 15 | 15 فروری 2025 | انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد | تعلیمی اداروں کے نجکاری کے مضمرات۔<br>اظہارِ خیال: ڈاکٹر اے ایچ نیر | رائٹرز ہاؤس |
| 16 | 18 فروری 2025 | اشارہ، اسلام آباد | مشاعرہ | کانفرنس ہال |
| 17 | 21 فروری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | نوجوان شاعر تیمور ذوالفقار (مجموعی مطالعہ و دس غزلیں)۔<br>صدارت: ڈاکٹر عابد سیال | رائٹرز ہاؤس |
| 18 | 25 فروری 2025 | انڈس کلچر فورم، اسلام آباد | مادری زبانوں کے حوالے سے سیمینار | کمیٹی روم |
| 19 | 25 فروری 2025 | پروگریسو رائٹرز ایسوسی ایشن | کتاب کی تقریب رونمائی۔ | کانفرنس ہال |
| 20 | 25 فروری 2025 | زاویہ، اسلام آباد | کتاب کی تقریب رونمائی۔ | کمیٹی روم |
| 21 | 25 فروری 2025 | نوجوان لکھاری، آمنہ شبیب کی طرف سے | کتاب کی تقریب رونمائی۔ | کانفرنس ہال |
| 22 | 27 فروری 2025 | جوش ادبی فاؤنڈیشن، اسلام آباد | جوش ملیح آبادی کا 43واں یوم وفات کے حوالے سے تعزیتی اجلاس | کانفرنس ہال |
| 23 | 28 فروری 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | متحرک حاضرین حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔<br>صدارت: منظر نقوی | رائٹرز ہاؤس |
| 24 | 01 مارچ 2025 | انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد | نظامِ شمسی، ارتقا، اسرار اور سائنسی انکشافات۔<br>اظہارِ خیال: ڈاکٹر وقاص مسعود | رائٹرز ہاؤس |
| 25 | 07 مارچ 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | معروف شاعر اصغر عابد کے لیے تعزیتی اجلاس<br>شرکائے گفتگو: محمد حمید شاہد، منظر نقوی، وفا چشتی و دیگر | رائٹرز ہاؤس |
| 26 | 21 مارچ 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | خصوصی اجلاس نورین طلعت عروبہ کا نعت میں شعری سفر۔<br>صدارت: وفا چشتی، مہمانِ خصوصی: محمد حمید شاہد | رائٹرز ہاؤس |
| 27 | 28 مارچ 2025 | حلقۂ اربابِ ذوق، اسلام آباد | ادب میں اختلافِ رائے کی اہمیت۔ صدارت: داؤد لطیف | رائٹرز ہاؤس |

# اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی مطبوعات

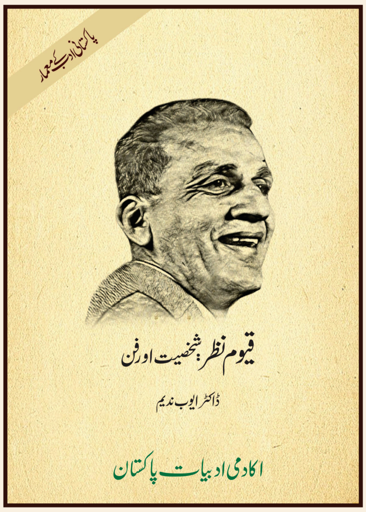


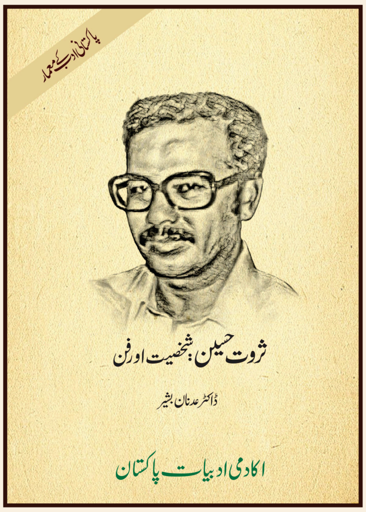

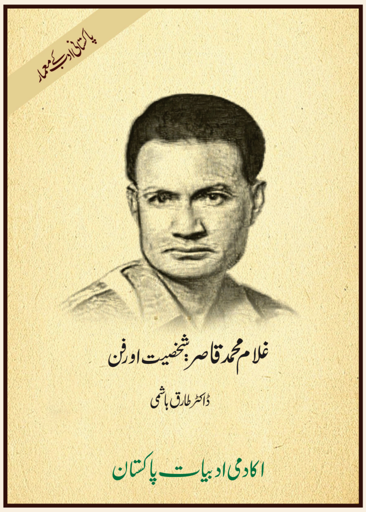


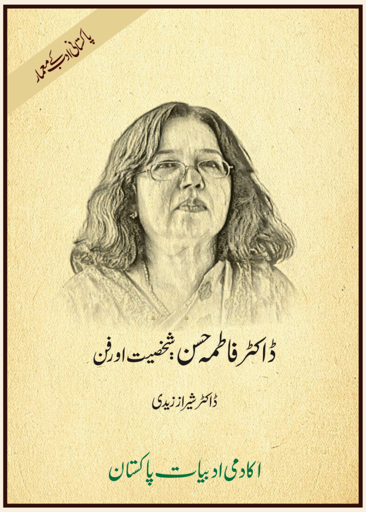

نگران : پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف

مدیر منتظم: سلطان محمد نواز ناصر

مدیر : سعید ساعی
ڈیزائن : وقار احمد

ناشر : اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر H-8/1، اسلام آباد
مطبع : نسٹ پریس، اسلام آباد